ع ۱ ۲۱

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۴۰

ترجمہ:- اُس دن جھٹلانے والوں کی بڑی مٹی خراب ہوگی۔

ان مکذبین کے مقابل مومنین کے لئے کیا ہے؟

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝۴۱

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ ؛ بے شک متقی لوگ، پرہیزگار، خوش کردار۔ فِیۡ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوۡنٍ ؛ سایوں اور چشموں میں رہیں گے۔ عُیُوۡنٌ جمع عَیۡنٌ۔ چشمہ ظِلٰلٌ جمع ظِلٌّ۔ سایہ۔

ترجمہ:- بے شک پرہیزگار لوگ (ٹھنڈی چھاؤں، گھنے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ۝۴۲

وَفَوَاکِهَ ؛ اور میوؤں اور پھلوں میں ہوں گے۔ مِمَّا یَشۡتَهُوۡنَ ؛ جس کو وہ چاہتے تھے۔ میوے جس قسم کے چاہیں۔ (مِمَّا یَشۡتَهُوۡنَ میں آم اور شریفے کھجور اور انگور سب کچھ داخل ہیں)۔

ترجمہ:- اور وہ ایسے میوؤں میں ہوں گے جن کی وہ خواہش کریں۔

كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۴۳

کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا ؛ کھاؤ پیؤ۔ هَنِیۡئًا ؛ مزے سے خوشگوار۔ رچتے پچتے۔ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؛ بدلے میں اُن اعمال کے کہ تم کرتے تھے۔

ترجمہ:- مزے سے کھاؤ پیو (تمہارا کھایا پیا تم کو رچے پچے) صلہ میں تمہارے نیک اعمال کے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۴۴

اِنَّا کَذٰلِکَ ؛ بے شک ہم اسی طرح۔ نَجۡزِیۡ ؛ جزا دیتے ہیں۔ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ؛ نیکوکاروں کو۔ احسان کرنے والوں کو۔

ترجمہ:- ہم محسنین کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ (نیکوں کا صلہ ایسا ہی دیتے ہیں)۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۴۵

ترجمہ :- (احسان) نہ ماننے والوں کی (خدا کے انعام و اکرام کے نہ ماننے والوں کی) اس دن بڑی مٹی خراب ہوگی ۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا ؛ کھالو، مزے اُڑالو ۔ قَلِيْلًا ؛ چندروز، قلیل مدت کے لئے ۔ اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ؛ بے شک تم مجرم ہو ۔ تم گنہگار ہو ۔

ترجمہ :- چار دن (کی زندگی میں) کھالو مزے اُڑالو ۔ مگر تم یقیناً گنہگار ہو (خطاکار ہو) ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾

ترجمہ :- جو لوگ (اپنے گناہگار ہونے کو) مانتے نہ تھے ان کی اس دن بڑی تباہی اور بربادی ہوگی ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ۔ ارْكَعُوْا ؛ تم خدا کے سامنے گردن جھکادو ۔ لَا يَرْكَعُوْنَ ؛ تو گردن نہ جھکاتے ۔ نہ نماز، نہ بندگی ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا کہ گردن جھکاؤ تو ہرگز گردن نہ جھکاتے (اپنی سرکشی پر اڑے رہتے) ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾

ترجمہ :- جو (خدا کی اطاعت کو) واجب نہیں سمجھتے (اس کے سامنے سرتسلیم نہیں جھکاتے) ان کی اس دن بڑی ذِلّت وخواری ہوگی ۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ۲ ۲۲

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ؛ پھر کس بات پر ۔ بَعْدَهٗ ؛ اتنا جاننے بوجھنے کے بعد، اتنا سننے کے بعد ۔ يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لائیں گے ۔ یقین رکھیں گے ۔

ترجمہ :- اب کس بات پر اس کے بعد (یقین اور) ایمان لائیں گے ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ق ع

۳۰

عمّ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ

باہتمام محمد عباس [illegible] صدیقی

ناشر: حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس (۴۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبَأُ ؛ واقعہ، خبر۔ گویا دوسری خبریں اس واقعہ کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ قیامت ایک ایسا واقعہ ہے جس پر تمام مذہب کا دار و مدار ہے۔ سزا جزا کا جاننا قیامت کے جاننے پر موقوف ہے۔ مرنے کا تو سب کو یقین ہے مگر سزا جزا کا یقین مذہب کی جان ہے۔ قیامت کا خیال ہمیشہ پیشِ نظر رہنے سے انسان اچھے کام کرتا ہے، بُرے کام چھوڑتا ہے۔ جو چیز اجمالی طور سے عقلِ سلیم سے اور پیغمبرانِ معصوم کے ذریعہ ثابت ہو اس کا یقین رکھنا ضروری ہے۔ سارے شکوک تفصیل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مذہب کا دار و مدار تفصیلات پر نہیں بلکہ علمِ اجمالی پر ہے۔ تفصیلات میں پڑ کر سب لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ آدمی کے متنبہ ہونے کے لئے ایک بات بھی کافی ہوتی ہے۔ جو جاگتا ہے وہ سوتا بھی ہے اور پھر بیدار بھی ہوتا ہے۔ جو خدا کو مانتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک شخص جس نے عمر بھر لوگوں پر ظلم و ستم کئے لیکن آخر وقت تک دنیا میں اس کو کسی قسم کی سزا نہ ہوئی اور دوسرے نے ہمیشہ نیک کام کئے کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچائی! کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

یاد رکھو! ہر شخص کے ساتھ اس کے اعمال لگے ہوئے رہتے ہیں۔ اچھے کاموں کی جزا اور بُرے کاموں کی سزا اگر اس دنیا میں نہ ملے تو یقیناً ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ نیک کو جزا اور بُرے کو سزا مل کر ہی رہے گی۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ①

عَمَّ ؛ کس چیز کے متعلق۔ اصل میں عن ما تھا۔ مَا استفہامیہ ہے، سوال کے لئے آتا ہے۔ اکثر حروفِ جر کے بعد ما استفہامیہ کا الف گر جاتا ہے اور صرف میم مفتوح رہ جاتی ہے۔ عن کا نون ''یرملون'' کے قاعدہ سے میم میں مدغم ہو کر میم ہوگیا اور عَمَّ رہ گیا۔ يَتَسَآءَلُوْنَ ؛ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں باب تفاعل ہے جو باہم دو شخصوں کو چاہتا ہے۔ سوالات کا یہ سلسلہ کہیں ختم نہیں ہوتا۔ سوال پر سوال چلتا ہی رہتا ہے۔ سَئَلَهٗ۔ اس سے پوچھا۔ سَئَلَ عَنْهُ۔ اس کا حال پوچھا، اس کی کیفیت دریافت کی۔

ترجمہ:- یہ آپس میں کس چیز کے متعلق سوالات کرتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ②

عَنِ النَّبَاِ ؛ واقعہ کے متعلق۔ الْعَظِيْمِ ؛ بڑا عظیم الشان۔ جس کے واقع ہونے اور سمجھنے کے متعلق بہت سے لوگ

شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔

یہ ہم نے ابھی بیان کیا کہ جزا ، سزا اور قیامت کے وقوع پر مذہب کا دار و مدار ہے ۔ اس سے زیادہ کونسا امر اہم اور دشوار تر ہوگا ؟

ترجمہ :- ایک عظیم الشان واقعہ کے متعلق (باہم سوال کرتے ہیں) ۔

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؀

اَلَّذِیْ ، وہ خبر ، وہ واقعہ ۔ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ، جس کے متعلق ، جس کے بارے میں لوگ مختلف خیال رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (وہ خبر ، وہ واقعہ) جس کے متعلق (جس کے بارے میں) لوگ مختلف خیال کے ہیں ۔

قیامت کے متعلق کیا اختلاف ہے ؟

بعض نادانوں کا خیال ہے کہ جزا سزا اور قیامت کوئی چیز نہیں ! کھاؤ پیو اور مرجاؤ ۔ جتنا چاہو لوگوں پر ظلم و ستم کرو ۔ کچھ باز پرس تو ہے ہی نہیں ۔ کتوں کی طرح کھاؤ اور گدھوں کی طرح مرجاؤ ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا ہی میں مرنے کے بعد پھر آنا ہوگا ۔ ظلم و ستم کروگے تو دنیا ہی میں نئے جنم میں سزا مل جائے گی ۔ جانور کی شکل میں آؤ گے اور جانوروں ہی کی طرح پڑو گے ۔ اسی کو تناسخ کہتے ہیں ۔ افسوس ! یہ لوگ جزا اور سزا کو سمجھتے تک نہیں ۔ ایک شخص نے عمر بھر یادِ خدا میں گزاری ، دنیا بھر کی تکلیفیں اُٹھائیں ۔ کیا اس پاک بندے کی جزا اچھا گھر ، اچھا کھانا ملنا ہے ؟ یا بادشاہ ہوجانا ؟ آج کل تو جمہوریت کا زور ہے ، پادشاہ کہاں ہے ۔ اس دور میں پادشاہ کا لفظ حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا ہے ۔ طالبِ حق اور پاک بندے کا مقصود کدھر ہے ؟ وہ تو دنیا کی لذتوں اور اس کے آرام کو ذلیل و حقیر سمجھ کر چھوڑ چکا ہے ، وہ پادشاہت کو لے کر کیا کرے گا ؟ اس نے تو اللہ کے لئے سب چیزوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ غیر مقصود چیزیں لے کر کیا کرے گا ؟ جس کی اس کو ضرورت نہیں ، جو اس کا مقصود نہیں اس کو کیا راحت و آرام پہنچا سکتا ہے ! رنج و راحت اصل میں روح کی صفت ہے ۔ اس کی روحانی لذت تو دیدارِ الٰہی میں ہے ۔ دیدار اور رضائے الٰہی اگر نہ ہو تو دنیا تو ہیچ تھی ہی ، ایسی آخرت بھی ہیچ ہے ۔

اب اسی کے مقابل جو بُرے کام کرتا تھا ، خدا کو مانتا نہ تھا صرف مجرم ہی نہ تھا بلکہ باغی بھی تھا ۔ ایسے کو تو انتہائی سزا ہونی چاہیئے ۔ جیسا کام ویسا انعام ، جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ عمل اور اعتقاد کے لائق جزا ہونی چاہیئے ۔ مجرم کو سزا اور طالب کو مقصود ملنا چاہیئے ۔

اب ایک مسئلہ یہ رہ گیا ہے کہ حشر و نشر جسمانی ہے یا روحانی ؟ مرتے ہی اوّل کا جسم تو رہا نہیں دوسرا ہی جسم ہے ۔ پھر عذاب ثواب روح پر ہے یا جسد پر یا دونوں کے مرکب پر ؟ جسد کے جانے کے ساتھ وہ مرکب کب باقی رہتا ہے ؟

صاحبو ! ذرا غور کرو تم ہو کیا ؟ کیا '' تم '' کا مخاطب تمہارا جسد ہے ؟ یا تمہاری روح ؟ تمہارے جسد کا حال تو یہ ہے کہ

سانس لیتے ہو تو اس کے ساتھ کاربن ڈائی آکسائیڈ نکلتی ہے۔ اس گیس میں کیا ہے؟ جسم کا جلا ہوا مُردہ مادّہ، بیت الخلا کو جاتے ہو تو فضلہ بن کر جسم کا ایک معتدبہ حصّہ نکل جاتا ہے۔ پسینہ سے بھی جسم کے کچھ اجزا خارج ہوجاتے ہیں۔ سائنس دانوں نے بیان کیا ہے کہ ۷ یا ۱۲ سال میں پورا جسم نیا ہوجاتا ہے۔ رات دن بدلِ ما یتحلل ہوتا رہتا ہے تم کو، تمہاری روح کو، تمہارے جسد سے ایک تعلق ہے، ایک ربط ہے، ایک نسبت ہے۔ سب کچھ بدل جاتا ہے مگر وہ نسبت باقی رہتی ہے۔ اس نسبت کے توسط سے روح کو عذاب وثواب، رنج و راحت پہنچتے ہیں۔ روحِ انسانی جہاں جاتی ہے، جس عالم میں پہنچتی ہے اسی عالم کے مناسب جسم مل جاتا ہے۔

ذرا خواب پر غور کرو! تم اپنے دوستوں سے ملتے ہو، کھاتے ہو، پیتے ہو، ہنستے ہو، روتے ہو۔ خواب میں بعض کو سانپ ڈستا ہے، تکلیف پہنچتی ہے۔ تکلیف کس کو پہنچتی ہے؟ تم کو، تمہاری روح کو، مگر بتوسطِ جسد بہرحال عالمِ خواب میں، عالمِ مثال میں، عامِ برزخ میں، عالمِ قیامت میں اس عالم کی مناسبت سے جسم ملتا ہے اور اسی کے توسط سے روح کو عذاب و ثواب اور رنج و راحت پہنچتے ہیں۔

اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ حشر ونشر اور عذاب وثواب سب جسمانی ہیں، اور ایک طرح سے دیکھو تو روحانی بھی۔ کیونکہ جسد بے ادراک اور بے علم ہے۔ علم کا مرکز تو روح ہے۔ اسی کو رنج ہے، اسی کو راحت ہے۔

صاحبو! ہماری اس تحقیق سے ایک اور اہم مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی معراجِ شریف جسمانی ہے یا روحانی؟ اس کا جواب وہی ہے کہ جب تک حضرتؐ عالمِ اجساد میں تھے تو سفرِ معراج بھی جسمانی تھا۔ ترقی فرماکر عالمِ ملائکہ میں پہنچے تو معراج بھی ملکی ہوئی۔ پھر دربارِ الٰہی میں پہنچے تو آپ اس دربار کے لائق ہوگئے۔

صاحبو! میری ایک عادت اور ایک طریقہ ہے۔ جو چیز قرآن شریف یا احادیث سے معلوم ہوتی ہے، اس پر تو مجھے یقین ہے۔ کیونکہ وہ پیغمبر اور معصوم کے ذریعہ سے مجھے پہنچی ہے، وہاں خطا اور غلطی کی گنجائش نہیں۔ ایسا علم اجمالی ہوتا ہے۔ عقل جو غیر معصوم ہے اس کی تفصیل کرنے لگتی ہے۔ جن کو عقلِ سلیم نہیں وہ ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ خدا کی مدد کے بغیر سنبھل نہیں سکتے۔ میں بھی بعض تفصیلات کو سمجھتا ہوں اور ان کا یقین رکھتا ہوں مگر یہ ایسا علم نہیں جیسا کہ معصوم کے ذریعہ سے مجھے پہنچا ہے۔ میری عقل کا خطا کرنا ممکن ہے۔ یاد رکھو! امکانِ غلط دو قسم کا ہوتا ہے:- (۱) بغیر کسی دلیل کے اور شبہ کے یقین نہ رکھنا۔ یہ انسان کو وساوس کا پُتلا بنادیتا ہے۔ جس کا انجام یہ ہے کہ اِنْسَانٌ شَاکٌّ فِیْ اَنَّـهٗ شَاکٌّ۔ یعنی شک ہونے کا بھی یقین نہیں۔ شک میں شک۔ آخر میں آدمی وہمی بن جاتا ہے۔ مگر جو بات دلائلِ عقلی سے ثابت ہو، اس کا یقین کرنا ضروری ہے۔ جب اس سے بہتر دلیل سے غلطی ثابت ہوجائے تو ہمارا علم و یقین بھی بدل جائے گا۔ (۲) بغیر کسی دلیل اور شبہ کے یہ کہنا کہ ممکن ہے یہ غلط ہو، لغو ہے، اس خیال کا آدمی کوئی کام نہیں کرسکتا۔ اور کسی مسئلہ کو نہیں سمجھ سکتا۔ ہمارے پاس ایمان بھی ایک بڑی دولت ہے اور عقل بھی ایک بڑی نعمت۔ ایمان سے منہ پھیرنا کفر ہے تو عقل سے منہ موڑنا حماقت ہے، نادانی ہے، جہل ہے۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾

كَــلَّا ؛ (یہ لفظ ڈانٹنے اور دھمکی دینے کے لئے آتا ہے) ہرگز نہیں ، خیر ، اچھا ۔ سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ؛ عنقریب یہ لوگ جان لیں گے ، ان کو علمِ صحیح ہوجائے گا ، آنکھیں بند ہوں گی تو صحیح واقعہ کھل جائے گا ۔ پہلی دفعہ کی سینؔ موت کے قریب ہونے کو بتاتی ہے ۔

ترجمہ :- نہیں جی ! عنقریب ان کو (سب کچھ) معلوم ہوجائے گا ۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ ثُـمَّ كَـلَّا ؛ ہم پھر کہتے ہیں کہ تمہارے سب خیالات غلط ہیں ۔ سَ ۔ عنقریب ۔ یہ دوسری سینؔ قیامت کے قریب ہونے کو بتلاتی ہے ۔ سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ؛ عنقریب وہ جان لیں گے کہ قیامت بھی کچھ دور نہیں ۔ جو کچھ ہے سب معلوم ہی ہوجائے گا ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ واقعہ قیامت بڑا اہم ہے اس پر زور دینے کے لئے كَــلَّا سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ثُمَّ كَــلَّا سَیَعْلَمُوْنَ فرمایا گیا ۔

ترجمہ :- ہم پھر کہتے ہیں کہ (ان کے خیالات ہرگز صحیح نہیں) عنقریب ان کو (سب کچھ) معلوم ہوجائے گا ۔

صاحبو ! یَـعْـلَـمُـوْنَ کا مفعول محذوف ہے ۔ یہ حذف عموم پر دلالت کرتا ہے ۔ یعنی سب کچھ معلوم ہوجائے گا ، حق ناحق کا امتیاز ہوجائے گا ، کھرا کھوٹا سمجھ میں آجائے گا ۔

آگے خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے ، اپنے آیات و کمالات دکھاتا ہے ۔ جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے وہ اس کو فنا بھی کرسکتا ہے ۔ پہلی دفعہ کسی چیز کا پیدا کرنا دشوار ہوتا ہے اور دوسری دفعہ اس کا پیدا کرنا آسان ۔ بنانا تو مشکل ہے مگر بگاڑنا سہل ہوتا ہے ۔ لہٰذا دنیا کے پیدا کرنے کے بعد اس کو توڑ پھوڑ کر پھر ویسا ہی ایک عالم پیدا کردینا کیا مشکل ہے !

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾

اَلَمْ نَجْعَلْ ؛ کیا ہم نے نہیں بنایا ؟ پیدا نہیں کیا ؟ جَعَلَ کے ساتھ ایک مفعول ہو تو اس کو '' جعلِ بسیط '' کہتے ہیں اور یہ خلق کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً جَـعَـلَـكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ جَعَلَ کے بعد دو مفعول ہوں تو اس کو '' جعلِ مرکب '' کہتے ہیں اور اس کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو اس کی صفات کے ساتھ پیدا کرنا ۔ جیسے جَـعَـلَ الـلَّيْـلَ لِبَاسًا ۔ رات کو پردہ پوش بنایا ۔ اَلْاَرْض ؛ زمین کو ۔ اَرَاضِیْ اور اَرَضُوْنَ جمع ۔ وْ نَ سے ذوی العقول کی جمع بنتی ہے ۔ جیسے مُسْـلِـمُـوْنَ ۔ بعض دفعہ غیر ذوی العقول کی جمع بھی وْ نَ سے بناتے ہیں مثلاً اَرْض کی جمع اَرَضُـوْن ۔ مِهَـــادًا ؛ فرش ، بچھونا ۔ تَـمْـهِـيْـدٌ ؛

ایسا ابتدائی بیان جس سے مقصود کے سمجھنے میں سہولت ہو۔ مَھْدٌ۔ گہوارہ جھولا جس میں بچے کو لٹایا جاتا ہے۔

ترجمہ:- کیا ہم نے زمین کو فرش (کی طرح) نہیں بنایا؟

صاحبو! زمین کا لیٹنے کے لایق ہونا زمین کی کرویت کے خلاف نہیں ہے۔ کتنی زمین جس پر ہم لیٹتے ہیں اور کتنا بڑا زمین کا کرہ؟

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾

وَ؛ اور۔ الجِبَالَ؛ جمع جَبَل۔ پہاڑ۔ اَوْتَادًا جمع وَتَد۔ میخ۔ جس طرح میخ نہیں ہلتی اسی طرح پہاڑ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔ سخت سے سخت ہوائیں بہتی ہیں اور پہاڑ ہیں کہ کھڑے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- کیا پہاڑوں کو ہم نے میخوں کی طرح (نہ ہلنے والا اور مضبوط) نہیں بنایا؟

صاحبو! جس نے ہموار زمین اور نکلے ہوئے پہاڑوں کو پیدا کیا، نیک و بد اور مختلف جوڑے بھی اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾

وَخَلَقْنٰكُمْ؛ اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔ اَزْوَاجًا؛ جوڑے جوڑے، عورت مرد، کالا گورا، نیک بد، اچھا بُرا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔

جو نیک و بد کو پیدا کرنے پر قادر ہو، وہ سزا جزا بھی دے سکتا ہے۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾

وَجَعَلْنَا؛ اور ہم نے پیدا کیا، بنایا۔ نَوْمَكُمْ؛ تمہاری نیند کو۔ سُبَاتًا؛ سَبْت۔ توڑنا، کاٹنا، سرمنڈانا، مذہبی عید میں دنیوی کام چھوڑ دینا۔ سَبْت۔ یہودیوں کا مذہبی ہفتہ وار تہوار۔ یَوْمُ السَّبْتْ۔ ہفتہ کا دن جس دن یہودی عید مناتے ہیں۔ جمعہ کی تعطیل منانا مِلَّتِ ابراہیمی ہے۔ مِلَّتِ ابراہیمی اصلِ دین ہے۔ مسلمان، یہودی، نصرانی سب ابراہیم علیہ السلام کے متبع ہیں۔ ہفتہ کو عید منانا یہودیوں کا کام ہے۔ اور اتوار کو عید منانا نصرانیوں کا کام۔ مسلمان مِلَّتِ ابراہیمی پر ہیں اس واسطہ ان کی ہفتہ وار عید جمعہ ہے۔ اسی لئے اس کو عید المؤمنین کہتے ہیں۔ سُبَات۔ آرام، راحت، کام سے فارغ ہوجانا، دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے کام میں لگ جانا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہاری نیند (اور تمہارے سوجانے) کو آرام دہ بنایا۔

صاحبو! عبرت لینے والے کے لئے خواب بھی کافی ہے۔ سونے کے وقت حواس معطل ہوجاتے ہیں۔ النوم اخوالموت ؛ جس نے تم کو تھوڑی دیر کے لئے بے حس و حرکت کردیا ہے، وہ تمہاری قوتوں کو موت سے بھی بیکار کردے سکتا ہے۔

یاد رکھو! جو جاگتا ہے وہ سوتا بھی ہے۔ جو سوتا ہے وہ پھر جاگتا بھی ہے۔ آج تم جی رہے ہو تو کل مروگے بھی۔ اور پھر مرکر اُٹھوگے بھی۔

نادان کے سامنے ہزار دلائل پیش کرو لاحاصل۔ دلِ دانا کے سامنے معمولی واقعہ بھی عبرت لینے کے لئے کافی ہے۔

وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ۝١٠

وَجَعَلۡنَا ؛ اور ہم نے کیا۔ اَلَّيۡلَ ؛ رات کو۔ لِبَاسًا ؛ پردہ پوش۔ اِلۡتِبَاس۔ حق بات کا چھپ جانا۔ لَبُوۡسٌ۔ زرہ۔ لِبَاسٌ۔ کپڑے جو پہنے جاتے ہیں۔ مَلۡبُوۡس۔ پہنا ہوا کپڑا۔ رات کا پردہ پوش ہوجانا ظاہر ہے۔ رات کے وقت چور چوری کرتا ہے، سانپ بچھو نکلتے ہیں، شیاطین کا بھی زور رات ہی میں ہوتا ہے، میاں بیوی ملتے ہیں، غرض کہ رات میں وہ کام ہوتے ہیں جو دن میں نہیں ہوسکتے۔ خدا کے خالص بندے تہجد پڑھتے ہیں۔ چونکہ رات کے وقت شور پکار انہیں ہوتا اس لئے اطمینان سے ذکر وشغل ہوسکتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا۔

وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١

وَجَعَلۡنَا ؛ اور ہم نے بنایا۔ اَلنَّهَارَ ؛ دن کو۔ یَوۡم۔ رات دن کا مجموعہ۔ مَعَاشًا ؛ کھانا کسب کرنا، عیش کرنا، زندگی۔ آج کل عربی میں عیش روٹی کو کہتے ہیں۔ مَعِيۡشَت۔ زندگی، کمائی، کسب۔

ترجمہ:- اور ہم نے دن کو ذریعہ کسب معیشت بنایا۔

وَبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۝١٢

وَبَنَيۡنَا ؛ اور ہم نے بنایا۔ فَوۡقَكُمۡ ؛ تمہارے اوپر۔ سَبۡعًا ؛ سات۔ شِدَادًا جمع شَدِيۡدٌ ؛ مضبوط، قائم رہنے والے۔ بعض عرب لوگ ڈیروں اور خیموں میں رہتے ہیں۔ لڑکے کی شادی ہوجائے تو اس کا ڈیرا الگ لگا دیا جاتا ہے۔ بُنِيَ لَهٗ۔ اس کی شادی کردی گئی۔ ڈیرہ الگ لگادیا گیا۔ بِنَاء۔ ڈیرہ، عمارت۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہارے اوپر سات قائم رہنے والے ڈیرے لگادیئے۔

صاحبو! سات (۷) ڈیروں سے کیا مُراد ہے؟ سات آسمان۔ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؛ ایک پر ایک سات آسمان۔

سات آسمان کیا ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں ایک آسمان عطارد کا ہے جو آفتاب سے قریب ہے۔ ایک زہرہ کا ایک زمین جو خود بھی ایک آسمان ہے (اوپر کی چیز کو آسمان اور نیچے کی چیز کو زمین کہا جاتا ہے) اس پر ایک آسمان مریخ اس پر مشتری جس پر بہت سے چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں، اس پر زحل، اس پر یورے نس اور اس پر نیپچون، یہ تو بہت سے آسمان ہوگئے۔ سات کہاں رہے اس کا جواب لوگ دیتے ہیں کہ سات سے مُراد کثرت ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین کے طبقے ہیں۔ ان طبقات زمین پر پانی کا کرہ ہے۔ پانی پر ہوا کا کرہ ہے۔ ہوا پر ایتھر یا ایثر ہے جس سے یہ سب ستارے بنے ہیں۔ ہم کو قرآن شریف پر غور کرنا چاہیے۔ اس میں ہے وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ؛ اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی یہ ستارے کیا ہیں؟ گلوب ہیں، چراغاں ہیں جو آسمانِ اوّل میں لٹک رہے ہیں۔ یہ نظر آنے والی دنیا سب آسمانِ اوّل کے نیچے ہے، سات آسمان دنیا سے باہر ہیں۔ آئندہ کی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب عالمتاب انھیں سات آسمانوں اور ڈیروں کے اندر ہے۔ مادّہ پرستوں کی کدوکاوش ختم۔ فقرا کے پاس عالمِ شہادت کے اوپر عالمِ مثال ہے عالمِ مثال کے بھی درجے ہیں۔ اپنی اپنی استعداد کے موافق ہر ایک اپنے مقام میں، اپنے آسمان میں رہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس چیز کی تشریح خود خدائے تعالیٰ نے نہیں فرمائی، اس کو ہمارا اپنی عقل سے متعین کرنا ایک ظنی بات ہے۔

یہ ہم نے قریب میں بیان کیا ہے کہ قرآن میں جو کچھ ہے اس پر ایمانِ اجمالی کافی ہے۔ تحقیقات کرو سمجھنے کی کوشش کرو، مگر یقینی کو یقینی اور ظنی کو ظنی سمجھو۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾

وَجَعَلْنَا؛ اور ہم نے بنایا۔ سِرَاجًا؛ چراغ۔ وَهَّاجًا؛ روشن، مشتعل۔ سِرَاجًا وَّهَّاجًا۔ روشن چراغ۔ اس سے مُراد آفتابِ عالمتاب ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے (ان سات ڈیروں کے اندر) ایک روشن چراغ بھی بنادیا ہے۔

صاحبو! خدائے تعالیٰ نے آفتاب کو سراج وہاج فرمایا۔ یعنی روشن چراغ۔ ذرا آفتاب پر غور کرو۔ آفتاب بے شک روشن ہے اس کی شعلہ زنی آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ ایک چراغ روشن ہوا اور تیل سے اس کی امداد نہ ہو تو کیا ہوگا؟ وہ چراغ بُجھ جائے گا۔ آفتاب سے روشنی برابر نکل رہی ہے۔ اور جس طرح کہ چراغ کو تیل سے امداد ملتی ہے، ایسی ہی امداد آفتاب کو نہ ہو تو ظاہر ہے کہ آفتاب کی روشنی باقی نہ رہے گی اور وہ بُجھ کر تاریک ہوجائے گا۔

اس سے کیا نکل رہا ہے؟ اس سے یہ نکل رہا ہے کہ آفتاب کے بجھنے کی وجہ سے دنیا اندھیر ہوجائے گی۔ یہ نشو ونما جو آفتاب کی حرارت پر مبنی ہے باقی نہ رہے گی اور سیاروں میں جو نظام ہے وہ بھی برقرار نہیں رہے گا۔ پھر کیا ہوگا؟ وہی! قیامت آجائے گی!

ان تمام آیات پر غور کرو۔ ہر آیت سے قیامت کا وجود ثابت ہو رہا ہے۔ چونکہ قیامت کا واقعہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کی تفصیل ہم آئندہ بھی بیان کریں گے۔

ان آیات کے مجموعہ سے کیا تصوّر قائم ہوتا ہے قدرتِ الٰہی کے ساتھ ڈیرے یعنی سات آسمان بنائے گئے ہیں۔ ان ڈیروں میں زمین کا فرش کر دیا گیا ہے۔ پہاڑوں کی میخیں اور کھونٹیاں بھی قائم ہیں۔ بیچ میں ایک چراغ یعنی آفتاب بھی رکھا گیا ہے۔ اس فرش پر آرام سے نیند بھی آتی ہے۔ رات کے پردے بھی چھوٹے ہوئے ہیں۔ نیند سے جاگنے کے بعد کمانے اور کسب کرنے کا بھی موقعہ ہے۔ کھانے پینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے:

وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾

وَاَنۡزَلۡنَا؛ اور ہم نے اُتارا، برسا دیا۔ مِنَ الۡمُعۡصِرَاتِ؛ نچوڑنے والیوں سے۔ کون نچوڑتی ہیں؟ ہوائیں۔ کس کو نچوڑتی ہیں؟ بادلوں کو۔ عَصۡر۔ نچوڑنا۔ مُعۡصِرٌ۔ نچوڑنے والا۔ اس نچوڑنے سے کیا ٹپکتا ہے؟ مَآءً؛ پانی۔ اس کی اصل مَوۡہٌ ہے۔ اس کی جمع اَمۡوَاہٌ و مِیَاہٌ ہے۔ ثَجَّاجًا؛ شور خیز۔ یعنی ان گھنگور گھٹاؤں سے شور خیز پانی برستا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے ان نچوڑ دینے والی ہواؤں سے موسلا دھار، اور شور خیز پانی برسایا۔

لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾

لِنُخۡرِجَ بِهٖ؛ کہ ہم اس پانی سے نکالیں، پیدا کریں۔ حَبًّا؛ دانے، غلّہ۔ وَنَبَاتًا؛ اور نباتات، اُگنے والی چیزیں کہ جانور اُن کو چریں۔

ترجمہ:- کہ ہم اس پانی سے غلّہ اور نباتات اُگائیں۔

وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ﴿۱۶﴾

وَجَنّٰتٍ؛ اور باغ۔ جمع جَنَّةٌ۔ جَنَّ۔ يَجِنُّ۔ جَنًّا۔ چھپانا۔ ڈھانکنا۔ جِنّ۔ وہ مخلوق جو نظر نہیں آتی۔ مَجۡنُوۡنٌ۔ جس کی عقل ڈھک گئی ہو، دیوانہ۔ جَنِیۡن۔ پیٹ میں کا بچہ۔ جَنَّةٌ۔ باغ، گھنا باغ۔ جُنَّةٌ۔ سپر۔ اَلۡفَافًا؛ لپٹے ہوئے۔ لَفٌّ۔ لپیٹنا۔ لِفَافَه۔ جو خط کو لپٹا ہوا رہتا ہے۔ مَلۡفُوۡف۔ وہ کاغذ جو لفافہ میں ہو۔ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا۔ وہ باغ جن کے درخت ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہوں۔

ترجمہ:- اور (کہ ہم اس پانی سے) گھنے باغ بھی اُگائیں۔

لوگو! خدا کے اتنے احسانات کی ناقدری نہ کرو اور قیامت کو مانو۔ رحمانیت کی شان تو تم نے دیکھی کہ مسلمان اور منکر سب اسی کے رحم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ کوشش کرو کہ اس کی رحیمیت کی شان سے بھی فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ وہ نیکوں کے ساتھ

خاص ہے۔ جس نے عالم کا منڈان بنایا ہے وہ اس کو بگاڑ بھی سکتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے پاس ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا نہیں ہے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾

اِنَّ ؛ بے شک، یقیناً۔ یَوْمَ الْفَصْلِ ؛ امتیاز کا دن، اچھوں کو بُروں سے جُدا کرنے کا وقت، جزا و سزا کا دن۔ کَانَ مِیْقَاتًا ؛ تھا ایک مقرر کردہ وقت۔ خدا کے علم میں جو کچھ ہونے والا تھا، جو کچھ مقدر تھا، اس کے لئے ایک وقت معیّن کیا گیا تھا۔ ہر کام معیّن وقت پر کیا جاتا ہے تو اچھا ہوتا ہے۔ قبل از وقت کسی چیز کی خواہش کرنا حماقت ہے۔ نظامِ عالم کی آخری کڑی قیامت ہے۔

ترجمہ:- یقیناً روزِ قیامت کا ایک معیّن وقت ہے۔

قیامت میں کیا ہوگا؟

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾

یَوْمَ ؛ اس دن کہ۔ یُنْفَخُ ؛ پھونکا جائے گا۔ فعلِ مجہول ہے۔ نونؔ فاؔ ؛ جس کلمہ کے شروع میں ہوں اس سے نکلنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ نَفَخَ ؛ پھونکا۔ نَفَثَ ؛ پھونکا۔ نَفَذَ ؛ تمام ہوا۔ نَفَرَ ؛ بھاگا۔ نَفَعَ ؛ فائدہ دیا۔ نَفَقَ ؛خرچ کیا۔ نَفَسَ۔ سانس لیا۔ فِی الصُّوْرِ ؛ صُور میں، بِگل میں نرسنگھے میں، پونگے میں، جب صور میں پھونکا جائے گا، جب بگل بج جائے گا، جب ناقوس بجے گا تو ایک جُدا ہی کام کی ابتداء ہوگی۔ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ؛ تو لوگو! تم فوج فوج، جماعت جماعت، ٹولی ٹولی بن کر آؤ گے۔ اچھوں کی ایک جماعت تو بُروں کی ایک جماعت۔ مسلمانوں کا ایک جرگہ اور کفار کا ایک جرگہ۔ اس دن کہاں بھاگ کر جاؤ گے، کدھر سر چھپاؤ گے؟ خدا سے بھاگ کر جانے کی بھی کوئی جگہ ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں!

ترجمہ:- جس دن صور پھونکا جائے گا، (بگل بجے گا) تو تم جماعت جماعت (دربارِ الٰہی میں جواب دہی کے لئے) حاضر ہوں گے۔

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

وَفُتِحَتِ ؛ اور کھول دیا گیا، پھٹ گیا۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان۔ اس کا مادہ سُمُوٌ ہے۔ سما ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو سر کے اوپر ہو۔ خواہ اَبر ہو یا آسمان۔ اِسْم۔ نام جس سے ایک انسان کا دوسرے سے امتیاز ہوتا ہے۔ سَمّٰی یُسَمِّی تَسْمِیَۃً۔ نام رکھنا۔ فَکَانَتْ اَبْوَابًا ؛ پھر وہ آسمان جابجا سے پھٹ جانے کے سبب دروازے دروازے ہوگیا۔ یہاں کَانَتْ بمعنی صَارت ہے۔ فُتِحَتْ۔ ماضی ہے مگر اس سے مستقبل مُراد ہے کیوں کہ یہ واقعہ ایسا یقینی ہے کہ گویا ہوگیا۔

ترجمہ:- اور آسمان کھل جائے گا (پھٹ جائے گا) اس میں دروازے پڑجائیں گے۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ چلا دیئے جائیں گے، اُڑا دیئے جائیں گے۔ سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا ؛ جانا۔ سِيَرت۔ آدمی کے اخلاق اور اس کی سرگذشت۔ سَيْر۔ چلنا۔ اَلْجِبَالُ ؛ پہاڑ۔ جمع جَبَلٌ۔ فَكَانَتْ ؛ پھر ہو جائیں گے۔ سَرَابًا؛ ریت یا سراب جس پر پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اصل سر آب ہے۔ یعنی پانی کا خیال اور اس کا دھوکہ۔

ترجمہ:- اور پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے۔ پھر سراب بن جائیں گے۔

صاحبو! قیامت کس طرح آئے گی؟ اس کے ظاہری اسباب کیا ہوں گے؟ قرآن شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آفتاب کی روشنی مفقود ہو جائے گی۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ آفتاب کی روشنی اور اس کی حرارت برابر نکلی چلی جارہی ہے اور کسی اور جگہ سے بظاہر امداد نہیں ہے لہذا آفتاب ٹھنڈا ہو جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب کے ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے نظامِ شمسی خراب ہو جائے گا اور ستارے آپس میں ٹکرا جائیں گے اور آفتاب پر جا گریں گے۔ ایک روشن تارہ زمین پر سخت دھماکہ کی آواز سے آکر گرے گا۔ اور زمین پاش پاش ہو جائے گی۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ؛ آسمان اور رات کے وقت ایک ٹکر مارنے والا یا آنے والا۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ۔ تمہیں کیا معلوم کہ وہ ٹکر مارنے والا ہے کیا! اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ روشن ستارہ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مُراد ذُوذَنَب۔ یعنی دُم دار تارہ ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ زمین کا پورا کرہ ٹھنڈا نہیں ہے۔ اس کے اندر گرم مادّہ ہے جس کو لاوا کہتے ہیں۔ خوب کان کنی ہونے سے لاوے کے اطراف کا خول پتلا پڑتا جارہا ہے۔ دوسرے ستارے کی اس ٹکر سے خول ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو جائے گا زمین میں سے لاوا نکلے گا اور تمام دریاؤں کا پانی مشتعل ہو جائے گا۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ۔ اور جب سمندر مشتعل ہو جائیں گے۔ اور اس وقت ایک بڑی سنسنی خیز آواز ہوگی۔ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ۔ جس دن بگل بجے گا۔ جانور اور چرند پرند سب اس گڑبڑ سے پریشان ہو کر ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ زمین کو بڑا زلزلہ اور بھونچال ہوگا اور اس میں کا لاوا نکل آئے گا۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔ جب زمین کو خوب زلزلہ ہوگا اور اس میں جو کچھ ہے وہ باہر نکل آئے گا۔ اور تمام دوسرے تارے بھی تاریک ہو جائیں گے۔ ان کا نور مفقود ہو جائے گا۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔ اور جب کہ تارے مکدر اور تاریک ہو جائیں گے وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر ایسے اُڑیں گے جیسے دھنکی ہوئی روئی اور اُون۔

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾

اِنَّ جَهَنَّمَ ؛ بے شک دوزخ ۔ جَهَنَّمُ ؛ بدشکلی اور خرابی پر دلالت کرتا ہے ۔ كَانَتْ مِرْصَادًا ؛ ہے تاکنے کی جگہ ۔ رَصَدٌ ۔ تاکنا ۔ رصدگاہ ۔ وہ مقام جہاں سے ستاروں کو دیکھتے ہیں ۔

رَا سے پہلے ہر چند کہ کسرہ ہے مگر صاد کی تفخیم کی وجہ سے اس را کو مفخم یعنی پُر اور موٹا پڑھا جائے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جہنم تاک میں ہے ، منتظر ہے ۔

لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾

لِلطّٰغِيْنَ ؛ سرکشوں کے لئے طغیان ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ طغٰی ، يَطْغٰی ، طُغْيَانًا ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ طغیانی کی کیفیت تو آپ صاحبوں نے دیکھ لی ہے ☆ ۔ مَآبًا ؛ مرجع ، واپس ہونے کی جگہ ۔ اٰبَ ۔ يَئُوْبُ ۔ اَوْبًا ۔ واپس ہونا ، رجوع کرنا ۔

ترجمہ :- (جہنم) سرکشوں کا مرجع و مآب ہے (ان کو اس میں جانا ضرور ہے) ۔

لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾

لٰبِثِيْنَ ؛ ٹھیرنے والے ، رہنے والے ۔ لَبِثَ ، يَلْبَثُ ، لَبْثًا ۔ ٹھیرنا ۔ فِيْهَآ ؛ اس (جہنم) میں ۔ اَحْقَابًا ؛ طویل زمانہ تک ۔ احقاب جمع حقب ، مدّت دراز ۔

ترجمہ :- یہ (سرکش) لوگ مدّت ہائے دراز تک دوزخ میں رہیں گے ۔

صاحبو ! اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا دوزخ میں کفار ابداآلاباد رہیں گے ؟ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ گنہگار چند روز کے عذاب کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے ۔ رسولِ خدا ﷺ کی شفاعت انہی کے لئے تو ہے ۔ جو لوگ مسلمان ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ، ان کا ایمان اپنا اثر بتائے گا ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگ موحد تھے ، مگر رسالت سے ناواقف تھے ، ان کو اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت کے تین پتّو لے کر دوزخ سے نکال لے گا ۔ جو لوگ توحید سے بھی نابلد تھے ، ان کے متعلق بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کو بھی ایک مدّت دراز کے بعد ایک قسم کی راحت حاصل ہوجائے گی ۔ جنت میں تو نہ جائیں گے ۔ مگر دوزخ ان پر ٹھنڈی ہوجائے گی ۔ دوزخ میں شجرۃ الجرجیر ، جو ایک قسم کی سبزی ہے ، اُگے گی ۔ خدائے تعالیٰ کو ہر ایک سے حُبِ ذاتی ہے جو غضب عارضی پر غالب آئے گا ۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایمان نہیں تو امان نہیں ۔ جو یہاں اندھا تھا وہاں بھی اندھا رہے گا ۔ جس کے پاس چراغ نہ ہو وہ اندھیرے میں کس طرح چلے گا ۔ اصل ایمان ہے ، وہی نور ہے ،

☆ یہ دراصل حیدرآباد دکن میں ١٩٠٨ء کی موسیٰ ندی کی طغیانی کی طرف اشارہ ہے جس میں ہزاروں نفوس ہلاک ہوگئے تھے ۔

وہی ذریعۂ راحت ہے۔ کافروں کا پوست جل جائے گا۔ تو پھر تازہ پوست بھی آ جائے گا۔ کفار کا عذاب دائمی ہوگا۔ جہلِ دائمی کا نتیجہ عذابِ دائمی۔ جب یہ حال ہو تو سبقت رحمتی علیٰ غضبی کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رحمانیت کی وجہ سے موجود رہے اور کفر و شرک کرتے رہے۔ جہنم میں اسی رحمانیت کی وجہ سے موجود رہیں گے اور عذاب پاتے رہیں گے۔ غرض کہ دونوں حضرات کا اتفاق ہے کہ کفار دوزخ ہی میں رہیں گے۔ مگر بعض کے خیال کے مطابق عذاب مبدل بہ راحت و آرام ہو جائے گا۔ اور بعض کے پاس ہر وقت تازہ عذاب ہوتا رہے گا۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

لَا يَذُوْقُوْنَ ؛ نہ چکھیں گے۔ ذَاقَ ، يَذُوْقُ ، ذَوْقًا ؛ چکھنا۔ مَذَاق۔ ذوق، مزہ۔ مثلاً کہتے ہیں: ہر ایک کا مذاق جُدا ہے، ہر ایک کا احساس جُدا۔ پڑھ لینے سے کیا ہوتا ہے؟ ذوق علمی ہونا چاہیئے۔ فِيْهَا ؛ دوزخ میں۔ بَرْدًا ؛ سردی، ٹھنڈک۔ بَرَدًا ؛ اولے۔ وَلَا ؛ اور نہ۔ شَرَابًا ؛ پینا۔ شَرَابٌ وہ چیز جو پی جاتی ہے۔ شَرِبَ ۔ يَشْرَبُ (مثل سَمِعَ) شَرَابًا ، شُرْبًا پینا۔ مَشْرَب ؛ پینے کی جگہ۔ کہتے ہیں:- ہر شخص کا مشرب جُدا ہے، مذہب جُدا ہے۔

ترجمہ:- ان (سرکش) لوگوں کو دوزخ میں نہ تو سردی نصیب ہوگی، نہ پانی پینا ہی نصیب ہوگا۔

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾

اِلَّا ؛ مگر۔ حَمِيْمًا ؛ گرم پانی۔ حَمَّامٌ ؛ وہ گرم مقام جہاں نہاتے ہیں۔ حُمّٰی ؛ بخار۔ وَ ؛ اور۔ غَسَّاقًا ؛ پیپ۔ غَسَقٌ ۔ تاریکی۔ نہ ان کو سردی پہنچے گی نہ پینے کو پانی ملے گا۔ ملے گا بھی تو گرم، جو پیاس کو نہ بجھا سکے۔ اور پیپ جو متعفن اور بدبودار ہوتا ہے۔

ترجمہ:- مگر گرم پانی اور پیپ۔

یہ کیوں؟

جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾

جَزَآءً ؛ بدلہ۔ وِفَاقًا ؛ موافق۔ اِلَّا حَمِيْمًا پر عطف ہے یا اُجَازِی کا مفعول مطلق ہے زندگی میں ان کو ایمان نہ تھا، تو آخرت میں ان کو امان نہیں۔ جیسا کام ویسی ہی اس کی جزا۔ ویسا ہی اس کا بدلہ۔

ترجمہ:- ان کو ان کے کام کے موافق جزا دوں گا۔

آخر وہ کرتے کیا تھے کہ ایسی سزا دی گئی؟

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

اِنَّهُمْ ؛ بے شک یہ لوگ ۔ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ ؛ انھیں اُمید نہ تھی ۔ رَجا ۔ اُمید ۔ اَلرَّاجِیْ ۔ اُمیدوار ۔ مَرْجُوْءٌ ۔ اُمید کیا ہوا ۔ حِسَابًا ؛ گِنتا ، حساب کرنا ۔ انہیں اُمید نہ تھی کہ خدا قیامت میں تمام اعمال کا حساب لے گا ، باز پرس کرے گا ۔

ترجمہ :- یقیناً ان لوگوں کو اُمید نہ تھی کہ کوئی محاسبہ اور حساب کتاب ہونے والا ہے ۔

اور یہ لوگ کیا کرتے تھے ؟

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾

وَكَذَّبُوْا ؛ اور انھوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ، یقین نہ رکھا ، نہ مانا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کو ، قرآن کی آیتوں کو ۔ كِذَّابًا ؛ سخت جھٹلانا ، بے باکی سے تکذیب کرنا ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے ہماری آیتوں کی نہایت (بے باکی سے) تکذیب کی اور نہ مانا ۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾

وَكُلَّ شَيْءٍ ؛ اور ہر شئے کو ، ان کے ہر ایک کام کو ۔ اَحْصَيْنٰهُ ؛ ہم نے شمار کر رکھا ہے ۔ حَصٰی ؛ کنکر ۔ ابتداء میں لوگ حساب کرتے تو کنکروں پر ۔ اِحْصَاء ۔ شمار کر کے رکھنا ، پورا پورا گِنتا ۔ كِتٰبًا ؛ لکھنا ۔ كَاتِبٌ ؛ لکھنے والا ۔ مَكْتُوْب ؛ لکھا ہوا خط ۔ كَتَبَه ۔ قدیم یادگاری نوشتہ اور جمع کاتب ۔ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ؛ ہم نے اس کو قلمبند کیا ہے ۔ کہاں ؟ ان کے نامہ اعمال میں ، ان کے ساتھ کراماً کاتبین تھے جو وقت بوقت ان کے ہر کام کو لکھ لیتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کی ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے ۔

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

ربع ١

فَذُوْقُوْا ؛ پھر چکھو ، اپنے کئے کا مزہ لو ۔ تمہارے اعمال کیا شکل لیتے ہیں دیکھو ! فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ ؛ پس ہم ہرگز زیادہ نہ کریں گے ، نہ بڑھائیں گے ۔ اِلَّا عَذَابًا ؛ مگر عذاب ۔ تمہاری سرکشی بڑھتی جاتی تھی ، اب ہمارا عذاب بڑھتا جائے گا ۔ تمہارے گناہوں کی حد نہ تھی ۔ اب ہماری سزا کی حد نہیں ۔

ترجمہ :- پھر اپنے اعمال کا مزہ چکھو ہم عذاب کے سوائے اور کچھ نہ بڑھائیں گے ۔

اس سے پیشتر نافرمانوں اور سرکشوں کا حال بیان کیا گیا ہے ۔ اب ان کے مقابل متقی پرہیزگار لوگوں کا حال اور ان کو کیا چیز ملنے والی ہے ، بیان کیا جاتا ہے ۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ ؛ یقیناً متقی اور پرہیزگاروں کے لئے ۔ اِتَّقٰی ۔ یَتَّقِیْ ۔ اِتِّقَاءٌ ۔ باب افتعال سے ہے ۔ اس کا مادّہ وقیٌ ہے ۔ جس کے معنی بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں ۔ مُتَّقِیْ ۔ پرہیزگار ، خدا ترس ، تقویٰ اختیار کرنے والا ۔ مَفَازًا ؛ کامیابی ۔ فَازَ ، یَفُوْزُ ، فَوْزًا ، وَمَفَازًا ؛ کامیاب ہونا ۔ فائز المرام ہونا ۔ مَفَازَۃ ۔ ایسا جنگل جس میں چلنا مہلک ہو فالِ نیک کے طور پر ہلاکت کے مقام کو مَفَازَۃ یعنی کامیابی کی جگہ کہتے ہیں ۔ جیسے کسی کے سانپ کاٹا ہو تو اُس کو سَلِیْمٌ کہہ دیتے ہیں ۔ اور اسی طرح سفر کرنے والوں کو قَافِلَۃ یعنی واپس ہونے والے کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے کامیابی اور فائز المرامی ہے ۔

یہ متقی کہاں رہتے ہیں ؟

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾

حَدَآئِقَ ؛ جمع حَدِیْقَۃٌ ؛ باغ ، خانہ باغ ۔ وَاَعْنَابًا ؛ جمع عِنَبٌ ؛ انگور ۔

ترجمہ :- (متقی) باغوں میں رہیں گے اور انگور کھائیں گے ۔

ان کی دل بہلائی کا کیا سامان ؟ مرکزِ محبت تو بیوی ہوتی ہے ۔ کھانے کے لئے نفیس میوہ انگور تھا ، جو غذائے جسم ہے ۔ غذائے روح کہاں ؟

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾

وَكَوَاعِبَ ؛ جمع ۔ كَاعِبٌ ۔ جوانی ، سینہ اُبھرا ہوا اُتار پستان ۔ كَاعِبَۃ ۔ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ عورت کی صفتِ خاص ہے ۔ جیسے حائض ۔ وہ عورت جسے حیض آئے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے ایک بڑھیا سے خوش طبعی سے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہ جائے گی ۔ وہ عورت پریشان ہوگئی تو تسکین کے لئے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورتیں بھی جوان ہوکر جائیں گی ۔ اَتْرَابًا ؛ جمع ۔ تِرْبٌ ۔ ہم سن ، ایک عمر کی ۔

ترجمہ :- اور جنت میں تمام عورتیں جوان اور ہم سن رہیں گی ۔

متقیوں کے لئے جنت میں پینے کے لئے کیا چیز ہے؟

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

وَ ؛ اور ۔ كَاْسًا ؛ پیالہ ۔ دِهَاقًا ؛ بھرے ہوئے ، چھلکتے ، لبریز ، جنت میں قسم قسم کے شربت اور طرح طرح کی

شرابیں ہوں گی۔

ترجمہ:- اور چھلکتے پیالے۔

شراب پینے والے تو واہی تباہی فضول بکواس کرتے ہیں۔ جنت کی شراب اس سے پاک ہے۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ ؛ نہیں سنیں گے۔ سَمْعٌ۔ سُننا۔ مِسْمَع۔ کان۔ فِيهَا ؛ اس (جنت) میں۔ لَغْوًا ؛ بے معنٰی، فضول، لغو۔ وَلَا كِذَّابًا ؛ اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا، تکذیب کرنا۔ كَذَّبَ يُكَذِّبُ۔ تَكْذِيبًا، كِذَّابًا۔ جھٹلانا۔ اکثر شرابی لغو بکواس کرتے، آپس میں لڑتے جھگڑتے، اور ایک دوسرے کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔

ترجمہ:- جنت میں نہ لغو باتیں ہیں (نہ لغو باتیں سنیں گے اور) نہ ایک دوسرے کی تکذیب اور جھٹلانا ہے۔

جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

جَزَآءً ؛ بدلہ (کس کا دیا ہوا)۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے پروردگار کا۔ جس نے تم کو پیدا کیا، پالا، پرورش کیا، وہ تمہارا رب ہے، خدا ہے۔ تم کیا تمہارا کام کیا۔

یہ ساری مہربانی ہے تمہاری ہماری زندگی کیا اور ہم کیا

پیدا ہونے کے وقت تم نے کیا کِیا تھا۔ کچھ نہیں۔ عَطَآءً ؛ یہ خدا کی عطا ہے۔ اپنی مہربانی سے عطا کو جزا فرماتا ہے۔ حِسَابًا ؛ گِنا ہوا، حساب کیا ہوا۔ تمہارے استحقاق سے کبھی کم نہ دے گا۔ یہ عطیۂ خدا ہے۔ بہت بڑے کا دیا ہوا ہے اور اُسی کی عظمت کے لائق ہے۔ (دینے والے کے لحاظ سے چیز کی عظمت ہے۔ نہ قلت ہے نہ کثرت ہے)

ترجمہ:- یہ بدلہ (کیا ہے؟) تمہارے رب کی عطا ہے۔ ٹھیک حساب کی ہوئی ہے۔

خدایا! تو نے ہم کو مفت ہی پیدا کیا، مفت ہی پالا، پرورش کیا، اب مفت ہی بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِيْ مَجَانًا وَرَزَقْتَنِيْ مَجَانًا فَاغْفِرْلِيْ مَجَانًا۔ اب فرماتا ہے کہ وہ عطا کرنے والا کتنا بڑا اور عظیم الشان ہے۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ آسمانوں اور زمین کا رب اور پروردگار ہے۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے (ان سب کا بھی پروردگار وہی ہے) چاہے عزیرؑ ہوں یا عیسٰیؑ ہوں، رامچندر جی ہوں یا کوئی اور۔ ان سب کے پیدا کرنے میں خدائے تعالٰی کو کوئی مجبوری نہ تھی۔ بَيْنَ۔ درمیان۔ هُمَا۔ ان دونوں۔ اَلرَّحْمٰنِ ؛ یہ سب اس کے رحم کے

کرشمے ہیں ۔ اسی کے رحم عام کے تماشے ہیں ۔ دیکھو! اس کے رحم پر نہ پھولو ۔ وہ بڑا عظیم الشان ہے ۔ لَا یَمْلِکُوْنَ ؛ مالک نہ ہوں گے ۔ ان سے ممکن نہ ہوگا ۔ مِنْهُ ؛ اس سے ، خدا سے ۔ خِطَابًا ؛ گفتگو کرنا ۔ خَطْب ۔ کوئی بڑی اہم چیز ۔ خِطَاب ۔ لکچر، کسی اہم مسئلہ پر تقریر کرنا ۔ خُطْبَه ۔ پُر موعظت تقریر ۔ خِطبه ۔ منگنی ۔ شادی کے متعلق گفتگو ۔

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں میں جو کچھ ہے، سب کا پروردگار ہے ۔ مہربان ہے (مگر اس کا وہ رعب ہے کہ) کوئی اس کے دربار میں کچھ نہیں کہہ سکتے ، (زبان تک نہیں ہلا سکتے دَم نہیں مار سکتے !)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

يَوْمَ ؛ جس دن ۔ يَقُوْمُ ؛ کھڑا ہوگا ۔ اَلرُّوْحُ ؛ روح ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں روح سے مُراد جبرئیلؑ ہیں ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک دوسرا فرشتہ ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ روح سے مُراد رسولِ خدا ﷺ ہوں ۔ کیونکہ وہ ارواح میں کے فردِ اعلیٰ ہیں ۔ رَاحَ ۔ يَرُوْحُ ۔ رَوْحًا ؛ جانا ۔ اس کے مادّے میں حرکت ہے ۔ ریاح ؛ ہوا ۔ روح ؛ جان ۔ مرواحة، مروحة ؛ پنکھا ۔ رواح شام جس میں جانور اپنے اپنے مقام میں واپس ہوتے ہیں ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے ۔ جمع مَلَک ۔ فرشتہ اس کے مادّہ میں قوت ہے ۔ مَلِک ۔ پادشاہ ۔ مالک ، آقا ، مَمْلُوْک ۔ غلام ۔ مِلْک ۔ حکومت ، جائداد ۔ صَفًّا ؛ صف باندھے ہوئے ۔ مفعولِ مطلق ہے ۔ یعنی يَصُفُّوْنَ صَفًّا ۔ دربارِ الٰہی میں فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے ۔ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ ؛ کلام نہیں کرتے ، کچھ نہیں بولتے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَنْ ؛ جو شخص ، وہ شخص جسے ۔ اَذِنَ ؛ اجازت دی ۔ اِذْن ۔ اجازت ۔ لَهٗ ؛ اس کو ۔ اَلرَّحْمٰنُ ؛ نہایت مہربان رحمان ۔ اللہ کے دربار میں کوئی شخص کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ ہاں وہ شخص عرض معروض سعی سفارش کرسکتا ہے ۔ جس کو خدا نے اجازت دی ہو ۔ وَقَالَ ؛ اور کہا یعنی کہے ۔ صَوَابًا ؛ سچ ، واقعہ کے مطابق اور حق بات ۔

ترجمہ :- جس دن روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے ، کوئی شخص اس کے دربار میں بغیر اجازت کے (دَم نہیں مار سکتا) کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ اور وہ (کہے بھی تو) حق بات کہے ۔

صاحبو ! رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایک پیغمبر نے ایک ایک بات کی اجازت حاصل کی ہے اور میں نے تمام اُمّت بلکہ تمام اُمتوں کے لئے سفارش کرنے کی اجازت حاصل کرلی ہے ۔ جس کے لئے چاہوں گا سفارش کروں گا ۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ؛ وہ دن حق ہے، قیامت کا آنا برحق ہے ۔ فَمَنْ شَآءَ ؛ پھر جو چاہے ۔ شَاءَ ۔ یَشَاءُ ۔ مَشِیْئَۃً ؛ چاہنا ۔ اِتَّخَذَ ؛ بنالے ۔ اِلٰی رَبِّہٖ ؛ اپنے رب کی طرف ۔ مَاٰبًا ؛ مرجع، ٹھکانہ، بازگشت کی جگہ ۔ آبَ ۔ یَئُوْبُ ۔ اَوْبًا ؛ رجوع کرنا، واپس ہونا ۔

ترجمہ :- وہ دن حق ہے ۔ پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف اپنا ٹھکانہ بنالے ۔

۲ ع۱۰ ۲ اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

اِنَّآ ؛ بے شک ہم نے ۔ اَنْذَرْنٰکُمْ ؛ تم کو ڈرایا، تم کو خوفناک چیز کی اطلاع ہم نے دے دی ہے ۔ عَذَابًا قَرِیْبًا ؛ عنقریب آنے والے عذاب کی ۔ یَوْمَ یَنْظُرُ ؛ جس دن دیکھے گا ۔ الْمَرْءُ ؛ آدمی ۔ شخص ۔ مَا قَدَّمَتْ ؛ اس چیز کو کہ پہلے بھیجا ہے، پیش کیا ہے ۔ یَدٰہُ ؛ اس کے دونوں ہاتھوں نے ۔ وَیَقُوْلُ ؛ اور کہے گا ۔ الْکٰفِرُ ؛ منکر، حق پوش، ناشکرا ۔ یٰلَیْتَنِیْ ؛ کاش کہ میں ۔ کُنْتُ ؛ میں ہوا، یا تھا، یا ہوں ۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ ؛ کاش میں ہوتا ۔ تُرٰبًا ؛ مٹی ۔ کُنْتُ تُرٰبًا ۔ میں مٹی ہوتا، اور عذاب سے بچ جاتا ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب کی اطلاع دے دی ۔ اس دن کہ آدمی اپنے کیے کو دیکھے گا (خواہ اچھا کام ہو خواہ بُرا اس کی جزا پائے گا) اور کافر کہے گا، کاش میں مٹی ہوتا (اور عذاب سے چھوٹتا) ۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

سورۂ نٰزعات مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾

وَ ؛ اور قسم ہے ! نَزْعٌ ؛ کھینچنا، مرنے کے وقت فرشتوں کا روح کو نکالنا ۔ نَازِعٌ ؛ کھینچنے والا مُنَازَعَۃٌ ؛ کشمکش، نِزَاع ؛ کشمکش، جھگڑا ۔ غَرْقًا ؛ ڈوب کر، خوب گھس کر ۔ عربی میں واؤ قسم کے لئے بھی آتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ قسم کھانے والا کہتا ہے کہ خدا شاہد ہے، جو بات میں کہہ رہا ہوں وہی بات میرا خدا بھی کہتا ہے ۔ جہاں جہاں قرآن شریف میں قسم ہے، اس قسم کے بعد جو کچھ بیان کیا گیا ہے غور کرنے سے اس قسم سے اس کی شہادت ثابت ہوتی ہے ۔ جو فرشتوں کے قائل نہیں، وہ بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ مرنے کے وقت بڑی کشمکش ہوتی ہے اور جان مشکل سے نکلتی ہے ۔ اتنا تو ظاہر ہے کہ کوئی جان نکال رہا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ ہے کون؟ نٰزِعٰتِ ۔ تو جمع کا صیغہ ہے اور مشہور تو یہ ہے عزرائیلؑ سب کی روح نکالتے ہیں ۔

ان کو یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ بعض احادیث میں آیا ہے ، جو لوگ بحری جنگ میں مرتے ہیں ان کی روح خود خدائے تعالیٰ نکالتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کے سوا دوسرے بھی روح نکالتے ہیں ۔

غَرْقًا سے کیا نکلتا ہے ؟ یہ کہ دشمنانِ خدا و رسول مرنا نہیں چاہتے اور فرشتوں کو ان کے جسم میں گھس کر کشمکش کے ساتھ روح نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس سورہ سے پہلے قیامت کے حال سے متعلق گفتگو تھی ۔ اس سورہ میں سکرات اور نزع روح کی بحث ہے اور گویا ایک طور سے قیامت کی تفصیل ہے ۔ قیامت کے آنے پر سکرات اور نزع روح دلالت کرتی اور شہادت دیتی ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو (کافروں کے جسم میں) گھس گھس کر بڑی کشمکش سے جان نکالتے ہیں ۔

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾

وَالنّٰشِطٰتِ ؛ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو خوشی سے نکالتے ہیں ۔ نشاط ۔ سہولت ، خوشی ۔ اُنشوطہ ۔ سرک ، گرہ یا دیڑھ ، گرہ جو بآسانی کھل جاتی ہے ۔ نَشْطًا ؛ سہولت سے ۔ اچھے لوگ خوشی خوشی نشاط کے ساتھ اپنی جان دے دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (نیکوں کی روح کو) بڑی سہولت سے نکال لیتے ہیں ۔

موت ان لوگوں کے حق میں کیا ہے ایک پُل ہے جس کے ذریعہ سے اپنے محبوب سے مل جاتے ہیں ۔

اَلْمَوْتُ جسرٌ یوصلُ الحَبِیْبَ اِلَی الحَبِیْب ۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿٣﴾

وَالسّٰبِحٰتِ ؛ اور قسم ہے تیرنے والوں کی ۔ سَبْحٌ ۔ تیرنا ، پاک ہونا ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے ۔ بعض فرشتے نزع روح کا کام کرتے ہیں ۔ جان نکالنے کی خدمت ان کے ذمّہ ہے ۔ اور آسمان زمین کے درمیان اُڑتے پھرتے ہیں اور ہوا میں تیرتے ہیں ۔ سبحا ۔ خوب تیرنا ۔ مفعولِ مطلق ہے ۔ یہ فرشتے آسمان زمین کے درمیان کیوں اُڑتے پھرتے ہیں ؟ قرآن پڑھا جاتا ہے یا درود پڑھا جاتا ہے یا اور کوئی نیک کام کیا جاتا ہے تو اس کی رپورٹ اور اطلاع خدائے تعالیٰ کو کرتے ہیں ۔ خدا سے کون سی چیز چھپی ہے ؟ کوئی نہیں ۔ مگر یہ تنظیم ہے مختلف لوگوں کے ذمّہ مختلف کام مقرر کئے جاتے ہیں ۔ ہر چند کہ ہر ایک کام قدرتِ الٰہی سے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (آسمان زمین کے درمیان) خوب تیرتے اور اُڑتے پھرتے ہیں ۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾

فَالسّٰبِقٰتِ ؛ پھر سبقت کرنے والے ، دوڑنے والے ، لپکنے والے ۔ خدائے تعالیٰ جو حکم دیتا ہے ۔ اس کے سننے

وقف لازم

کے لئے فرشتے دوڑتے ہیں ۔ سَبْقًا ؛ دوڑنا ، لپکنا ۔

ترجمہ :- پھر قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (احکامِ الٰہی سننے کے لئے) دوڑتے ہیں ۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵

فَالْمُدَبِّرٰتِ ؛ پھر تدبیر کرنے والے ۔ دُبر ۔ پیچھا ، پیچھے ۔ دَابِر ۔ دم ، آخر ۔ مُدَبِّر ۔ تدبیر کرنے والا ، انجام بیں ۔ اَمْرًا ؛ کسی چیز کو ، کسی حکم کو ۔

ترجمہ :- پھر جیسا حکم ہوتا ہے اس کے مطابق انتظام اور تدبیر کرتے ہیں ۔

یہ تو ظاہر ہے کہ آدمی کو ایک دن مرنا ہے اور فرشتوں کے ہاتھوں میں پڑنا ہے ۔ مگر یہ کس دن ہوگا ؟

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

یَوْمَ ؛ جس دن ۔ تَرْجُفُ ؛ کانپ اُٹھے گی ، زلزلہ ہو جائے گا ، بھونچال پیدا ہوگا ۔ اَلرَّاجِفَةُ ؛ کانپنے والی (زمین) ۔

ترجمہ :- جس دن زمین کانپ اُٹھے گی ۔ (زلزلہ ہو جائے گا)

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷

تَتْبَعُهَا ؛ اس زلزلہ کے بعد ہوگا ۔ اِتِّبَاع ۔ پیروی کرنا ۔ تَابِع ۔ بعد آنے والا ۔ مُتَبِّع ۔ پیروی کرنے والا ۔ مَتْبُوع ۔ جس کی پیروی کی جاتی ہے ۔ تَتَبُّع : تلاش کرنا ۔ اَلرَّادِفَةُ ؛ بعد آنے والا (زلزلہ) یعنی زلزلے ہوں گے ۔ ایک زلزلہ سے سنبھلنے نہ پائیں گے کہ دوسرا زلزلہ ہوگا ۔

ترجمہ :- اس زلزلہ کے بعد ایک دوسرا زلزلہ آئے گا ۔

خیال کرو اس وقت کیا پریشانی ہوگی ؟

قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸

قُلُوْبٌ ؛ جمع قَلْبٌ ؛ دل ۔ کیونکہ وہ ٹیڑھا لٹکا ہوا ہے اور ایک حال پر برقرار نہیں رہتا ۔ قَالَبْ ۔ سانچہ ۔ قَالِبْ ۔ بدن کا ڈھانچہ ۔ انقلاب ۔ حالت کا پلٹنا ۔ بدل جانا ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ جس دن زلزلے ہوں گے ۔ یَوْمَئِذٍ کی اصل یَوْمَ اِذْکَانَ کَذَا ۔ یعنی جس دن ایسا ہوگا ۔ اِذْ کے بعد کی تنوین ایک جملہ کے عوض ہے ۔ کون سا جملہ ؟ "کَانَ کَذَا" وَاجِفَةٌ ؛ دھڑکتے ہوں گے ، دہل جاتے ہوں گے ۔ وحشت کی وجہ سے سب کے دل پریشان ہوں گے ۔

ترجمہ :- اس دن بہت سے دل دھڑک رہے ہوں گے (گھبرا رہے ہوں گے) ۔

(وقف لازم)

اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

اَبۡصَارٌ ؛ جمع بَصَر ۔ بصارت ، نظر ۔ اَبۡصَارُهَا ؛ لوگوں کی نظریں ۔ خَاشِعَةٌ ؛ جھکی ہوئی ۔ خُشوع ۔ عاجزی ، آواز کا پست ہونا ، نگاہوں کا جھکی ہوئی ہونا ۔ اس دن منکرین شرمندگی و خجالت سے آنکھیں نیچی کئے ہوئے رہیں گے ۔

ترجمہ :- (اس دن) بعض لوگوں کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی ۔

يَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِى الۡحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾

يَقُوۡلُوۡنَ ؛ (بدکار لوگ) کہتے ہیں ۔ ءَاِنَّا ؛ کیا ہم ۔ لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ ؛ واپس کئے جائیں گے ؟ رَدٌّ ، يَرُدُّ ، رَدًّا ۔ واپس کرنا ۔ مَـرۡدُوۡد ۔ واپس کیا ہوا ، دھکے دے کر نکالا ہوا ۔ رَآدٌّ ۔ دفع کرنے والا ۔ رَدٌّ ۔ دوسرے کی بات کو دفع کرنا ، توڑنا ۔ فِى الۡحَافِرَةِ ؛ پہلی حالت میں ۔ جس طرح پہلے دنیا میں تھے کیا پھر ایک ایسی دنیا میں ہوں گے ؟

ترجمہ :- وہ کہتے ہیں " کیا ہم پھر اگلی حالت میں واپس کر دیئے جائیں گے " ؟
وہ تعجب اور تمسخر سے کہتے ہیں ۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

ءَاِذَا ؛ کیا اس وقت بھی جب کہ ۔ كُنَّا ؛ ہم ہوں گے ۔ اِذَا کی وجہ سے ماضی مضارع کا کام دے رہا ہے ۔ کیونکہ وہ ماضی کی طرح یقینی ہے ۔ عِظَامًا ؛ جمع عَظۡمٌ ؛ ہڈی ۔ نَخِرَةً ؛ بوسیدہ ، گلی ہوئی ، کھوکھلی ۔ قیامت کے منکر کہتے ہیں کیا ہم مر کر جب کہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی پھر زندہ اُٹھائے جائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا (اس وقت بھی) جب کہ ہم کھوکھلی ہڈیاں رہ جائیں گے ؟

(وقف لازم)

قَالُوۡا تِلۡكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾

قَـالُوۡا ؛ منکرینِ قیامت کہیں گے ۔ تِـلۡـكَ ؛ وہ یعنی بوسیدہ ہڈیوں کا پھر زندہ ہونا ۔ اِذًا ؛ تب تو ۔ اِذًا ۔ کے ساتھ تنوین عوض ہے ۔ یعنی جب ایسا ہو جائے ۔ كَرَّةٌ ؛ واپسی ۔ كَـرَّ يَـكُرُّ ۔ كُرُوۡرًا ۔ واپس ہونا ۔ حملہ کے بعد حملہ کرنا ۔ كَرَّار ۔ دشمنوں پر حملہ کے بعد حملہ کرنے والا ۔ خَاسِرَةٌ ؛ نقصان اور خسارے والا ۔ خُسۡرَان ۔ نقصان ۔ خَسِـرَ ۔ يَخۡسَرُ ۔ خُسۡرَانًا ؛ نقصان اُٹھانا ، خسارہ ہونا ۔

منکرینِ قیامت کہیں گے کہ یہ تو بڑی نقصان دہ اور خسارے کی واپسی ہوگی ۔ کیونکہ خدا کو جواب دینا پڑے گا بُرے کام کئے تھے سزا بھگتنی پڑے گی ۔

ترجمہ:- وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی بڑے ہی خسارے اور نقصان کی ہوگی ۔
ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ خدا پر کوئی چیز مشکل نہیں ۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

فَاِنَّمَا هِيَ ؛ پس وہ تو ۔ زَجْرَةٌ ؛ دھمکی ، ڈانٹ ، زور کی آواز ۔ زَجَرَ ، يَزْجُرُ ۔ زَجْرًا ؛ دھمکانا ، ڈرانا ، ڈانٹنا ۔ زواجز ؛ ایسی باتیں جو بُری چیزوں سے روکیں ۔ وَاحِدَةٌ ؛ ایک ۔ قیامت کون سی مشکل ہے؟ صرف خدائے تعالیٰ کا ڈانٹ کر اتنا کہہ دینا ہے کہ اے ارواح ! تم جسدوں میں داخل ہوجاؤ اور قبروں سے باہر نکلو ۔ پس وہ ہوجائے گا ۔
ترجمہ:- پس وہ تو (خدائے تعالیٰ کی) ایک دھمکی (اور ڈانٹ کر فرمانا) ہے (کہ تم سب قبروں سے نکلو) ۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

فَاِذَا ؛ پھر ناگہانی طور سے ، دفعتہً ، فوراً ۔ اس کو اِذاءِ مفاجۃ کہتے ہیں ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ بِالسَّاهِرَةِ ؛ کھلے میدان میں ۔ سَهِرَ ، يَسْهَرُ ، سَهَرًا ۔ نیند نہ آنا ، بے خواب رہنا ۔ سَاهِرَة ؛ کھلا میدان ، روئے زمین ، سرزمین شام ۔
ترجمہ:- پھر وہ فوراً کھلے میدان میں آجائیں گے ۔

صاحبو ! قیامت کا لانا خدائے تعالیٰ پر کون سا مشکل کام ہے ۔ جس طرح پہلے تنِ بے جان میں روح ڈالی تھی ، اب بھی اجساد میں ارواح کو دوبارہ داخل کردے گا ۔ پہلے پیدا کرنے میں کیا سہولت تھی جو اب دوبارہ پیدا کرنے میں دشواری ہوگی ۔ جو لوگ خدائے تعالیٰ کو نہیں مانتے ، اس کی قدرت کے قائل نہیں ، ذرا اس واقعہ اور مثال پر غور کریں ۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾

هَلْ ؛ کیا ۔ اَتٰىكَ ؛ تمہارے پاس آیا ۔ اَتٰى ، يَاْتِيْ ، اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٰى ۔ يُؤْتِيْ ۔ اِيْتَاءً ؛ دینا ۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی خبر ۔
ترجمہ:- کیا تم کو موسٰی کے واقعہ کی خبر پہنچی ہے ؟

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾

اِذْ ؛ جب کہ ۔ نَادٰىهُ ؛ اس کو پکارا ، بُلایا ، ندا دی ۔ نَادٰى ، يُنَادِيْ ، نِدَاءً ۔ پکارنا ۔ رَبُّهٗ ؛ اس کا رب ، اس کے پروردگار نے ۔ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ ؛ مقدس وادی میں ، پاک میدان میں ۔ وَادِي ۔ وہ جگہ جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو ، گھاٹی ۔ قَدَّسَ ، يُقَدِّسُ ۔ تَقْدِيْسًا ۔ پاک کرنا ، پاکی ظاہر کرنا ۔ طُوًى ؛ وہ مقام جہاں موسٰی علیہ السلام کو پیغمبری ملی ۔ وقف کریں تو طُوٰی ہوجائے گا ۔ طُوًى اَلْوَادِ الْمُقَدَّس کا بدل ہے ۔

ترجمہ:- جب کہ اُن کے رب نے وادی مقدس طویٰ میں ان کو نِدا دی۔
پکار کر کیا فرمایا؟

اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۱۷﴾

اِذۡهَبۡ ؛ جا۔ ذَهَبَ ، یَذۡهَبُ ، ذَهَابًا ۔ جانا۔ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ ؛ فرعون کی طرف ، فرعون کے پاس۔ کس غرض سے؟ اِنَّهٗ طَغٰی ؛ یقیناً وہ سرکش ہو گیا ہے ، بہت سر اُٹھایا ہے ، حد سے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ طَغٰی ، یَطۡغٰی ، طُغۡیَانًا ۔ حد سے بڑھ جانا۔ (موسیٰ ندی کی طغیانی سے تو آپ بھی واقف ہیں)۔ ☆

ترجمہ:- فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ حد سے تجاوز کر گیا ہے۔

فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَكّٰی ﴿۱۸﴾

فَقُلۡ ؛ پھر کہہ۔ هَلۡ لَّكَ ؛ کیا تجھے کچھ رغبت ہے؟ کیا تیرے حصہ میں ہے؟ کیا تیرا ارادہ ہے؟ اِلٰۤی اَنۡ تَزَكّٰی ؛ کہ تو پاک صاف ہو جائے۔ تَزَكّٰی ، یَتَزَكّٰی ، تَزَكِّیًا ؛ پاک صاف ہونا ، کفر و شرک کی ، دعویٰ خدائی کی گندگی اور ناپاکی سے پاک صاف ہو جانا۔ جب تک آدمی اپنے مال میں سے مال کی معیّن مقدار نہ دے ، وہ مال ناپاک رہتا ہے۔ اس میں کچھ خیر و برکت نہیں رہتی۔ اسی لئے اس خاص خیرات کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے معنی ترقی کرنے کے بھی ہیں۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے ، اس میں برکت ہوتی ہے ، وہ اور بڑھتا ہے۔

ترجمہ:- پھر (فرعون سے) کہو "کیا تیرا اِرادہ ہے کہ تو پاک صاف اور ستھرا ہو جائے"۔

وَاَهۡدِیَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخۡشٰی ﴿۱۹﴾

وَاَهۡدِیَكَ ؛ اور میں تیری ہدایت کروں ، تیری رہنمائی کروں۔ اِلٰی رَبِّكَ ؛ تیرے رب کی طرف ، تجھے خدا کا راستہ بتادوں۔ فَتَخۡشٰی ؛ پھر تو ڈرے۔ خَشِیَ ، یَخۡشٰی ، خَشۡیَةً ؛ بزرگی اور جلال سے ڈرنا۔ خدا کے غصہ سے گھبرانا۔ جو خدا کو جانے گا وہ اس سے ڈرے گا بھی۔ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا۔

ترجمہ:- اور میں تجھے خدا کا راستہ دکھادوں ، پھر تو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الۡاٰیَةَ الۡكُبۡرٰی ﴿۲۰﴾

فَاَرٰىهُ ؛ پھر موسیٰ نے فرعون کو دکھلایا۔ رَاٰی ، یَرٰی ، رُؤۡیَةً ؛ دیکھنا۔ رؤیا ؛ خواب دیکھنا۔ رَاۡیًا ؛ سمجھنا۔ اَرٰی ، یُرِی ، اِرَاءَةً ؛ دکھانا۔ اَلۡاٰیَةَ الۡكُبۡرٰی ؛ بڑی نشانی۔ اٰیة ؛ نشانی۔ قرآن کا ایک فقرہ۔ کُبۡرٰی اَکۡبَرُ کا مؤنث ہے ، بڑی ،

☆ حیدرآباد دکن (انڈیا) میں موسیٰ ندی میں ۱۹۰۸ء میں طغیانی آئی تھی جس میں ہزاروں نفوس بہہ کر گئے۔ (اکیڈیمی)

زیادہ بڑی ۔ ہر ایک معجزہ خدا کی ایک آیت ہے، اس کی قدرت کی ایک نشانی ہے ۔ موسٰی کا عصا ایک معجزہ ہے (ان کے ہاتھ کا روشن ہونا ۔ یہ بھی ایک معجزہ اور قدرت کی نشانی ہے ۔ مگر سب سے بڑی نشانی خود فرعون کی نیستی ذاتی ہے ۔ بیوقوف فرعون نے آبنوس کے تخت پر بیٹھ کر خدائی کا دعوٰی کیا ۔ تُو کیا! اور تیری حکومت کیا، ایک ناپاک قطرے سے پیدا ہوا ۔ مگر وہ بیوقوف اس بات کو نہ سمجھا اور اپنی خدائی کا دعوٰی نہ چھوڑا ۔

ترجمہ :- پھر (موسٰی علیہ السلام نے) اس کو (فرعون کو اللہ تعالٰی کی) ایک بڑی نشانی بتائی ۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾

فَكَذَّبَ ؛ پھر فرعون نے موسٰی علیہ السلام کی تکذیب کی، ان کو جھٹلایا، ان کو نہ مانا ۔ وَعَصٰى ؛ اور ان کی نافرمانی کی ۔ عَصٰى ، يَعْصِىْ ، عِصيَانًا ؛ نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا ۔

ترجمہ :- پھر اس نے (موسٰیؑ کو) جھٹلایا (ان کی تکذیب کی) اور نافرمانی کی ۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اَدْبَرَ ۔ پیٹھ پھیری ۔ اَدْبَرَ ، يُدْبِرُ ، اِدْبَارًا ؛ روگردانی کرنا ۔ اِدْبَارٌ ؛ بدنصیبی، بُرا انجام ۔ دُبُرٌ ؛ پشت ۔ يَسْعٰى ۔ بحالیکہ وہ (خلاف میں) سعی کرتا ہے، کوشش کرتا ہے، تدبیر لڑاتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر (فرعون نے موسٰیؑ سے اور حق سے) روگردانی کی ۔ اور لگا (موسٰی کے خلاف) کوشش کرنے ۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾

فَحَشَرَ ؛ پھر اپنے یاروں مددگاروں کو جمع کیا ۔ حَشَرَ ، يَحْشُرُ ، حَشْرًا ؛ جمع کرنا ۔ حشر ؛ مرنے کے بعد پیدا کرکے سب کو ایک جگہ جمع کرنا ۔ فَنَادٰى ؛ پھر منادی کردی، اعلان کردیا ۔

ترجمہ :- پھر (اس نے اپنے یاروں مددگاروں کو) جمع کیا اور ندا دی ۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾

فَقَالَ ؛ پھر فرعون نے کہا ۔ اَنَا ۔ میں ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا رب ہوں پرورش کرنے والا ہوں، پروردگار ہوں، بادشاہ ہوں ۔ اَلْاَعْلٰى ؛ بزرگ تر، بلند تر ۔ عَلَا ، يَعْلُو ، عُلُوًّا ؛ بلند ہونا ۔ نادان فرعون کی نظر کھلانے پلانے پر پڑی اور اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگا ۔ اپنی ہستی پر اس کی نظر نہ پڑی، کہ پہلے کب تھا؟ آئندہ چل کر کب رہے گا؟ نیست سے ہست کرنا خدا ہی کا کام ہے ۔ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کا کام ہے ۔ خدا کے سوائے کوئی ایک چیونٹی کو بھی پیدا نہیں کرسکتا ۔ نیست سے ہست نہیں کرسکتا ۔

ترجمہ:- پھر (فرعون نے) کہا ''میں تمہارا اعلیٰ رب ہوں'' (بڑا پروردگار ہوں۔)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰى ﴿۲۵﴾

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ ؛ پھر اس کو خدا نے پکڑلیا، گرفتار کرلیا۔ نَکَالَ ؛ عذاب۔ نَکَلَ، یَنْکُلُ۔ نَکَالًا ۔ روکنا۔ نَکَالٌ ؛ بیڑی۔ اَلْاٰخِرَةِ ؛ پچھلی، دارِ آخرت، قیامت۔ وَالْاُوْلٰی ؛ اور دارِ اولیٰ، دنیا۔

ترجمہ:- پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ کر عذابِ آخرت و دنیا میں مبتلا کیا۔

صاحبو! موسٰیؑ اور فرعون کا کچھ حال تمہیں معلوم ہے؟ فرعون ملکِ مصر کا ایک بادشاہ تھا۔ بنی اسرائیل پر بڑا ظلم کیا کرتا تھا۔ مردوں کو مار ڈالتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ موسٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی منجموں نے پیشینگوئی کی تھی لہذا فرعون جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مار ڈالتا۔ موسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ بی بی حنّا کو الہام ہوا۔ ان کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہادیا۔ وہ صندوق بہتا بہتا فرعون کے گھر کے پاس پہنچا۔ آسیہ فرعون کی بیوی نے بچہ کو صندوق سے نکال لیا۔ بچہ چونکہ بہت خوبصورت تھا، اور آسیہ لاولد تھیں، فرعون کو سمجھا بجھا کر پال لیا۔ موسٰی علیہ السلام بڑے ہوکر بڑے شہ زور نکلے۔ ایک اسرائیلی اور قبطی یعنی مصر کے اصلی باشندہ میں لڑائی ہورہی تھی۔ چونکہ فرعون قبطیوں میں کا تھا۔ اس لئے قبطی اپنی حکومت کی وجہ سے اسرائیلیوں پر ظلم وستم کررہے تھے اور اس وقت بھی ایک قبطی اسرائیلی پر ظلم کررہا تھا۔ لہذا انھوں نے اسرائیلی کی مدد کی۔ اور قبطی کو ایک گھونسہ رسید کیا۔ شہزور پیغمبر کا گھونسہ کھاتے ہی پھڑ پھڑا کر ختم ہوگیا۔ فرعون کے لوگوں نے موسٰی علیہ السلام کو گرفتار کرنے کا اِرادہ کیا۔ موسٰی علیہ السلام بھاگ کر مدین پہنچے۔ وہاں شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیاں پانی لینا چاہتی تھیں ان کو مدد دینے والا کوئی نہ تھا۔ موسٰی علیہ السلام نے پانی کھینچ کر گھڑے بھر دیئے۔ شعیب علیہ السلام کے سامنے ان کی لڑکیوں نے موسٰیؑ کی قوت اور انسانی ہمدردی کا ذکر کیا۔ شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک لڑکی کو بھیج کر موسٰی علیہ السلام کو بلوالیا۔ ٹھہری یہ کہ موسٰیؑ علیہ السلام آٹھ دس سال بکریوں کو چرائیں تو ایک صاحبزادی سے ان کی شادی کردی جائے گی۔ غریب بکریوں پر حکومت کرنا اور رحم سے کام لینا پیغمبروں کا خاصہ ہے۔ رسولِ خدا ﷺ نے بھی بکریاں چرائیں۔ خدمت کی مدت ختم ہونے کے بعد موسٰی علیہ السلام بیوی کو لے کر نکلے۔ ان کی بیوی حاملہ تھیں۔ دردِ زہ ہورہے تھے۔ رات کا ٹھنڈا وقت تھا۔ آگ تاپنے کی ضرورت تھی۔ آگ کی تلاش میں نکلے۔ چونکہ وہ ہمہ تن متوجہ تھے اور خیال ایک ہی نقطہ پر یعنی آگ پر قائم تھا۔ اس لئے دفعتہً ایک آگ نظر آئی۔ اس کے لینے کے لئے چلے۔ وہ آگ نہ تھی۔ تجلیِ الٰہی اس رنگ میں ظاہر ہوئی جس پر موسٰی علیہ السلام کی نظر قائم تھی۔ آگ میں سے آواز آئی ''میں تیرا خدا ہوں یہ مقدس وادی ہے۔ اپنے نعلین اُتار دے''۔ اور ان کو پیغمبری مل گئی۔

خدا کی دین کا موسٰیؑ سے پوچھیئے احوال ÷ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

صاحبو! ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجائے تو عالمِ بالا سے ربط پیدا ہوجاتا ہے۔ خیال کی پریشانی ہی عالمِ مثال کے کھلنے

سے روکتی ہے ۔ آگ کا ایک حیلہ تھا ۔ مقصود وحدتِ خیال تھا موسٰی علیہ السلام مصر پہنچے اور ان کے بڑے بھائی ہارون علیہ السلام ان کے مددگار اور پیغمبر بنا دیئے گئے ۔

موسٰی علیہ السلام نے فرعون سے کہا ۔ '' خدا کے سوا سب اس کے بندے ہیں ۔ خدا کو نہ بھول ۔ اپنی سلطنت پر نہ پھول'' ۔ خدائے تعالیٰ نے موسٰی علیہ السلام کی پیغمبری کی تائید کے لئے دو معجزے عطا کئے ۔ ایک تو آپ اپنے ہاتھ سے عصا زمین پر ڈال دیتے اور وہ سانپ بن جاتا ۔ پتھر پر مارتے تو اس میں سے پانی کے چشمے بہہ نکلتے ۔ دوسرے یہ کہ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھ کر نکالتے تو نہایت روشن ہوجاتا ۔ فرعون سحر و ساحری سے واقف نہ تھا ۔ اس لئے موسٰی علیہ السلام کے معجزے کو بھی سحر و ساحری کی ایک قسم سمجھا ۔ فرعون نے ساحروں اور اپنے یاروں و مددگاروں کو جمع کیا ۔ ساحروں نے اپنی اپنی رسیاں اور دوسری سحر کی چیزوں کو ڈالا ۔ موسٰی علیہ السلام نے حکمِ خدا سے اپنے عصا کو ڈالا ۔ موسٰیؑ کا عصا ساحروں کی تمام رسیوں وغیرہ کو نگل گیا ۔ ساحر چونکہ صاحبِ فن تھے ، اس واسطے انھوں نے موسٰیؑ کے معجزے کو انسانی قوت سے باہر سمجھا اور فوراً مسلمان ہوگئے ۔ فرعون فنِ سحر سے واقف نہ تھا ، اس لئے وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا اور موسٰی علیہ السلام کا قائل نہ ہوا ۔ موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر ایک جگہ جمع ہوگئے ۔ فرعون اور اس کے لشکر نے ان کو مار ڈالنے کے خیال سے ان کا تعاقب کیا ۔ راستہ میں دریائے نیل یا بحیرہ قلزم سامنے تھا ۔ موسٰی علیہ السلام نے اپنے عصا سے پانی کو مارا اور اُدھر کا پانی اُدھر اور اِدھر کا پانی اِدھر کھڑا ہوگیا ۔ موسٰی علیہ السلام اپنی اُمّت کے ساتھ اس میں سے پار نکل گئے ۔ فرعون اور اس کے پیرووٴں نے تعاقب کیا ۔ دونوں جانب کا پانی مل گیا اور فرعون اور اس کے پیرو غرق ہوگئے ۔

قرآن شریف کوئی تاریخ کی کتاب تو ہے نہیں بلکہ اس واقعہ کے بیان کرنے سے مسلمانوں کو عبرت دلانا مقصود تھا فرماتا ہے :

ع ۲ ۲۶ ۳ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ (۲۶)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس قصہ میں ۔ لَعِبْرَۃً ؛ البتہ عبرت ہے ۔ '' عبرت'' یا '' اعتبار'' کیا ہے ؟ ایک واقعہ کو دیکھ کر اس سے گزر کر اپنے متعلق نصیحت حاصل کرنا ۔ عَبَر ، یَعبُر ، عِبرۃً ۔ وَعُبورًا ۔ گزرنا ۔ عَبْرَہ ۔ آنسو جو آنکھوں سے ٹپک پڑے ۔ لِمَنْ یَّخْشٰی ؛ اس شخص کے لئے جو خدا سے ڈرتا ہے ، اس کے جلال سے گھبراتا ہے اس کے دل میں خوفِ خدا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اس واقعہ میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے عبرت (اور نصیحت) ہے ۔

وہ عبرت کیا ہے ؟

(۱) ظالم کی ناؤ کبھی پار نہیں لگتی (۲) خدائے تعالیٰ کے پاس دیر ہے مگر اندھیر نہیں ۔ اس کے علم کا تقاضا ہے کہ سزا میں تاخیر کرے اور توبہ کا موقع دے (۳) حکومت ، مال ، دھن دولت ، خدائے تعالیٰ سے غفلت پیدا کرتی ہے ۔ (۴) لوگ

خدائے تعالیٰ کے ڈھیل دینے سے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ۔ اور جو جی میں آتا ہے کر گزرتے ہیں ۔ ایک فرعون ہی پر موقوف نہیں ۔ نادان خود کو مختار سمجھتے ہیں ، صاحبِ قدرت سمجھتے ہیں ۔ بڑے حاکم اپنے کو ڈکٹیٹر جانتے ہیں ۔ خدا کے بندوں پر ناجائز حکومت کرتے ہیں ۔ اور ظلم و ستم کو اپنی حکومت کے لوازم مانتے ہیں ۔ آخر کیا ہوتا ہے ؟ وہی انجام ہوتا ہے جو فرعون کا ہوا ۔ (۵) اس میں مسلمانوں کے لئے تسلی ہے کہ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ تم صبر کرو ۔ آخر خدا تم کو غالب کرے گا ۔ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡٓا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ یعنی عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کیسا انجام ہونے والا ہے ؟ (۶) موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر و ساحری کا زور تھا ۔ تو اُن کو اُسی قسم کا معجزہ عطا فرمایا ۔ رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ میں فصحائے عرب کا زور تھا تو ان کو قرآن عطا فرمایا جو سراپا معجزہ ہے ۔ صرف فصاحت ہی میں معجزہ نہیں وہ تو قرآن کے وجوہِ اعجاز میں سے صرف ایک ہے ۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جس فن کا آدمی ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرے گا ، قرآن اس کے حق میں نکھرے گا اور اُسی کے فن میں اپنا اعجاز دکھائے گا ۔

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۟ۙ ﴿۲۷﴾

ءَاَنۡتُمۡ ؛ کیا تم ۔ اَشَدُّ خَلۡقًا ؛ پیدا کرنے میں دشوار ہو ، تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے ؟ اَمِ السَّمَآءُ ؛ یا آسمان ۔ بَنٰهَا ؛ اس کو بنایا ۔

ترجمہ :- کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا ؟ (خدا نے تو) اس آسمان کو بنایا ۔

رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا ۙ ﴿۲۸﴾

رَفَعَ ؛ بلند کیا ۔ رَفَعَ ، يَرۡفَعُ ۔ رِفۡعَةً وَرَفۡعًا ۔ اُٹھانا ، بلند کرنا ۔ سَمۡكَهَا ؛ اس آسمان کی بلندی کو ۔ کسی چیز کو نیچے سے اوپر کی طرف دیکھیں تو سمک اور ارتفاع کہتے ہیں ۔ اور اوپر سے نیچے کی طرف دیکھیں تو اس کو عمق اور گہرائی کہتے ہیں ۔ فَسَوّٰٮهَا ؛ پھر اس آسمان کو دُرست کیا ، برابر کیا ، مناسب طور سے پیدا کیا ۔

ترجمہ :- (خدا تو وہ ہے جس نے) آسمان کے ارتفاع کو بہت بلند کیا ۔ پھر اس کو کتنا اچھا اور مناسب (مقام) بنایا ۔

وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ۟ ﴿۲۹﴾

وَاَغۡطَشَ ؛ (بابِ افعال سے) اور خوب تاریک کیا ۔ غَطَش ۔ تاریکی ۔ لَيۡلَهَا ؛ اس کی رات کو "ھا" کی ضمیر سَمَاء کی طرف پھرتی ہے ۔ وَاَخۡرَجَ ؛ اور نکالا ، پیدا کیا ۔ ضُحٰهَا ؛ اس کے دن چڑھنے کا وقت ، دوپہر کا وقت ۔ ضَحۡوٌ ۔ روشنی ۔ اُضۡحِيَةٌ ۔ قربانی کا گوشت جو خوب دھوپ میں سکھایا جاتا ہے "ھا" کی تمام ضمیریں سما ہی کی طرف پھر رہی ہیں ۔

ترجمہ :- اور اس کی رات کو خوب تاریک کیا اور اس کے دن چڑھے (یعنی دوپہر) کو پیدا کیا ۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾

وَالْاَرْضَ ؛ اور زمین کو ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے سوا ۔ دَحٰـهَا ؛ اس کو بچھایا ، ہموار کیا ، اس قابل بنایا کہ لوگ اس پر بیٹھیں ، لیٹیں ۔

ترجمہ :- اور زمین کو اس کے سوائے ہموار کیا ۔

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾

اَخْرَجَ مِنْهَا ؛ اس زمین سے نکالا ، پیدا کیا ۔ مَآءَ هَا ؛ اس کے پانی کو ۔ وَمَرْعٰـهَا ؛ اور اس کی چراگاہ کو ۔ رَعٰی ، یَرْعٰی ، رَعْیًا ۔ چرنا ۔ رَاعِی ؛ چرواہا ۔ رَعٰی ، یَرعٰی رِعَایَۃً ؛ رعایت کرنا ، لحاظ رکھنا ۔

ترجمہ :- زمین میں سے اس کا پانی بھی نکالا اور (جانوروں کے چرنے کے لئے) سبزی اُگائی ۔

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾

وَالْجِبَالَ ؛ اور پہاڑوں کو بھی پیدا کیا ۔ جِبَالٌ جمع جَبَلٌ ۔ پہاڑ جِبِلَّۃٌ ۔ طبیعت ۔ مَجْبُوْل ۔ پیدا کیا ہوا ۔ پہاڑ جیسا پیدا ہوا ہے ویسا ہی رہتا ہے ۔ اس میں بظاہر کوئی تغیر تبدل نہیں ہوتا اس واسطہ اس کو جبل کہتے ہیں ۔ اَرْسٰـــهَا ؛ اور اس کو مضبوط کیا ۔ "ھـا" کی ضمیر (جبال) پہاڑ کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ اَرْسٰی یُرْسِیْ ، اِرْسَاءً ؛ (باب افعال) مضبوط کرنا ۔ جہاز کو لنگر دینا ۔ مِرْسَاۃ ۔ لنگرگاہ ۔ بادلوں کی ٹکر پہاڑ کو لگتی ہے مگر وہ جگہ سے نہیں ہلتا ۔ اور پانی برستا ہے ۔

ترجمہ :- اور پہاڑوں کو مضبوط بنایا ۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾

مَتَـاعًـا ؛ فائدہ اُٹھانا ۔ مَتَـاعٌ ؛ وہ چیز جس سے لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ، ساز و سامان ۔ تَـمَتُّعٌ ؛ فائدہ اُٹھانا ۔ لَـکُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلِاَنْـعَامِکُمْ ؛ اور تمہارے جانوروں کے لئے ۔ اَنْعَامٌ ۔ جمع نَعَمٌ ؛ وہ جانور جن کو کھاتے ہیں ۔ جیسے گائے ، بیل ، بکری وغیرہ ۔

ترجمہ :- (یہ سب ہم نے کیوں کیا ؟) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾

فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ جَآءَتْ ؛ آجائے گی ۔ اَلطَّآمَّۃُ ؛ طم کے معنی میں غلبہ اور غلو ہے ۔ عرب لوگ کہتے ہیں ۔ جَرَی الْوَادِیْ فَطَمَّ عَلَی الْقُرٰی یعنی وادی اور ندی بہی اور گاؤں پر چھا گئی ۔ طَآمَّۃُ ؛ آفتِ عظیم ، طغیانی ۔ اَلْکُبْرٰی ؛ بہت بڑی ۔ منکروں کا حد سے زیادہ زور تھا تو ان پر عذاب بھی بڑا ہی آیا ۔

ترجمہ :- پھر جب بڑی ہی آفت چھا جائے گی ۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾

يَوْمَ ؛ اس دن ۔ يَتَذَكَّرُ ؛ یاد کرے گا ۔ يَوْمَ مضاف اور يَتَذَكَّرُ کا پورا جملہ مضاف الیہ ۔ اَلْاِنْسَانُ ؛ آدمی ، ہر شخص ۔ الف لام یا جنس کا ہے یا استغراق کا ۔ مَا سَعٰی ؛ اس چیز کو کہ اس نے کیا ۔ انسان دنیا کی فکروں سے آزاد ہوتا ہے تو اس کو اپنے اعمال اور کرتوت یاد آتے ہیں ۔ آدمی جب مرنے کو ہوتا ہے تو جو جو بُرے کام اس نے کئے ہیں وہ سب یاد آجاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس دن انسان اپنے تمام کرتوتوں کو یاد کرے گا ۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ ﴿٣٦﴾

وَبُرِّزَتْ ؛ اور نکالی گئی ۔ بَرَزَ ، يَبْرُزُ ، بُرُوْزًا ؛ نکلنا ۔ مُبَارَزَتْ ؛ میدان میں دست بدست لڑنے کے لئے نکلنا ۔ بَراز ؛ جنگل ، میدان ، قضائے حاجت کی جگہ ۔ اسی نسبت سے میلے اور پاخانہ کو بھی بَراز کہہ دیتے ہیں ۔ بَارِز ۔ ظاہر ۔ اَلْجَحِيْمُ ؛ دوزخ ، خوفناک جگہ ۔ لِمَنْ يَّرٰی ؛ اس شخص کے سامنے جو دیکھ سکتا ہے ، جس کے منہ پر آنکھ ہے ۔ کسی ایک سے خاص نہیں یہ ایک عام حالت ہے ۔

ترجمہ :- اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کردی جائے گی ۔

جو کانوں سے سنتے تھے وہ آنکھوں سے دیکھو گے پھر کیا ہوگا ؟

فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾

فَاَمَّا ؛ پھر لیکن ۔ مَنْ ؛ جو ، جس نے ۔ طَغٰی ؛ سرکشی کی ، طغیان میں پڑا ، حد سے بڑھ گیا ، شرارت کی طغیانی میں بہہ گیا ۔

ترجمہ :- پھر جس نے سرکشی کی ۔

وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

وَاٰثَرَ ؛ اور ترجیح دی ۔ اٰثَـرَ ۔ یُؤْثِرُ ۔ اِیْثَارًا ؛ ترجیح دینا ۔ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینے کو ایثار کہتے ہیں ۔

اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کی زندگی کو ۔ دنیا کو نقد اور آخرت کو اُدھار سمجھا ۔

ترجمہ :- اور دنیوی زندگی کو (آخرت کی حیاتِ جاودانی پر) ترجیح دی ۔

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿۳۹﴾

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ؛ پھر یقیناً دوزخ ۔ هِیَ الْمَاْوٰی ؛ وہی ہے ٹھکانہ ، رہنے کی جگہ ، قیام گاہ ۔ اَوٰی یَاْوِی ۔ پناہ لینا ، ٹھہرنا ۔

ترجمہ :- تو یقیناً اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے ۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ﴿۴۰﴾

وَاَمَّا ؛ اور پھر ۔ مَنْ خَافَ ؛ جو ڈرے ، جو خوف کرے ۔ مَقَامَ ؛ کھڑا رہنا ، کھڑے رہنے کی جگہ ، حاضری ۔ قِیَامٌ ؛ کھڑا رہنا ۔ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب ، اپنے پروردگار (کے سامنے) ۔ وَنَهَی ؛ اور منع کیا ، روکا ۔ نہایت بھی اسی سے ہے جہاں چلنا رُکتا ہے ۔ اَلنَّفْسَ ؛خود کو ۔ نفس کئی قسم کا ہے نفس امارہ ، بُری باتوں کا حکم کرنے والا ، خطرات لانے والا ۔ نفس لوّامۃ بُرے بھلے کی تمیز رکھنے والا ۔ بُری بات پر ملامت کرنے والا ۔ کانشنس ، ضمیر ۔ نفسِ مطمئنہ ۔ صاحب اطمینان نفس ۔ عَنِ الْهَوٰی ؛ خواہش سے ، بُرے جذبات سے ، ہوا و ہوس سے ۔

ترجمہ :- اور پھر جو شخص اپنے پروردگار کے دربار میں (جواب دہی کے لئے) کھڑے رہنے سے ڈرے اور اپنے نفس کو خواہشاتِ نفسانی سے روکے ۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿۴۱﴾

فَاِنَّ الْجَنَّةَ ؛ تو یقیناً جنت ۔ هِیَ الْمَاْوٰی ؛ وہی ہے جائے پناہ ، مقام ، ٹھکانہ ۔

ترجمہ :- تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے ۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾

منکرین سے رسولِ خدا ﷺ ، حشر و نشر اور قیامت کے آنے کا ذکر فرماتے تو وہ کہتے کہ آخر یہ قیامت ہوگی کب ؟ انھیں خبر نہیں کہ جو مرگیا اُس کی قیامت ہوچکی جس کو قیامت صغریٰ کہتے ہیں ۔ اب رہی ساری دنیا کی قیامت یعنی قیامتِ کبریٰ

اس کی تعیین مدت نہیں ہوسکتی ۔ یَسْئَلُوْنَکَ ؛ وہ تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ۔ عَنِ السَّاعَةِ ؛ قیامت سے ، وقتِ فنا سے متعلق ۔ سَاعَةٌ : گھڑی ۔ اَیَّانَ ؛ کب ہے ؟ اوقات کا معیّن کرنا ، یہ کام نجومیوں اور رَمّالوں کا ہے ۔ قرآن کا کام احکام بیان کرنا ہے ۔ مرنا برحق ۔ قیامت برحق ، نہ مرنے کا وقت معلوم ہونے سے فائدہ نہ قیامت کا وقت جاننے سے نفع ۔ تم کو اپنی حالت پر غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ تم مرنے والے ہو ! دوسرے کب مرتے ہیں اس سے واقف ہونے سے کیا فائدہ ہے ۔

مُرْسٰهَا ؛ اس کا ٹھیرنا ۔ اَرْسٰی یُرْسِیْ اِرْسَاءً ؛ جہاز کو لنگر دینا ، ٹھیرانا ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ آخر وہ کب آئے گی ؟

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾

فِیْمَ اَنْتَ ؛ تم کو کیا تعلق ؟ مِنْ ذِکْرٰهَا ؛ اس کے بیان سے ، قیامت کے بیان سے تمہیں فائدہ کیا ؟ تم کو مرنا ہے دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔

ترجمہ :- تم کو قیامت کے ذکر سے کیا فائدہ ؟

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾

اِلٰی رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف ۔ مُنْتَهٰهَا ؛ قیامت کی انتہاء ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کی طرف قیامت کی انتہاء ہے ۔

قیامت میں کیا ہوگا ؟ دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا ۔ سزا جزا سُننی ہوگی ۔

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾

اِنَّمَآ اَنْتَ ؛ تم صرف ۔ مُنْذِرُ ؛ ڈرانے والے ہو ، خبر دینے والے ہو ، اِنذار کرنے والے ہو ۔ اِنْذَار ؛ خوفناک بات کی اطلاع دینا ، خبر دینا ۔ کن کو ؟ مَنْ یَّخْشٰهَا ؛ ان کو ، جو قیامت سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم صرف ان لوگوں کو ڈرانے والے ہو جو قیامت سے ڈرتے ہیں ۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾ ع ۲ ربع ۴

کَاَنَّهُمْ ؛ گویا یہ لوگ ۔ یَوْمَ یَرَوْنَهَا ؛ جس دن قیامت کو دیکھ لیں گے ۔ انھیں ساری زندگی ایسی معلوم ہوگی کہ ۔ لَمْ یَلْبَثُوْآ ؛ وہ ٹھیرے نہیں ، رہے نہیں ۔ لَبِثَ یَلْبَثُ لَبْثًا ؛ ٹھہرنا ، قیام کرنا ۔ اِلَّا عَشِیَّةً ؛ مگر اس قدر کہ زوالِ آفتاب سے غروب تک ۔ اَوْضُحٰهَا ؛ یا طلوع سے دوپہر تک ۔ ضُحٰو ؛ روشنی ۔ انھیں ایسا معلوم ہوگا وہ دن چڑھے سے دوپہر تک یا

دوپہر سے مغرب تک دنیا میں رہے ہیں۔ دنیا کی زندگی خواب و خیال ہوجائے گی۔ ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں کچھ ٹھہرے ہی نہیں۔ ہمیشہ حال ماضی بن جاتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

ترجمہ:- گویا یہ لوگ جس دن قیامت دیکھیں گے (تو انھیں ایسا معلوم ہوگا) کہ یہ دنیا میں صرف اس قدر رہے تھے جتنا زوال سے مغرب تک یا صبح سے زوال تک۔

سورۃ عبس مکیۃ وھی اثنان و اربعون ایۃ فیھا رکوع واحد کذا الخ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے اور اسی طرح آخر تک۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت ﷺ کے ایک صحابی عبداللہؓ ابن ام مکتوم تھے۔ وہ صبح کی نماز کی ہمیشہ اذاں دیا کرتے۔ ایک دفعہ دربارِ نبوت میں قریش کے سردار جمع تھے اور رسولِ خداﷺ ان کو دین کی تبلیغ فرما رہے تھے۔ عبداللہ ابنِ مکتوم جو نابینا تھے، حاضرِ خدمت ہوئے۔ ان کو معلوم نہ ہوا کہ اس وقت سردارانِ قریش جمع ہیں اور حضرت ان کی تبلیغ فرما رہے ہیں وہ بار بار حضرت سے پوچھتے۔ چہرۂ مبارک سے ناخوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے، مگر چونکہ وہ نابینا تھے اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

دنیا کا یہ دستور ہے کہ دولت مند کے ساتھ اس کے متعلقین، سردار کے ساتھ اس کے خادم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیۡنِ مُلُوۡکِھِم۔ ایک سردار اگر اچھا ہوجائے تو اس کے بہت سے متبعین دُرست ہوجاتے ہیں۔ دو آدمی باہم گفتگو کر رہے ہوں تو تیسرے کو بیچ میں کہنے کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ یہ خلاف تہذیب ہے۔ مگر وہ تو تھے نابینا۔ ان سب چیزوں کو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے مگر تھے مخلص۔ ان کے اُٹھ کر چلے جانے پر اللہ تعالیٰ رسولِ خداﷺ کو ان کی اخلاص مندی پر متوجہ فرماتا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ۙ﴿۱﴾

عَبَسَ؛ تُرش رو ہوئے۔ وَتَوَلّٰی؛ اور روگردانی کی۔

ترجمہ:- انھوں نے (یعنی حضرت رسولِ خداﷺ نے) اظہارِ ناخوشی کیا اور روگردانی کی (پیٹھ پھیرلی)۔

اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ؕ﴿۲﴾

اَنۡ جَآءَہٗ؛ کہ ان کے پاس آئے۔ اَلۡاَعۡمٰی؛ نابینا۔ یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم۔

ترجمہ:- (اس وجہ سے) کہ ایک نابینا (عبداللہ ابن ام مکتوم) ان کے پاس آئے۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝۳

وَمَا يُدْرِيكَ ؛ اور تم کو کس چیز نے معلوم کرایا۔ تمہیں کیسے ادراک ہوا۔ کچھ معلوم بھی ہے؟ لَعَلَّهٗ ؛ شاید کہ وہ نابینا۔ یَزَّکّٰی ؛ پاک صاف ہوجائے یا ترقی کرے۔ اصل میں یَتَزَکّٰی تھا۔ باب تفعّل سے ہے۔

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم! شاید کہ وہ نابینا (تمہاری تعلیم قبول کرلے اور) پاک صاف ہوجائے۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۴

اَوْ يَذَّكَّرُ ؛ یا نصیحت قبول کرے۔ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؛ پھر اس کو تمہاری نصیحت نفع بخش ہو۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دولت مندوں کی دُرستی مشکل ہے۔ غریب نابینا وعظ سن کر عمل کرنے تیار ہوجائے گا مگر ان دولت مندوں کے اچھے ہونے کی کم توقع ہے۔

ترجمہ:- یا وہ نصیحت قبول کرے پھر (تمہاری نصیحت) اس کو نفع بھی دے۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۵

اَمَّا ؛ مگر اے پیغمبر! مَنِ اسْتَغْنٰی ؛ جو لوگ بے پروائی کرتے ہیں۔ سردارانِ قوم مُراد ہیں۔

ترجمہ:- مگر جو لوگ بے پروائی کرتے ہیں۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶

فَاَنْتَ ؛ پھر تم۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے یا اس کی۔ تَصَدّٰی ؛ فکر میں رہتے ہو۔ حضرت خیال فرمارہے تھے کہ یہ سردارانِ قریش ہیں اگر یہ دُرست ہوجائیں گے تو دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھ کر دُرست ہوجائیں گے۔

ترجمہ:- پھر تم ان کی فکر میں رہتے ہو۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷

وَمَا عَلَيْكَ ؛ اور تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں، کوئی ملامت نہیں۔ اَلَّا ؛ یہ اصل میں اَنْ لَا ہے اگر نہ۔ یَزَّکّٰی ؛ پاک ہوں۔ دُرست ہوں۔ یعنی سردارانِ قریش اگر مسلمان نہ ہوں اور شرک وکفر سے پاک نہ ہوں تو تم پر الزام نہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ تمہارا کام صرف تبلیغ ہے۔ ماننا نہ ماننا ان کا کام۔

ترجمہ:- اور تم پر کوئی الزام نہیں اگر وہ (شرک و کفر سے) پاک نہ ہوں۔

وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

وَاَمَّا مَنْ ؛ اور لیکن جو۔ جَـآءَ کَ ؛ تمہارے پاس حاضر ہو۔ یَسْعٰی ؛ دوڑتا ہوا، سعی اور کوشش کرتا ہوا۔

ترجمہ:- مگر جو شخص تمہاری خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہو۔

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾

وَھُوَ ؛ اور وہ۔ یَخْشٰی ؛ ڈرتا ہو، ڈرے۔ خَشْیَۃ۔ جلال و کمال سے مرعوب ہونا، ڈرنا۔

ترجمہ:- اور وہ ڈرتا بھی ہو۔

فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾

فَـاَنْـتَ عَنْـہُ ؛ تو تم اس سے۔ تَـلَھّٰی ؛ (باب تفعل ہے لَھْو سے) تغافل کرتے ہو، بے اعتنائی کرتے ہو۔ یعنی سردارانِ قریش پر توجہ کرتے ہو اور اس مخلص سے، خدا ترس سے اعراض کرتے ہو۔ اس کے اخلاص پر توجہ نہیں کرتے۔

ترجمہ:- تو تم اس سے بے پروائی کرتے ہو۔

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾

کَـلَّا ؛ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ اِنَّھَا ؛ بے شک یہ تبلیغ اور قرآن۔ تَذْکِرَۃٌ ؛ یاد دہانی ہے تذکرہ ہے، نصیحت ہے۔

ترجمہ:- ہرگز ایسا نہ ہونا چاہئے۔ بے شک یہ (قرآن) ایک یاددہانی اور نصیحت ہے۔

وقف لازم

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾

فَمَنْ شَـآءَ ؛ پھر جو چاہے۔ ذَکَرَہٗ ؛ اس کا ذکر کرے، اس کو قبول کرے۔

ترجمہ:- پھر جس کا جی چاہے اس کو قبول کر لے۔

اے پیغمبر! تم قرآن کے ضائع ہونے کی فکر نہ کرو۔ اگر سردارانِ قریش نہ مانیں تو اس کی کیا پروا۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

فِیْ ؛ میں ۔ صُحُفٍ ؛ جمع صَحِیْفَۃٌ ۔ کتاب ۔ مُکَرَّمَۃٍ ؛ لائقِ تکریم ، بزرگ ، معزز و محترم ۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) محترم (کتابوں اور) صحیفوں میں رہے گا ۔

صاحبو ! ہزارہا آدمی اور ہزارہا حفاظ اور قاری قرآن کی خدمت اور اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور کریں گے ۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾

مَرْفُوْعَۃٍ ؛ بلند کئے ہوئے ہیں ۔ ان کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہے ۔ مُطَھَّرَۃٍ ؛ نادانوں کے اعتراض سے پاک صاف ۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) اعلیٰ و ارفع اور (شک وشبہ سے) پاک و صاف ہے ۔

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

بِ ؛ میں ۔ اَیْدِیْ ؛ جمع یَدٌ ۔ ہاتھ ۔ سَفَرَۃٍ ؛ جمع سَافِرٌ ۔ کاتب ۔ اس کو لکھنے والے لکھیں گے ۔

ترجمہ :- (قرآن) ایسے کاتبوں کے ہاتھ میں رہے گا ۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

کِرَامٍ ؛ جمع کَرِیْمٌ ۔ نیک وشریف ، نیک دل ، بزرگ ۔ بَرَرَۃٍ ؛ جمع بَرٌّ ۔ نیک ۔ بِرٌّ ۔ خیرِ متعدی ایسی بھلائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے ۔

ترجمہ :- (وہ کاتب) شریف بھی ہیں اور نیکوکار بھی ہیں ۔

یعنی اگر نادان قرآن پر توجہ نہ کریں تو کیا پروا ۔ دوسرے خدا کے پاک بندے اس کو لکھیں گے ، حفظ کریں گے ، اور ہرگز ضائع ہونے نہ دیں گے اور اے نادان انسان ! قرآن ایک نعمتِ عظمیٰ ہے ، اس سے منہ پھیرتا ہے ؟ اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتا ؟

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

قُتِلَ الْاِنْسَانُ ؛ ایسا انسان مارا جائے ، وہ قابلِ قتل ہے ۔ مَآ اَکْفَرَہٗ ؛ یہ صیغہ تعجب ہے ۔ کس قدر ناشکرا ہے ، ناقدرا ہے ، کفرانِ نعمت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ایسا انسان مارا جائے ۔ وہ کس قدر کفرانِ نعمت کرتا ہے ۔

اے انسان ! ذرا سوچ تو تھا کیا ؟ اور کیونکر پیدا کیا گیا ؟

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ؛ کسی چیز سے، کسی شئے سے۔ خَلَقَهٗ ؛ اس کو مخلوق کیا، اس کو پیدا کیا۔ کس نے ؟ خدا نے۔

ترجمہ :- کس چیز سے (خدا نے) اس کو مخلوق کیا (پیدا کیا)۔

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾

مِنْ نُطْفَةٍ ؛ نطفہ سے پیدا کیا۔ ایسی حقیر چیز سے پیدا ہوکر آپے سے باہر ہوگیا ہے۔ خَلَقَهٗ ؛ اس کو پیدا کیا۔ فَقَدَّرَهٗ؛ پھر صحیح اندازے سے پیدا کیا۔ انسان پر غور کرو۔ بہ نسبت دوسری چیزوں کے اس میں کتنا بہترین تناسب ہے۔ ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک، انگلیاں پنجے، جسم اور جان سب میں تناسب ہے۔ نباتات، جمادات میں جان ہی نہیں۔ حیوانات میں حکومت کی شان ہی نہیں۔ انسانِ ضعیف البنیان میں خدا کی کیسی عظیم الشان قدرت کا جلوہ ہے۔ اس کی ناقدری ؟ افسوس !

ترجمہ :- (اس کو) نطفے سے پیدا کیا پھر اس (کے اعضاء) میں تناسب رکھا۔

ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ اَلسَّبِیْلَ ؛ راہ، راستہ، طریقہ۔ یَسَّرَهٗ ؛ اس کو آسان کیا۔ کام کاج کے لائق بنایا۔ علم وفہم کی قوت عطا کی۔

ترجمہ :- پھر اس پر مقصد کو پہنچنے کا سامانِ راہ آسان کردیا۔ (موجودہ حالت پر کیوں پھولا ہے۔ کیوں اپنی موت کو بھولا ہے)۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ اَمَاتَهٗ ؛ اس کو مار ڈالا، اس کو موت دی۔ فَاَقْبَرَهٗ ؛ پھر اس کو قبر میں دفن کردیا۔

ترجمہ :- پھر اس کو موت دی اور قبر میں دفن کردیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ اِذَا شَآءَ ؛ جب چاہا۔ شَاءَ، یَشَاءُ مَشِیْئَةً۔ چاہنا۔ اَنْشَرَهٗ ؛ اس میں جان کو پھیلادے گا، دوبارہ زندہ کرے گا۔ حشر ونشر ہوگا۔ خدا سے بھاگ کر کہاں جائے گا ؟ اس کے پنجۂ قدرت سے کیوں کر نکلے گا۔ مرکر بھی کب چھوٹے گا ؟ ظالم ! دربارِ خداوندی میں جانا ہے۔ اس کی خدمت میں جوابدہی کرنی پڑے گی۔ جو جاگتا ہے۔ وہ سوتا ہے۔ جو سوتا ہے وہ پھر جاگے گا۔

ترجمہ:- پھر جب چاہے گا دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں یعنی جواب دہی لازم ہے۔ لَمَّا ؛ ہرگز نہیں۔ لَمْ اور لَمَّا معنے ایک ہیں یہ بھی فعل کے آخر میں جزم کرتا ہے۔ يَقْضِ ؛ اصل میں يَقْضِىْ تھا لَمَّا کی وجہ سے یا گر گئی ہے۔ لَمَّا يَقْضِ ؛ ہرگز پورا نہیں کیا۔ مَآ اَمَرَهٗ ؛ اس چیز کو کہ جس کا حکم دیا گیا تھا۔ ایسے نافرمان کو خدائے تعالیٰ سزا دیئے بغیر ہرگز نہیں چھوڑے گا۔

ترجمہ:- ہرگز نہیں، اس (ناقدردان) نے تو اس کو جو حکم دیا گیا تھا، اس پر عمل نہیں کیا۔

او نادان انسان! ذرا اپنے حال پر غور کر! تو تھا کیا؟ خدا نے تجھے موجود کیا، خلعتِ وجود سے سرفراز کیا تو اب دوبارہ پیدا کرنے میں کیوں شک ہو رہا ہے؟

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ ﴿۲۴﴾

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ ؛ انسان کو چاہیئے کہ نظر کرے، ذرا غور سے دیکھے۔ اِلٰى طَعَامِهٖ ؛ اپنے کھانے کی طرف۔ عربوں میں چونکہ اکثر گیہوں کھاتے ہیں لہذا طعام سے گیہوں مُراد لیتے ہیں۔

ترجمہ:- انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (کہ وہ کیونکر پیدا ہوا)۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ ﴿۲۵﴾

اَنَّا ؛ بے شک ہم۔ صَبَبْنَا ؛ ہم نے ڈالا، اُتارا۔ صَبٌّ ۔ يَصُبُّ ۔ صَبًّا ۔ باب نَصَرَ، ڈالنا۔ اَلْمَآءَ ؛ پانی۔ صَبًّا ؛ مفعولِ مطلق ہے۔ ڈالنا، برسانا اُتارنا۔ مفعولِ مطلق لانے سے فعل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ:- کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ ﴿۲۶﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ شَقَقْنَا ؛ ہم نے شق کیا، پھاڑا۔ اَلْاَرْضَ ؛ زمین کو۔ شَقًّا ؛ خوب پھاڑنا۔ جابجا سے زمین کا پھٹنا۔

ترجمہ:- پھر ہم نے زمین کو جابجا سے پھاڑا (اس میں شگاف پیدا کئے)۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ ﴿۲۷﴾

فَاَنْۢبَتْنَا ؛ پھر ہم نے اُگایا، نباتات بنائے ۔ فِيْهَا ؛ زمین میں ۔ حَبًّا ؛ دانے ، اناج ، غلّہ ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے زمین سے غلّہ پیدا کیا ۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾

وَ ؛ اور ۔ عِنَبًا ؛ انگور ۔ قَضْبًا ؛ ترکاری ، چبانے کی چیز ۔

ترجمہ :- اور انگور اور ترکاری ۔

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

وَزَيْتُوْنًا ؛ اور زیتون کو ۔ وَنَخْلًا ؛ اور کھجور کو ، اور کھجور کے درخت کو ۔

ترجمہ :- اور زیتون اور کھجور کو ۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

وَحَدَآئِقَ ؛ اور باغوں کو ۔ حَدَائِقَ ۔ جمع حَدِيْقَةٌ ۔ باغ جس کے اطراف دیوار ہو ۔ غُلْبًا ؛ جمع اَغْلَبُ ۔ گنجان ، گھنا ، جس میں بکثرت درخت ہوں ، درختوں کا غلبہ ہو ، گھنے باغیچے ۔

ترجمہ :- اور گنجان باغ ۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾

وَفَاكِهَةً ؛ اور میوہ ، پھل ۔ وَاَبًّا ؛ اور چارہ ، سبزہ ، ہریالی ۔

ترجمہ :- اور میوے اور چارے کو ۔

یہ کیوں ؟

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

مَتَاعًا ؛ تمتع اور فائدہ کے لئے ۔ مَتَاع ؛ سامان ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؛ اور تمہارے جانوروں کے لئے چوپایوں کے لئے ، مویشی کے لئے ۔

ترجمہ :- تمہارے لئے ضرورت کی چیزیں (کہ تم ان سے تمتع حاصل کرو) نیز تمہارے جانوروں کے لئے ۔

صاحبو! جس نے تمام نباتات کو زمین سے اُگایا ہے، کیا وہ تم کو قبروں سے نہ اُٹھا سکے گا؟ نیست سے ہست کرنا خدا ہی کا کام ہے۔ پانی برسانا، پھل اور ترکاری پیدا کرنا یہ سب خدا ہی کے کام ہیں۔ اور قبروں سے بھی وہی اُٹھائے گا۔ اس وقت تو شرک و کفر کرتے ہو، ظلم و ستم میں کمی نہیں کرتے۔ بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

فَاِذَا ؛ پھر جب۔ جَــآءَ تِ ؛ آئی، آئے۔ اَلصَّــآخَّــةُ ؛ کان بہرے کرنے والی آواز، شور پکارا، آفتِ ناگہاں، قیامت۔ صَخٌّ، یَصُخُّ صَخًّا۔ باب نصر۔ لوہے کو لوہے پر مارنا جس سے سخت آواز پیدا ہو۔

ترجمہ:- پھر جب کان بہرے کر دینے والا شور ہوگا۔

اس پریشانی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾

يَوْمَ ؛ جس دن۔ يَفِرُّ ؛ بھاگ جائے گا، فرار پر قرار پکڑے گا۔ اَلْمَرْءُ ؛ آدمی، مرد۔ مِنْ اَخِيْهِ ؛ اپنے بھائی سے۔

ترجمہ:- جس دن بھائی بھائی کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا (فرار پر قرار پکڑے گا)۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾

وَاُمِّهٖ ؛ اور اپنی ماں کو۔ وَاَبِيْهِ ؛ اور اپنے باپ کو۔

ترجمہ:- اور (جس دن) ماں باپ کو (چھوڑ کر آدمی بھاگ جائے گا۔)

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

وَصَاحِبَتِهٖ ؛ اور اپنی بیوی کو۔ وَبَنِيْهِ ؛ اور اپنے بچوں کو۔

ترجمہ:- اور (جس دن شوہر) اپنی بیوی کو اور (باپ) اپنے بچوں کو (چھوڑ کر بھاگے گا)۔

صاحبو! جب قیامت آئے گی اور اتنا شور پکارا ہوگا کہ کان بہرے ہو جائیں گے تو ہر شخص اپنے بھائی کو ماں باپ کو بیوی بچوں کو چھوڑ کر بھاگے گا۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

لِكُلِّ امْرِئٍ ؛ ہر شخص کے لئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ شَـأْنٌ ؛ حال ۔ يُغْنِيهِ ؛ جو اس کو بس ہے ۔
ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہوگی ، ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا ۔

ترجمہ :- ہر شخص کا اس دن ایک ایسا حال ہوگا کہ اس کو بس بس ہوگا ۔

مگر اچھوں کا کیا حال ہوگا ؟ ان کی کیا نشانی ہوگی ؟

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ۝۳۸

وَجُوْهٌ ؛ جمع وَجْهٌ ۔ چہرہ ۔ منہ ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ مُسْفِرَةٌ ۔ روشن چمکتے ہوئے ۔

ترجمہ :- اس دن (اچھوں کے) چہرے (خوشی کے مارے) چمکتے دمکتے ہوں گے ۔

ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹

ضَاحِكَـةٌ ؛ ہنستے ہوئے ۔ مُسْتَبْشِرَةٌ ؛ خوش وخرم ، شادان وفرحاں ، اُمیدوار بشارت ۔ یعنی قیامت کے دن اچھے لوگوں کے چہرے خوشی کے مارے چمکتے دمکتے ہوں گے وہ ہنستے ہوئے اور خوش خوش رہیں گے ۔

ترجمہ :- ہنستے خوش خوش ۔

ان کے مقابل بُرے لوگ ، نافرمانوں ، کافروں ، مشرکوں کا کیا حال ہوگا ؟

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝۴۰

وُجُوْهٌ ؛ چہرے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ عَلَيْهَا ؛ ان چہروں پر ۔ غَبَرَةٌ ؛ غبار ہوگا ، تاریکی ہوگی ۔ ان پر غم غصہ چھایا ہوگا ۔

ترجمہ :- اس دن (نافرمانوں کے) چہرے پر (غم کا) گرد وغبار ہوگا ۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝۴۱

تَرْهَقُهَا ؛ ان پر چھا جائے گی ۔ رَهِقَ ، يَرْهَقُ ، رَهْقًا ؛ گھیر لینا ، چھا جانا ۔ قَتَرَةٌ ؛ تاریکی ، سیاہی ۔

ترجمہ :- ان (بُروں کے چہروں) پر تاریکی چھائی ہوئی ہوگی ۔

ع ۱ ۴۲ ۵

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝۴۲

اُوْلٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ ۔ هُمْ ؛ وہی ۔ اَلْكَفَرَةُ ؛ جمع كَافِرٍ ۔ منکر وحق پوش ۔ اَلْفَجَرَةُ ؛ جمع ۔ فَاجِرٌ ۔ بدکار ۔

ترجمہ :- یہی لوگ کافر و فاجر ہوں گے (منکر بدکار ہوں گے) ۔

سُوْرَۃُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

واضح ہو کہ آدمی مرنے کے بعد عالمِ شہادت اور عالمِ آخرت کے بیچ میں رہتا ہے۔ جب یہ دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اور نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ اور آدمی کا محلِ نظر باقی نہ رہے گا، یعنی جسم جو انسان کا محل نظر ہے، بالکل فنا ہو جائے گا اور قیامت آ جائے گی تو روحِ انسانی کی توجہ عالمِ علوی کی طرف ہو جائے گی۔ اس کے بعد کیا ہونے والا ہے سب اس سورہ میں مذکور ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١

اِذَا؛ یاد کرو جب کہ۔ اَلشَّمْسُ؛ سورج۔ کُوِّرَتْ؛ لپیٹ دی جائے۔ عمامہ کے ایک ایک پیچ کو کَوْز۔ کہتے ہیں۔ تکویر کے معنی گرنے کے بھی ہیں۔ کُوْرَۃٌ۔ محلہ جو کئی گھروں پر شامل رہتا ہے۔

ترجمہ:- جب آفتاب (کے نور کی چادر) لپیٹ دی جائے۔

واضح ہو کہ علاماتِ قیامت میں لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب جس کی روشنی کو مزید امداد نہیں ہے مگر روشنی ہے کہ نکلی جاتی ہے، قیامت کے قریب بالکل ٹھنڈا ہو جائے گا، بے نور ہو جائے گا اور نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ جب آفتاب کی یہ حالت ہو تو دوسرے ستاروں کا کیا حال ہوگا؟ جمادات، نباتات، حیوانات سب سے روحِ انسانی بے تعلق ہو جائے گی۔ زمین جابجا سے شق ہو جائے گی اور اس میں سے لاوا نکلے گا جو ایک مشتعل حالت میں ہے۔ اور سمندر کا پانی خشک ہو جائے گا۔ اور سب لوگ میدانِ قیامت میں جمع ہو جائیں گے۔ سب کو اپنے کرتوت کی جوابدہی کرنی پڑے گی۔ نیک اچھی حالت میں رہیں گے اور بدبخت تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٢

وَاِذَا؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلنُّجُوْمُ جمع نَجْمٌ۔ ستارے۔ اِنْكَدَرَتْ؛ مکدر اور تاریک ہو جائیں گے، ان کا نور باقی نہ رہے گا۔ ستاروں میں قوتِ جاذبہ باقی نہ رہے، کشش معدوم ہو جائے تو نظامِ عالم برہم ہو جائے گا۔

ترجمہ:- اور جب ستارے (تاریک اور) مکدر ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۝۳

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلۡـجِبَــالُ ؛ جمع جَبَلٌ ۔تمام پہاڑ۔ سُیِّـرَتۡ ؛ چلائے جائیں گے ،ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُڑتے پھریں گے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ پہاڑ اُڑتے پھریں گے ۔

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝۴

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلۡـعِشَـارُ ؛ جمع ۔عُشَـرَآء۔ دس مہینے کی گابھ اونٹنی ۔ عُـطِّـلَـتۡ ؛ معطل اور بے کار ہو جائے گی ۔ ہولِ قیامت سے قرب قیامت میں کوئی غریب اونٹنیوں پر بھی توجہ نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ گابھن اونٹنیوں کو کوئی پوچھنے والا نہ رہے گا ۔

وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝۵

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلۡوُحُوۡشُ ؛ جمع وَحۡشِیٌّ ۔وحشی جانور۔ حُشِرَتۡ ؛جمع کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور جب وحشی جانور بھی (ہولِ قیامت کی وجہ سے) اکٹھے ہو جائیں گے ۔

جہاں جہاں زلزلہ ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ درندے ، سانپ ، چرندے سب آپس میں مل جاتے ہیں اور کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوتی اور کسی کو کسی سے غرض باقی نہیں رہتی ۔شیر اور بکری ایک گھاٹ پر آجاتے ہیں ۔

وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝۶

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلۡبِحَارُ ؛ جمع بَحۡرٌ ۔سمندر۔ سُجِّرَتۡ ؛ مشتعل کر دیئے جائیں گے ۔ کیونکہ زمین میں سے لاوا نکلے گا اور پانی تیل کی طرح جلے گا ۔

ترجمہ :- اور (خیال رکھو) جب سمندر مشتعل کر دیئے جائیں گے ۔ (اس وقت کیا ہوگا ؟ خدائے تعالیٰ کی طرف سے باز پرس شروع ہو جائے گی ۔ ہر شقی کو جواب دہی کرنی پڑے گی ۔)

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝۷

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلنُّفُوۡسُ ؛ جمع نَفۡسٌ ؛ لوگ ، آدمی ۔ زُوِّجَتۡ ؛ ملائے جائیں گے ۔ زَوۡج ؛ جوڑا۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب تمام لوگ اِکھٹے اور جمع کر دیئے جائیں گے۔

پیغمبروں کے ساتھ اُمّتی ، مرشدوں کے ساتھ مُرید ، اُستادوں کے ساتھ شاگرد ، لیڈروں کے ساتھ ان کے فالوور ، ماں باپ کے ساتھ ان کی اولاد اور شوہروں کے ساتھ بیویاں اور ہر ایک سے ان کی تبلیغ ہدایت اور تعلیم کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے اپنا فرض ادا کیا تھا؟

وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝٨

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْمَوْءُ دَةُ ؛ وہ لڑکی جس کو زندہ درگور کردیا گیا ہو۔ بعض عرب لوگ اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ دفن کردیا کرتے تھے کہ اپنی بیٹی کے دوسرے کی زوجہ بننے کو عار سمجھتے تھے۔ اور بعض لوگ اس لئے دفن کرتے تھے کہ فاقے اور احتیاج میں مبتلا تھے۔ سُئِلَتْ ؛ پوچھی جائے گی۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب کہ زندہ درگور لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩

بِاَيِّ ؛ کس کے عوض۔ ذَنْبِ ؛ گناہ۔ ذُنُوب جمع۔ قُتِلَتْ ؛ قتل کردی گئی ، مار ڈالی گئی۔

ترجمہ:- کس گناہ کی وجہ سے قتل کردی گئی۔

ظاہر ہے کہ بے گناہ معصوم بچی ان ظالموں کے ظلم کو اور دختر کشی کو بیان کرے گی ، اولاد ، وہ بھی معصوم بیٹی کا قتل کردینا بدترین گناہ ہے۔

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلصُّحُفُ ؛ جمع صَحِيفَةٌ۔ ڈائری ، روزنامہ ، اعمال نامہ۔ نُشِرَتْ ؛ کھولے جائیں گے کہ اپنے اپنے عمل اور کرتوت کو دیکھ لیں۔

ترجمہ:- اور یاد کرو۔ جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

کراماً کاتبین ہر ایک کا روزنامہ لکھ رہے ہیں۔ ایک فرشتہ نیکیوں کو لکھ رہا ہے اور ایک بدیوں کو۔

وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان ، ابر۔ كُشِطَتْ ؛ اُتاری جائے ، جابجا سے پھٹ جائے۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب آسمان (یا ابر، جابجا سے) کھُل جائے گا۔

آسمان کھُل جائے تو جو کچھ ہو رہا ہے معلوم ہو جائے گا اور اس وقت اچھے اور بُرے کی تمیز ہو جائے گی۔

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْجَحِيمُ ؛ دوزخ، نہایت بدشکل مقام۔ سُعِّرَتْ ؛ بھڑکائی جائے، دہکائی جائے۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب دوزخ مشتعل کی جائے گی (دہکائی جائے گی)۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْجَنَّةُ ؛ جنت، گھنا باغ۔ أُزْلِفَتْ ؛ نزدیک کی جائے گی۔ زُلْفٰی ؛ نزدیکی۔

ترجمہ:- اور یاد کرو۔ جب جنت نزدیک کی جائے گی۔ (اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ کو دیکھ لے گا)۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾

عَلِمَتْ ؛ جان لے گا۔ نَفْسٌ ؛ ہر شخص۔ مَآ اَحْضَرَتْ ؛ ان اعمال کو کہ اس نے پیش کیا ہے، حاضر کیا ہے۔

ترجمہ:- ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا کِیا ہے۔

واضح ہو کہ آدمیوں کی فطرت تین قسم کی ہوتی ہے (۱) منافق (۲) کافر (۳) مومن۔ اور انسانی فطرتوں کا اس طرح ہونا بالکل واضح اور ناقابلِ انکار ہے۔ اسی واسطے فرماتا ہے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾

چونکہ یہ امر واضح ہے اس واسطے۔ فَلَآ اُقْسِمُ ؛ پس میں قسم نہیں کھاتا۔ بِالْخُنَّسِ ؛ ''با'' قسم کا صلہ ہے۔ خَنَسَ، يَخْنُسُ، بابِ نَصَرَ، وَيَخْنِسُ بابِ ضَرَبَ، خَنْسًا ؛ چلتے چلتے پلٹ جانا۔ خَانِسٌ ؛ پلٹ جانے والا۔ خُنَّسٌ جمع۔ نیز چاند اور سورج کے سوائے دوسرے پانچ ستاروں کو بھی خُنَّس کہتے ہیں۔ جن کو خمسۃ متحیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ زُحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد یہ ستارے کبھی چلتے ہیں، کبھی ٹھہرتے ہیں، کبھی واپس ہو جاتے ہیں، کبھی تحت الشمس ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔

ترجمہ:- پس میں ان چلتے چلتے پلٹ جانے والے ستاروں کی قسم نہیں کھاتا (کیونکہ اس کو سب جانتے ہیں)۔

اَلۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ﴿۱۶﴾

اَلۡجَوَارُ ؛ جمع الجاری، چلنے والا۔ الۡکُنَّسِ ؛ کَنَسَ ۔ یَکۡنُسُ ۔ باب نَصَرَ ، وَیَکۡنِسُ باب ضَرَبَ ، کَنۡسًا وَکُنُوۡسًا ۔ ڈیرے میں داخل ہونا، چھپ جانا۔ کَانِسٌ ۔ چھپنے والے کُنُوس ، کُنَّس ۔ اور کوانِس ۔ جمع آتی ہے۔

ترجمہ:۔ ایسے ستارے جو چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں۔

صاحبو! یہ مثال ہے منافقوں کی جو سیدھا راستہ چلتے چلتے ٹھیر جاتے ہیں اور آخر میں پلٹ کر بے ایمان اور بے نور ہوجاتے ہیں۔

وَالَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾

وَالَّیۡلِ ؛ اور رات ۔ اِذَا ؛ جب ۔ عَسۡعَسَ ؛ عَسَّ ۔ یَعُسُّ ، عَسًّا وَ عَسَسًا ۔ رات میں پھرنا۔ عَسۡعَسَ ؛ تاریکی بڑھتی ہی رہی۔

ترجمہ:۔ اور رات جب کہ اس کی تاریکی بڑھتی ہی رہے۔

یہ مثال ہے سخت کافر کی کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزے اور اعلیٰ تعلیم سے واقف ہوتا جاتا ہے اور پھر بھی اس کا کفر بڑھتا ہی رہتا ہے۔

وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

وَالصُّبۡحِ ؛ اور صبح ۔ اِذَا تَنَفَّسَ ؛ جب سانس لے، اس کی روشنی بڑھتی ہی رہے۔

ترجمہ:۔ اور صبح جب کہ وہ سانس لے (اور اس کی روشنی بڑھتی ہی رہے)۔

یہ مثال ہے مومن کی کہ اس کا یقین اور نورِ ایمان ہر وقت روبہ ترقی رہتا ہے۔ ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق ثابت قدم رہتا ہے۔ منافق اور کافر سے ہدایت کی اُمید نہیں اور مومن کبھی صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑے گا۔ ان سب چیزوں کا ظاہر کرنا پیغمبر کا کام ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۹﴾

اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ یعنی قرآن ۔ لَقَوۡلُ ؛ کلام ہے۔ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ؛ رسولِ کریم کا، شریف اور نیک رسول اور پیغمبر کا۔ حقیقت میں خدا کا کلام ہے مگر ادنیٰ بہ ملابست و مناسبت سے رسولِ خدا کی طرف نسبت کی گئی ہے۔

نیا ہم چہ الطفِ قندِ مکرر کلامِ خدا و زبانِ محمدؐ (حسرت)

ترجمہ:- بے شک یہ رسولِ کریم کا کلام ہے۔

رسولِ کریم کیسے ہیں؟

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر بندوں میں بھی شامل

خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا (حسرت)

ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾

ذِیْ قُوَّةٍ ؛ صاحبِ قوت و استقامت۔ ایک جگہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے۔ (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ)۔ عِنْدَ؛ پاس۔ ذِی الْعَرْشِ ؛ عرش والا۔ مَكِیْنٍ ؛ رُتبے والا۔

ترجمہ:- (وہ رسولِ کریم) بڑی قوت والے، صاحبِ عرشِ بریں کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾

مُطَاعٍ ؛ قابلِ اطاعت۔ جس کی اطاعت کی جانی چاہئیے۔ ثَمَّ ؛ وہاں۔ اَمِیْنٍ ؛ امانت دار۔

ترجمہ:- وہ واجب الاطاعت ہیں، خدا کے پاس امانت دار ہیں۔

ظالمو! تم کو پیغمبر ﷺ کی امانتداری معلوم ہے۔ ان کا صاحبِ فہم وفراست ہونا بھی ظاہر ہے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

وَمَا صَاحِبُكُمْ ؛ اور نہیں ہیں تمہارے ساتھ رہنے والے یعنی محمدؐ۔ بِمَجْنُوْنٍ ؛ کچھ دیوانے۔

ترجمہ:- اور تمہارے ساتھ رہنے والے (محمد ﷺ) کچھ دیوانے نہیں ہیں۔

(گرفتارِ دامِ دنیا عالمِ علوی کے متعلق پیغمبروں کو گفتگو کرتے سنتے تو کہتے "یہ تو دیوانے ہیں" ظاہر ہے اتنے بڑے عالم و معلّم کو مجنون کہنا خود اپنے جنون کو ثابت کرنا ہے۔)

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ رَاٰهُ ؛ اور انھوں نے صاحبِ عرش کو دیکھا ہے وہ رویت اور دیدار سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ بِ۔ سے، ساتھ۔

اَلْاُفُقِ ؛ جہاں آسمان اور زمین ملتے نظر آتے ہیں ۔ جہاں قوسِ صعودی وقوسِ نزولی کا اقتران ہے ، جہاں بندگی کی انتہاء ہوتی ہے ۔ اَلْمُبِیْنِ ، واضح روشن ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے صاحبِ عرشِ بریں کو (الوہیت اور عبودیت کے) ملنے کی واضح جگہ دیکھا ہے ۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾

وَمَا هُوَ ؛ اور وہ (پیغمبر) نہیں ہے ۔ عَلَى الْغَيْبِ ؛ غیب کی باتوں پر ۔ بِضَنِيْنٍ ؛ بخیل ۔ ضَنَّ ۔ يَضِنُّ ، ضِنَّةً ۔ بخل کرنا ۔

ترجمہ :- اور وہ (یعنی پیغمبر ﷺ) غیب (کی باتیں بتانے) میں بخیل نہیں ہیں ۔

صاحبو ! اس آیت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کو علمِ غیب بھی تھا ۔ اور ان کی تعلیم سے ہم کو بھی علمِ غیب ہوتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے پاس سب چیزیں حاضر ہیں کہ اس کو معلوم ہیں خدا کو علمِ غیب نہیں ہے بلکہ علمِ حضوری ہے ۔ وہ خود کو بھی جانتا ہے اور اپنے سوائے ہر چیز کو جانتا ہے ۔ اس کی ذات پاک ، وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے ۔ اس کے متعلق لاکھ علم حاصل ہو ، پھر بھی وہ غیر محدود ہے غیب کی بعض باتیں خدائے تعالیٰ پیغمبروں کو بھی معلوم کرادیتا ہے اور ان کے ذریعہ سے ہم کو بھی علمِ غیب ہوجاتا ہے ۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾

وَمَا هُوَ ؛ اور یہ نہیں ہے ۔ بِ ؛ سے ۔ ساتھ ۔ قَوْلِ ؛ کہنا ، بولنا ، بات ۔ شَيْطٰنٍ ؛ رحمتِ الٰہی سے دور ۔ شَطْن ۔ دوری ۔ عربی میں ہر موذی چیز کو شیطان کہتے ہیں ۔ رَجِيْمٍ ؛ سنگباری کیا ہوا ، مردود ، راندۂ درگاہِ الٰہی ۔

ترجمہ :- یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے ۔

بعض دشمنانِ خدا و رسول کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک جن آتا ہے اور ان کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس آیت سے اس کی تردید فرماتا ہے ۔ حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نے رسولِ خدا ﷺ کی پیغمبری پر آپ کے مکارمِ اخلاق سے استدلال کیا تھا کہ آپ غریبوں کی امداد کرتے ہیں ، بیکسوں کو پناہ دیتے ہیں ، امین اور راست باز ہیں ۔ ایسے شخص کے پاس شیطان کا کیونکر گذر ہوسکتا ہے ۔

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾

فَاَيْنَ ؛ پھر کہاں ، کدھر ۔ تَذْهَبُوْنَ ؛ تم جارہے ہو ، بہک رہے ہو ۔

ترجمہ:- پھر تم کدھر (بہک کر) چلے جا رہے ہو؟

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

اِنْ هُوَ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا ذِكْرٌ ؛ مگر یاد دہانی، نصیحت، عبرت ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا جہاں کے لئے، تمام عالموں کے لئے ۔

ترجمہ:- یہ تو تمام دنیا جہان (والوں) کے لئے ایک (بڑی) نصیحت اور یاد دہانی ہے ۔

مگر کس کے لئے ؟ ان میں سے کون اس پر کان دھرے گا ؟

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

لِمَنْ ؛ اس شخص کے لئے جو ۔ شَآءَ ؛ چاہا، چاہے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؛ کہ سیدھی راہ چلے، صراطِ مستقیم پر رہے، استقامت اختیار کرے ۔

ترجمہ:- یہ نصیحت ہے تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو راہِ راست پر رہنا چاہیں (مستقیم رہنا چاہیں ۔)

ع ۲۹ ۱ ۲

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ ؛ اور تم نہیں چاہتے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ یہ کہ اللہ چاہے، اس کی مشیت میں ہو، اس کے علمِ قدیم میں ہو ۔ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام عالموں کا پروردگار، دنیا جہاں کا پرورش کرنے والا ۔

ترجمہ:- اور تم صرف وہی چاہتے ہو جو خدا چاہے جو رب العالمین ہے (دنیا جہان کا پروردگار ہے) ۔

صاحبو! خدا قدیم، اس کا علم قدیم، علم میں معلومات قدیم ۔ معلومات کیا ہیں؟ حقائق اشیاء ہیں طبائع جائزات ہیں اعیانِ ثابتہ ہیں ۔ مجعولاتِ فطرت ہیں ۔ خدائے تعالیٰ تمام اشیاء اور حقائق کو نمایاں کرنا چاہتا ہے تو ان کو کُن فرماتا ہے اور وہ پیدا ہوجاتے ہیں، مخلوق ہوجاتے ہیں ۔ یہ مخلوقات اپنی طبیعت اور فطرت کے اقتضاء کے موافق موجود ہونا چاہتے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک کی طبیعت کے موافق اس کے صفات کو ظاہر فرماتا ہے یاد رکھو! خدا چور کو پیدا کرتا ہے ۔ اچھے خاصے آدمی کو چور نہیں بناتا ۔ چور سے چوری نمایاں کرتا ہے کیونکہ چور کا کمال چوری میں ہے ۔ کمالات کا عطا کرنا جوادِ مطلق کا کام ہے، سخی داتا کا کام ہے ۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ مخلوقات کے کمال کو ظاہر فرماتا ہے جو ان کے طبائع کا اقتضاء ہے ۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اس میں اُنیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱

اِذَا ؛ جب ۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان ۔ اِنْفَطَرَتْ ؛ پھٹ گیا ۔ فَطَرَ ؛ پھاڑا ۔

ترجمہ :- جب آسمان پھٹ جائے (نظامِ عالم درہم برہم ہوجائے) ۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْكَوَاكِبُ ؛ جمع كَوْكَبٌ ۔ ستارہ ۔ نَشْرٌ ؛ پھیلانا ، منتشر کرنا ۔ ضِدِّ نَظم ۔ اِنْتَشَرَتْ ؛ پھیل جائیں ، منتشر ہوجائیں ، جھڑ جائیں ، گر جائیں ۔

ترجمہ :- اور جس وقت تارے منتشر ہوجائیں (ان میں باہم تجاذب باقی نہ رہے) ۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْبِحَارُ ؛ جمع بَحْرٌ ۔ سمندر ، دریا ۔ فُجِّرَتْ ؛ چیر دی جائیں ۔ زمین کے پھٹنے کی وجہ سے ، جابجا سے سمندر بھی پھٹ جائیں گے ۔ زمین میں سے لاوا نکلے گا ۔ تو سمندر کا پانی تیل کی طرح جلے گا ۔

ترجمہ :- اور جب سمندر (جابجا سے) پھٹ جائیں گے ۔

یہ بات یاد رکھو ۔ بعض دفعہ فعل متعدی مجہول لاتے ہیں ۔ مقصد اس سے فعل لازم ہوتا ہے ، لہذا فُجِّرَتْ قائم مقام ۔ اِنْفَجَرَتْ کے ہے ۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْقُبُوْرُ ؛ ۔ جمع ۔ قَبْرٌ ۔ گور ۔ بُعْثِرَتْ ؛ نکالے گئے ، اُٹھائے گئے ۔ بَعْثَرَ ۔ نکالا ، اُٹھایا ۔

ترجمہ :- اور جب قبروں میں کے مُردے اُٹھائیں جائیں گے ۔

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ ۝۵

عَلِمَتۡ ؛ جان گئی ۔ جان لے گا ۔ نَفۡسٌ ؛ ہر شخص ۔ مَا قَدَّمَتۡ ؛ جو کچھ کہ اس نے آگے بھیجا ہے ۔ وَاَخَّرَتۡ ؛ اور جو کچھ پیچھے یعنی کس چیز میں تقدیم اور کس میں تاخیر کی ، اس نے جوانی میں کیا کیا اور بڑھاپے میں کیا کیا ۔ یا خود اپنے متعلقین کو اپنے بعد کن کاموں میں لگایا ۔ یا کونسا مال راہِ خدا میں دیا اور کس کو راہِ خدا میں دینے سے قاصر رہا ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا جو کچھ کہ اس نے پہلے بھیجا اور جو کچھ پیچھے ۔

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِیۡمِ ۝۶

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ ؛ اے انسان ! انسان کا مادّہ انس ہے ۔ الف نون زائدتان ہے ۔ جس کلمہ پر الف لام آتا ہے اس پر یائے ندا کے ساتھ اَیُّھَا یا ھٰذَا بیچ میں لاتے ہیں ۔ بجز لفظ اللہ کے کہ اَیُّھَا ۔ اور ھٰذَا نہیں لاتے ۔ مَا غَرَّکَ ؛ کس چیز نے تجھے دھوکہ دیا ۔ غَرَّ ۔ یَغُرُّ ۔ غُرُوۡرًا ؛ دھوکہ دینا ، فریب کرنا ۔ خود کو سب سے اعلیٰ وارفع سمجھنا بھی ایک دھوکہ ہے اور اسی کو غرور کہتے ہیں ۔ غَرور ؛ (بفتح غین) شیطان جو بڑا مکار اور فریبی ہے ۔ بِرَبِّکَ ؛ تیرے رب کے ساتھ ۔ اُس کے متعلق جس نے تجھے پالا ، پوسا اور کمال کو پہنچایا ۔ اَلۡکَرِیۡمِ ؛ شریف ۔ کرم کیا ہے ؟ تھوڑی چیز کو قبول کرنا اور چھوٹی چھوٹی خطاؤں سے درگزر کرنا ، بے مانگے دینا ، استحقاق سے زیادہ دینا ، اپنا حق معاف کرنا ۔

ترجمہ :- اے ! انسان ! تجھے تیرے ربِ کریم کے متعلق کس چیز نے دھوکہ دیا ہے ۔

کیا اس کے کرم نے ؟ اس نے تجھ کو پالا پرورش کیا تو کیا اس لئے کہ ان تمام احسانات کے بدلہ اسی کے احکام کو نہ مانے ۔

ع غفور است ایزد تو ساغر بنوش ؟

نہیں ! خدا کے کرم نے دھوکہ نہیں دیا بلکہ تمہارے جہل نے تم کو فریب دیا ہے ۔ او نادان انسان ! ذرا یہ بھی تو سوچ کہ وہ اگر کریم ہے تو حکیم بھی ہے ۔ اگر غفار ہے تو قہار بھی تو ہے ۔ یہ یُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضٍ وَّ یَکۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ کیوں ہے ؟ تم منہ سے ایک بات کہتے ہو اور تمہاری فطرت اور عینِ ثابتہ ایک دوسری ہی بات کہتا ہے ۔ تمہاری زبانی بات سنے گا یا تمہاری فطرت کے اقتضاء کو دیکھے گا ۔ تمہاری فطرت چلاّ رہی ہے کہ میں مجرم ہوں ، مجھے سزا دو ۔ تمہاری فطرت کو اس کا کمال عطا کرنا ہی سخاوت ہے اس کے کرم کا اقتضاء ہے ۔ تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر کیوں دھوکہ کھاتے ہو ۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرو ! اپنے دل کو صاف اور اپنے اعمال کو دُرست کرو ۔

الَّذِیۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷

اَلَّذِیۡ ؛ جس نے ۔ خَلَقَکَ ؛ تجھے پیدا کیا ، تجھے خلق کیا ۔ فَسَوّٰکَ ؛ پھر تیرے اعضاء کو دُرست اور برابر پیدا کیا ۔

سَوّٰی ۔ یُسَوِّی ، تَسْوِیَةً ؛ برابر کرنا ۔ سَوَآءً ؛ برابر ۔ فَعَدَلَکَ ؛ پھر تجھ کو معتدل کیا ، تیری روح وتن کو مناسب بنایا ۔
عَدَلَ ؛ انصاف کیا ، نصف نصف کردیا ۔ عِدل ؛ جانور پر لادے جانے والے تھیلوں میں کا ایک تھیلا ۔ مُعَادِل ؛ مساوی ۔
عَدَلَ عَنْهُ ؛ پھر گیا ۔

ترجمہ :- جس نے تجھ کو دُرست اور متناسب پیدا کیا ۔

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؁۸

فِیْ ؛ میں ۔ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا ؛ جس صورت میں ۔ شَآءَ ؛ چاہا ۔ رَکَّبَکَ ؛ تجھ کو ترکیب دیا ۔ آنکھ ، ناک ، ہاتھ ، پاؤں ، معدہ ، دل ، جگر ، گوشت واستخواں سے مرکب کیا ۔

ترجمہ :- جس صورت میں چاہا تجھ کو مرکب کردیا (تجھے ترکیب دے دیا) ۔

واضح ہو کہ ایک ماں باپ کی اولاد کبھی باپ سے ملتی جلتی ہے اور کبھی ماں سے ۔ کبھی چچا کی مشابہت رکھتی ہے اور کبھی ماموں کی ۔ کبھی ماں باپ گورے اور اولاد کالی ۔ اور کبھی ماں باپ کالے اور اولاد گوری کبھی نہ ماں سے ملتی جلتی ہے نہ باپ سے یہ خدا کی قدرت ہے جس صورت میں چاہتا ہے انسان کو پیدا کرتا ہے ۔ ان تمام احسانات کا تقاضا تھا کہ تم مغرور نہ ہوتے ۔ اور خدا سے ڈرتے رہتے ۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ؁۹

کَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، تم ہرگز نہیں مانتے ۔ بَلْ ؛ بلکہ ۔ تُکَذِّبُوْنَ ؛ تکذیب کرتے ہو ، جھوٹ سمجھتے ہو ۔ بِالدِّیْنِ ؛ جزا کو ۔ تم سمجھتے ہو کہ جو چاہو گے کرو گے ۔ کوئی پوچھنے والا تو ہے نہیں ۔ خوب سمجھو ! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ خدا کو منہ دکھانا ہے ، اس کے دربار میں جانا ہے ، جواب دہی کرنا ہے ۔

ترجمہ :- تم ہرگز نہیں مانتے (سرکشی اور احسان فراموشی کرتے ہو) بلکہ (دراصل) سزا و جزا ہی سے انکار کرتے ہو ۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ؁۱۰

وَاِنَّ ؛ اور بے شک ، البتہ ۔ یقیناً ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ لَحٰفِظِیْنَ ؛ ضرور نگہبان لگے ہوئے ہیں ، تم جو کچھ کر رہے ہو اس کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ لَحٰفِظِیْنَ ۔ اسم اِنَّ ہے عَلَیْکُمْ خبر ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تم پر (خدائی) نگران کار لگے ہوئے ہیں ۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ؁۱۱

کِرَامًا ؛ شریف ہیں ۔ کَاتِبِیْنَ ؛ روزنامہ نویس ہیں ، روز کی روز ڈائری لکھتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ زیادتی نہیں کرتے ۔ یہ خدائی پولیس والے بڑے شریف اور سچے ہیں ۔

ترجمہ :- (اور تم پر) کراماً کاتبین (روزنامچہ لکھنے والے متعین ہیں) ۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ہیں ، ان کو معلوم ہے ۔ مَا تَفْعَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- یہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں ۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ کراماً کاتبین نیک و بد کے حال سے واقف ہیں اور صحیح صحیح طور سے روزنامہ لکھتے جارہے ہیں تو جب یہ روزنامے دربارِ الٰہی میں پیش ہوں گے تو کیا ہوگا ؟

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ اَلْاَبْرَارَ ؛ جمع بَرٌّ ۔ نیک اچھے عمل کرنے والے ۔ لَفِيْ نَعِيْمٍ ؛ یقیناً نعمتوں میں ہوں گے ۔

ترجمہ :- یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے ۔

وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

وَاِنَّ ؛ یقیناً ۔ اَلْفُجَّارَ ؛ جمع فَاجِرٌ ؛ بدکار ۔ لَفِيْ جَحِيْمٍ ؛ البتہ دوزخ میں ہوں گے ۔ جَحْمٌ ؛ آگ دہکانا ۔

ترجمہ :- اور یقیناً بدکار لوگ (نیکوں کے مقابل) دوزخ میں ہوں گے ۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

يَصْلَوْنَهَا ؛ دوزخ میں داخل ہوں گے ۔ صَلْوٌ ۔ کولھے کی دو ہڈیوں میں سے ایک ہڈی ، قرب ۔ يَوْمَ الدِّيْنِ ؛ بروزِ جزا ۔

ترجمہ :- (بدکار لوگ) اس (دوزخ) میں یہ روزِ جزا داخل ہوں گے ۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَمَا هُمْ ؛ اور نہ ہوں گے وہ ۔ عَنْهَا ؛ دوزخ سے ۔ بِغَآئِبِيْنَ ؛ "بَا" زاید ہے ۔ اس سے تاکید پیدا ہوتی ہے ۔ غَآئِبِيْنَ ۔ غائب ہونے والے ، نکلنے والے ۔

ترجمہ :- اور وہ (بدکار) دوزخ سے نہ نکلیں گے ۔ (غائب نہ ہوں گے یعنی ان کو دوزخ میں خلود اور ہمیشگی رہے گی)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾

وَمَآ اَدْرٰىكَ ؛ اے مخاطب ! تجھے کس نے معلوم کروادیا ۔ تمہیں کیا معلوم، تمہیں کیا خبر ہے ! مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا کیا ہے !

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ روزِ جزا ہے کیا !

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ یعنی میں مکرر کہتا ہوں ۔ مَآ اَدْرٰىكَ ؛ تمہیں کیا خبر ہے ۔ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؛ کہ روزِ جزا کیا ہے !

ترجمہ :- میں پھر کہتا ہوں تمہیں کیا معلوم کہ روزِ جزا ہے کیا !

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع

يَوْمَ ؛ اس دن ۔ لَا تَمْلِكُ ؛ مالک نہ ہوگا ۔ اس کو اختیار نہ ہوگا، اس کے ہاتھ میں نہ ہوگا ۔ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ ؛ کوئی شخص کسی شخص کو نفع پہنچانے کا ۔ شَيْـًٔا ؛ کچھ بھی ۔ وَالْاَمْرُ ؛ اور حکم، حکومت ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِّلّٰهِ ؛ صرف اللہ ہی کی ہوگی ۔

ترجمہ :- اس دن کوئی کسی کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے گا (نفسی نفسی کی پڑی ہوگی) اور اس دن حکومت صرف خدا کی ہوگی ۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾

وَيْلٌ ؛ افسوس ہے، خرابی ہے ۔ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ؛ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔ باب تفعیل ہے ۔ طَفَفٌ کے معنی نقصان کے ہیں ۔ یہ لوگ بے پروائی سے نہیں بلکہ زیرکی اور ہوشمندی سے ناپ تول میں کمی کرکے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔

ترجمہ :- افسوس ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔

(وہ کیا کرتے ہیں ؟)

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ اِذَا ؛ جب ۔ اِكْتَالُوْا ؛ ناپ لیتے ہیں ۔ كَيْلٌ کا بابِ افتعال ہے ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں سے ۔ يَسْتَوْفُوْنَ ؛ پورا پورا لیتے ہیں ۔ وَفٰى سے باب استفعال ہے ۔ پورا طلب کرتے ہیں ۔ اِسْتِيْفَاء مصدر ہے ۔ مُسْتَوْفِيْ : حساب لینے والا ۔

ترجمہ :- جو لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳

وَاِذَا ؛ اور جب ۔ كَالُوْهُمْ ؛ لوگوں کو ناپ کر دیتے ہیں ۔ كَالَ يَكِيْلُ كَيْلًا : ناپنا ۔ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ ؛ یا ان کو یعنی لوگوں کو تول کر دیتے ہیں تو ۔ يُخْسِرُوْنَ ؛ خسارہ میں ، نقصان میں ، گھاٹے میں ڈالتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب لوگوں کو ناپ کر یا ان کو تول کر دیتے ہیں تو ان کو خسارے اور نقصان میں ڈالتے ہیں ۔

صاحبو ! یہ قرآن شریف ہے ۔ یہ جوامع الکلم پر مشتمل ہے ۔ اس کے تمام اقوال کلی ہیں ۔ مقصد لین دین میں خیانت ہے ۔ لوگ اللہ تعالیٰ سے رزق اور عزت طلب کرتے ہیں اور خود بندگانِ خدا کو کچھ نہیں دیتے ۔ '' ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند '' پر عمل نہیں کرتے ۔ دوسروں کو بُرا کہتے ہیں اور خود وہی کام کرتے ہیں ۔ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت ۔ دوسروں سے عزت طلب کرتے ہیں اور خود ان کو عزت نہیں دیتے ۔ حساب کتاب میں ذرا ذرا سی بات پر تکرار کرتے ہیں دوسروں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بڑے سخت اور دوسروں کا حق دینے کے وقت انجان ۔ بہرحال تطفیف میں یعنی ناپ تول میں خیانت کرنا دوسروں کے حقوق نہ دینا اور اپنے حقوق طلب کرنا ایک عام خرابی ہے جو لوگوں پر چھائی ہوئی ہے ۔ آپ کا مال تو میرا ہے اور میرا مال '' ہیں '' '' ہیں '' یہی فساد کی جڑ ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزان ہے ، ہر ایک کو اس کا حق دے گا اور دلائے گا ۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴

اَلَا ؛ کیا نہیں ۔ يَظُنُّ ؛ گمان کرتے ، جانتے ، خیال کرتے ۔ ظن کا لفظ کبھی گمان اور کبھی یقین کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ جو لین دین میں خیانت کرتے ہیں ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ لوگ ۔ مَبْعُوْثُوْنَ ؛ مرنے کے بعد زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے ۔ بَعَثَ ، يَبْعَثُ ، بَعْثًا ، بِعْثَةً ؛ باب فتح ، بھیجنا ، مرنے کے بعد زندہ کرنا ۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگ اتنا نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا بھی ہے۔
کیوں؟

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥

لِيَوْمٍ ؛ ایک دن کے لئے۔ عَظِيمٍ ؛ بڑا۔ عظیم الشان۔

ترجمہ:- ایک بڑے دن کے لئے۔

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

يَوْمَ ؛ اس دن۔ يَقُوْمُ ؛ کھڑے ہوں گے۔ اَلنَّاسُ ؛ لوگ۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے سامنے اس کی جوابدہی کے لئے۔ اس عظیم الشان دن میں کیا ہوگا۔

ترجمہ:- سب لوگ اس دن رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ تم یوں بغیر جواب دہی کے نہ چھوڑے جاؤ گے۔ سرکاری لوگ تمہارے اعمال نامے لکھ رہے ہیں۔ روزنامے تیار ہو رہے ہیں۔ اِنَّ ؛ بے شک۔ كِتٰبَ ؛ کتاب، فردِ اعمال۔ اَلْفُجَّارِ ؛ جمع فَاجِرٌ ؛ بدکار، بدعمل، کافر، گنہگار۔ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؛ سجین میں ہیں۔

ترجمہ:- یقیناً بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨

وَمَآ اَدْرٰىكَ ؛ اور کس چیز نے تم کو معلوم کرا دیا، تمہیں کیا معلوم؟ مَا سِجِّيْنٌ ؛ وہ سجین ہے کیا؟ سِجْنٌ۔ قید۔ سِجِّيْنٌ۔ وہ مقام جہاں بدکاروں کے اعمال نامے رہتے ہیں۔ بدکاروں کے اعمال کا دفتر۔

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم کہ سجین ہے کیا؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩

كِتٰبٌ ؛ دفتر۔ کتاب۔ مَرْقُوْمٌ ؛ لکھا ہوا۔ رَقَمَ۔ يَرْقُمُ، رَقْمًا۔ لکھنا، نشان کرنا۔

ترجمہ:- (سجین) ایک دفتر ہے جس میں (بدکاروں کے اعمال) لکھے ہوئے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾

وَيْلٌ ؛ افسوس ، وائے ، خرابی ہے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِلْمُكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والوں کے لئے ، جھٹلانے والوں کے لئے ۔ یقین نہ رکھنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- وہ دن (یقین نہ رکھنے والوں اور) جھٹلانے والوں کے لئے بڑا افسوسناک ہے ۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ ۔ يُكَذِّبُوْنَ ؛ تکذیب کرتے ہیں ، جھٹلاتے ہیں ، یقین نہیں رکھتے ۔ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا پر ، وہ سمجھتے تھے کہ مرجائیں گے تو خاتمہ ہوجائے گا ۔ نہ ہم رہیں گے نہ ہم کو کوئی سزا دے گا ۔

ترجمہ :- جولوگ روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں ۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ ؛ اور روزِ جزا کی تکذیب نہیں کرتا ، اس کو نہیں جھٹلاتا ، اس پر یقین نہیں رکھتا ۔ اِلَّا كُلُّ ؛ مگر ہر شخص ۔ مُعْتَدٍ ؛ اصل میں مُعْتَدِیْ ہے ۔ قاضٍ کے قاعدہ سے "یا" گرگئی ۔ اِعْتِداء مصدر ہے باب افتعال کرنے والا ۔ اَثِيْمٍ ؛ گنہگار ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔

ترجمہ :- اور روزِ جزا کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو حدودِ الٰہی سے باہر ہو ، تجاوز کرگیا ہو اور گنہگار بھی ہو ۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

اِذَا ؛ جب ۔ تُتْلٰى عَلَيْهِ ؛ اس کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں ۔ تَلٰى يَتْلُوْ ۔ پیچھے پیچھے چلنا ۔ تَالِیْ ۔ بعد کی چیز ۔ قِرَاءت کے معنی پڑھنا ۔ زبان کے ساتھ اگر دل بھی چلے تو یہ تلاوت ہے ۔ "تلاوت" سمجھ کر پڑھنا ہے اور "قراءت" عام ہے ۔ قَرَءَ کے معنی ہیں جمع کرنا ۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری نشانیاں ، قرآن کی آیتیں ۔ قَالَ ؛ وہ کہتا ہے ۔ اَسَاطِيْرُ ؛ جمع اُسْطُوْرَة ۔ کہانی ، قصہ ، اسٹوری اور ہسٹری اسی سے ہے ۔ اَلْاَوَّلِيْنَ ؛ قدیم لوگوں کے ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ قدیم لوگوں کے قصے ہیں ۔ جن کے دلوں میں عبرت لینے کی گنجائش نہیں ، دوسروں کے حالات سے نصیحت لینے کی عادت نہیں ، ایسے لوگ قدیم قصے کہہ کر ٹالتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب ان کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں ، یہ تو پُرانے ڈھکوسلے اور قدیم کہانیاں ہیں

كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

کَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، نہیں نہیں ، اس طرح نہ سمجھو ۔ بَلْ ؛ بلکہ ۔ رَانَ ؛ زنگ چھا گیا ہے ۔ عَلٰی ؛ پر ۔ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دل ، ان کے دل سیاہ ہوگئے ہیں ۔ یہ کیوں ؟ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ اس مال اور ان اعمال کی وجہ سے کہ انھوں نے کمایا تھا ۔ جب آدمی کوئی بُرا کام کرتا ہے تو اس کے دل پر تھوڑا سا دھبہ آجاتا ہے اگر توبہ کرلے تو وہ دھبہ صاف ہوجاتا ہے ۔ اگر توبہ نہ کرے تو بے پروائی کرتا گناہ کو ہلکا سمجھتا ہے ۔ پھر دل میں جرأت پیدا ہوتی ہے اور جس کام کو چھپ کر کرتا تھا علانیہ کرتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے کرنے میں مجبور سمجھتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے تو گناہ کرنے کو اچھا سمجھنے لگتا ہے ۔ پھر اس کے اچھے ہونے پر استدلال شروع کرتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے اور دوسروں کو اُس بُرے کام کی تبلیغ شروع کرتا ہے جب گناہ اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو ایمان آہستہ سے اُس کے دل سے روانہ ہوجاتا ہے ۔

"بَلْ" پر سکتہ ہے ۔ یعنی تھوڑا سا وقفہ کرنا مگر دم نہ لینا چاہیئے ۔ حفصؔ کی روایت میں چار جگہ صحیح سکتہ ہے ۔ ہر ایک کو اس کے مقام پر بیان کردیا گیا ہے ۔ یہ سکتہ کیوں کیا جاتا ہے ؟ اگر سکتہ نہ کیا جاتا تو یَرْمَلُوْنَ کے قاعدے سے بَلْ رَّان ہوجاتا ۔ اور مقصدِ قرآنی ادا نہ ہوتا ۔ اس وقفہ کے بعد رَانَ جُدا ہوگیا ہے لہذا رَانَ پر زُور آگیا ۔ اگر وصل کرتے تو یہ بات حاصل نہ ہوتی ۔ گزشتہ آیت سے ظاہر ہورہا ہے کہ اُن کے دلوں پر تاریکی چھا گئی ہے ۔ لہذا وہ صحیح بات کو کہہ نہیں سکتے اور صحیح خیال رکھ نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- نہیں ! بلکہ ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ہے اُس (مال اور اعمال) کی وجہ سے جو اُنھوں نے کمایا تھا

(یہ کیوں) یہ اُن کے کرتوتِ بد کا نتیجہ ہے ۔ اُن ہی کے اعمال کا اثر ہے کہ اُن کی بے ایمانی اور ان کی نافرمانی زنگ کی صورت میں نمودار ہورہی ہے ۔ اس سیاہ دلی کا اور کیا نتیجہ نکلا !

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥

کَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، صرف اتنا ہی نہ سمجھو ۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک وہ لوگ ۔ عَنْ رَّبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار سے جس نے پالا پوسا ، کیا کیا سرفراز کیا ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن یعنی بروزِ جزا ، روزِ قیامت میں ۔ لَمَحْجُوْبُوْنَ ؛ حجاب میں ہوں گے ، خدا کے اور ان کے بیچ میں پردہ ہوگا ۔ وہ دیدارِ الٰہی سے محروم ہوں گے ۔ اتنی بڑی نعمت سے محروم رہنا اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہوگی ؟

ترجمہ :- یہی نہیں بے شک یہ لوگ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن حجاب میں رہیں گے (اور دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے) ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی دو قسم کی تجلیات ہوتی ہیں (۱) تجلیٔ ذاتی جس کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور یہ مرتبہ احدیت کے متعلق ہے جہاں دوئی کی گنجائش نہیں اس مرتبہ میں میں اور تُو کو دخل نہیں ۔ یہ مرتبہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا ہے (۲) دوسری تجلی اسماء و صفاتِ الٰہی کی ہے ۔ اور اس کا مقام واحدیت کا ہے ۔ اور یہ عالم مثال سے متعلق ہے ۔ بعض نادان

جو عالم مثال سے بالکل ناواقف ہیں وہ مطلقاً دیدارِ الٰہی سے انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے دیدارِ الٰہی سے محروم رہنے سے ہم کو بھی کچھ انکار نہیں۔ جو دیدارِ الٰہی کا یقین نہیں رکھتے بے شک ان کو دیدارِ الٰہی نہ ہوگا۔ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو یہاں کا اندھا وہ وہاں کا بھی اندھا۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جتنا اعتقاد اور علم ہوگا، اتنا ہی قیامت میں شہود ہوگا۔ دنیا دار العمل ہے۔ اپنے کو ترقی دینے کی جگہ بھی ہے۔

حسرت جو مرے علم میں ہے جلوہ فگن آج ÷ کل آئے گا وہ بن کے تماشہ مرے آگے (حسرت صدیقی)

اتنا ہی نہیں!

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک وہ۔ لَصَالُوْا ؛ اصل میں لَصَالُوْنَ تھا، اضافت سے نون گر گیا۔ صَلْوٌ۔ نزدیک ہونا، داخل ہونا، گھسنا۔ صَالِیْ۔ گھسنے والا۔ اَلْجَحِیْمِ ؛ بدشکل، ڈراونی، دوزخ۔ بداعتقادی اور بدعملی کا نتیجہ پہلے تو دیدارِ الٰہی سے محرومیت تھی۔ صرف اتنا ہی نہیں۔ ان کو دوزخ میں بھی جانا ہوگا۔

ترجمہ:- پھر یہ لوگ یقیناً دوزخ میں بھی جائیں گے۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ يُقَالُ ؛ کہا جائے گا۔ هٰذَا الَّذِیْ ؛ یہی تو ہے۔ كُنْتُمْ بِهٖ ؛ جس کو تم۔ تُكَذِّبُوْنَ ؛ جھوٹ سمجھتے تھے، خلاف واقعہ جانتے تھے، تم اس کی تکذیب کرتے تھے۔

ترجمہ:- پھر اُن سے کہا جائے گا یہی تو وہ جہنم ہے جس کی تم تکذیب کرتے اور جھوٹ سمجھتے تھے۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

كَلَّا ؛ ہرگز ایسا نہ ہوگا جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو۔ اَبْرَار جمع بَرٌّ ؛ نیک، دوسروں سے بھلائی کرنے والے۔ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ ؛ بے شک نیکوں کا رجسٹر، ان کے ناموں کی فہرست۔ لَفِیْ عِلِّيِّيْنَ ؛ یقیناً اعلیٰ مقام پر ہے۔ عِلِّيِّيْنَ ؛ جمع۔ عِلِّیٌّ۔ مشتق از عُلُوٌّ۔ بمعنی بلندی۔

ترجمہ:- نہیں نہیں! یقیناً نیکوں کے ناموں کا کتابچہ علیین میں ہے۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾

وَمَا اَدْرٰكَ ؛ اور تمہیں کس نے بتایا، تم کیا جانو۔ مَا عِلِّيُّوْنَ ؛ یہ عِلِّيُّوْنَ ہے کیا۔

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم کہ عِلِّیُّوْنَ ہے کیا؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

كِتٰبٌ ؛ کتابچہ۔ مَرْقُوْمٌ ؛لکھا ہوا، نشان کیا ہوا۔

ترجمہ:- وہ ایک کتابچہ ہے (جس میں وقت بوقت نیکوں کے نام درج کئے گئے ہیں۔)

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

يَشْهَدُهُ ؛ اس کو دیکھتے ہیں، اس کی شہادت دیتے ہیں، اس کے پاس رہتے ہیں۔ الْمُقَرَّبُوْنَ ؛ خدا کے مقرب، نزدیکی اور قربت والے۔

ترجمہ:- اس کو جانتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں خدائے تعالیٰ کے مقرب لوگ۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اِنَّ الْاَبْرَارَ ؛ بے شک نیکوکار آدمی۔ لَفِيْ نَعِيْمٍ ؛ بڑی نعمت میں ہیں۔

ترجمہ:- بے شک! نیک لوگ بڑی نعمت میں ہیں۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

اَرِيْكَةٌ ؛ تخت، صوفے، چھپر کھٹ۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ ؛صوفوں پر بیٹھے ہوئے۔ اصل میں جَالِسِيْنَ عَلَى الْاَرَائِكَ ہے۔ يَنْظُرُوْنَ ؛ نیکوں اور بدوں کو دیکھتے ہوں گے، خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے، ہر طرح کی سیر کرتے ہوں گے۔ يَنْظُرُوْنَ کا مفعول محذوف ہے جس کا فردِ اعلیٰ خدائے تعالیٰ ہے۔ اور عام طور سے نیک و بد مُراد ہیں۔

ترجمہ:- تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھتے ہوں گے۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ ؛ تو جانتا ہے، تو جانے گا، تو دیکھے گا، ان کے چہروں میں وُجُوْهٌ جمع وَجْه۔ چہرہ۔ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ؛ آسودگی اور نعمت کی تروتازگی۔

ترجمہ:- (اے مخاطب!) تو ان کے چہروں میں نعمت کی تروتازگی دیکھے گا (جانے گا)۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

يُسْقَوْنَ ؛ وہ پلائے جاتے ہوں گے ۔ مِنْ رَّحِيقٍ ؛ خالص شراب سے ۔ مَخْتُومٍ ؛ سربمہر، محفوظ ۔

ترجمہ :- ان کو خالص سربمہر شراب پلائی جائے گی ۔

عزیزو ! محبت کو شراب سے بڑی مناسبت ہے ۔ شراب اور محبت سے دلی جذبات اُبھرتے ہیں ۔ آدمی بے تکلف ہوجاتا ہے ۔ عقلِ خانہ خراب مغلوب ہوجاتی ہے شرم و حیاء اس کے دامن کو روک نہیں سکتے ۔ قیامت میں بھی محبت شراب کی صورت میں نمودار ہوگی اور اپنے ولولے بتائے گی ۔

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾

خِتَامُهٗ ؛ وہ چیز جس پر مُہر کرتے ہیں ۔ مِسْکٌ ؛ معلوم ہے کہ یہ ایک خوشبو ہے ۔ شراب تو شراب ہے اس کی لاک ، اس کا سیل بند مسک ہے کہ شیشہ کھولنے سے پہلے ہی مسک بند کی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ ؛ اور ایسی ہی چیز میں ، اُسی کے متعلق ۔ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؛ تَنَافُس ۔ رغبت ، شوق ، حرص کرنا ۔ رغبت کریں شوق کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور اس کا سیل بند مسک ہے ۔ ایسی ہی چیز کے لئے حرص و ریس کرنے والے حرص و ریس کریں ۔

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾

وَمِزَاجُهٗ ، اور اس کی ملونی و آمیزش ، وہ چیز جس کی شدت کم کرنے کے لئے یا اُس کو خوش ذائقہ بنانے کے لئے شراب میں ملاتے ہیں ۔ مِنْ تَسْنِيْمٍ ؛ کوہانِ اشتر اونٹ کی تربت ۔ تَسْنِيْم ۔ ایک چشمہ کا نام ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کی ملونی تسنیم کے چشمہ کی ہے (جس سے تسکین و راحت پیدا ہوتی ہے) ۔

فقیروں کا خیال ہے کہ تسنیم سے مُراد حُبّ ذاتی ہے ۔ یعنی شرابِ محبت میں حُبّ ذاتی کا بھی مزہ ہے ۔ جہاں بندے کو خدا سے محبت ہے خدا کو بھی بندوں سے حُبّ ذاتی ہے عاشق کی طرف سے محبت ہے تو محبوب کی طرف سے حُبّ ذاتی جو عاشق کی تمام کمزوریوں پر غالب آجائے گا ۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

عَیْنًا ؛ وہ تسنیم ایک چشمہ ہے ۔ یَشْرَبُ بِهَا ؛ اس میں سے پئیں گے ۔ اَلْمُقَرَّبُوْنَ ؛ خدائے تعالیٰ کے مقرب لوگ ۔

ترجمہ :- (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے مقرب لوگ پئیں گے ۔

اچھوں کا بیان ہو چکا اب بُروں کا حال سنو۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿۲۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ جو لوگ مجرم تھے، گناہوں میں مبتلا تھے۔ كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تھے وہ ایمانداروں پر۔ يَضْحَكُوْنَ ؛ ہنستے، تحقیراً کھِلّی اُڑاتے، مضحکہ کرتے، مذاق اور دل لگی کرتے۔

ترجمہ:- بدکار اور مجرم لوگ ایماندروں (سے ملتے تو ان) پر خوب ہنستے۔

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿۳۰﴾

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ ؛ اور جب مسلمانوں کے پاس سے گزرتے۔ يَتَغَامَزُوْنَ ؛ تو آنکھیں مارتے، آنکھوں سے اشارے کرتے۔ غَمْزَةٌ۔ آنکھ کا اشارہ۔

ترجمہ:- اور (بدمعاش) جب ان کے (مسلمانوں کے) پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے۔

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۳۱﴾

وَاِذَا انْقَلَبُوْا ؛ اور جب واپس ہوتے، پلٹتے۔ اِنْقِلَابٌ۔ حالت کا بدل جانا۔ اِلٰى اَهْلِهِمْ ؛ اپنے اہل وعیال کے پاس، اپنے متعلقین کی طرف۔ اِنْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ؛ باتیں بناتے واپس ہوتے۔ فَاكِهَةٌ۔ میوہ۔ تَفَكُّهٌ اور فُكَاهَةٌ۔ ہنسی اور دل لگی کی باتیں کرنا۔

ترجمہ:- اور جب اپنے اہل وعیال کے پاس واپس ہوتے تو باتیں بناتے دل لگی کرتے، واپس ہوتے۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۲﴾

وَاِذَا رَاَوْهُمْ ؛ اور جب یہ بدمعاش، مسلمانوں کو دیکھتے۔ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہتے کہ بے شک یہ لوگ۔ لَضَآلُّوْنَ ؛ البتہ گمراہ ہیں۔ دنیا نقد ہے۔ آخرت اُدھار ہے۔ ان کی جتن بے کار ہے اُدھار کے لئے نقد کو کھو رہے ہیں۔

ترجمہ:- اور جب یہ لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ یقیناً غلط کار ہیں، گمراہ ہیں۔

وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۳۳﴾

وَمَآ اُرْسِلُوْا ؛ اور بھیجے نہیں گئے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ حٰفِظِيْنَ ؛ محافظ، نگران کار اور یہ مسلمان کچھ ہمارے نگران کار تو بنائے نہیں گئے ہیں کہ ہم کو ہمیشہ ٹوکتے اور ہمارے اعمال کی تنقید کرتے رہتے ہیں۔ صبح سے شام تک نصیحت کئے

جارہے ہیں ۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کفار مسلمانوں کے نگران کار تو ہیں نہیں کہ خواہ مخواہ ہم پر اعتراض کرتے رہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ ان پر کچھ ان کے نگران کار بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ۔

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾

دنیا میں کفار مسلمانوں پر ہنستے تھے ۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ آج یعنی قیامت کے دن مسلمان ۔ مِنَ الْكُفَّارِ ؛
کافروں پر ۔ يَضْحَكُوْنَ ؛ ہنسیں گے ۔

ترجمہ :- پس آج ایماندار کفار پر خوب ہنسیں گے ۔

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾

عَلَى الْاَرَآئِكِ ؛ تختوں پر بیٹھے ہوئے ، صوفوں پر بیٹھے ہوئے ۔ يَنْظُرُوْنَ ؛ کافروں کا تماشہ دیکھتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- (مسلمان لوگ) صوفوں پر بیٹھے ہوئے (اطمینان سے ان کافروں کا تماشہ) دیکھتے ہوں گے ۔

ع ۱ ۳۶ ۸ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ ؛ کیا بدلہ دے دیا گیا کفار کو ۔ ثَوَابٌ ؛ بدلہ ۔ كُفَّارٌ ؛ منکر ، نہ ماننے والے ۔ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛
جو کچھ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- کیا ان کافروں کو ان کے اعمالِ بد کا بدلہ مل گیا ؟

بے شک مل گیا اور مشاہدہ کر رہے ہیں ۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾

اِذَا السَّمَآءُ ؛ جب آسمان ۔ اِنْشَقَّتْ ؛ شق ہوجائے ، پھٹ جائے ، پارہ پارہ ہوجائے ۔

ترجمہ :- جب آسمان شق اور پارہ پارہ ہوجائے ۔

صاحبو! عربی میں سَما کا لفظ ہر اوپر کی چیز کو کہتے ہیں۔ خواہ چھت ہو خواہ ابر ہو، خواہ اس دنیا سے اعلیٰ مقام ہو۔ عربی میں سمو کے معنی علو کے ہیں۔ پس ہر اوپر کی چیز نیچے کی چیز کے لئے سماء ہے۔ آسمانوں کو ٹھوس سمجھنا یہ یونانیوں اور دوسرے لوگوں سے لیا ہوا ہے۔ ان کے خیالات سے مسلمانوں کو کیا علاقہ۔ بعض مسلمان جو فلسفیوں کے اثرات سے دب گئے ہیں وہ قرآن شریف کے مطابق فلسفہ کو بنانے کے عوض قرآن شریف کو فلسفہ کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس تمام ستارے آسمانِ اوّل میں ہیں۔ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ۔ آسمان دنیا عالمِ اجسام جو ہم سے قریب تر ہے۔ اس کو تمام ستاروں سے زینت دی گئی ہے۔ اس عالمِ اجسام کے اوپر عالمِ مثال ہے۔ عالمِ مثال، عالمِ شہادت و عالمِ ناسوت و عالمِ اجسام کے نظر کرتے آسمان ہے۔ اور عالمِ ارواح عالمِ مثال سے اعلیٰ آسمان ہے خود عالمِ مثال کے بھی درجات ہیں۔ اعلیٰ سماء، اسفل ارض (زمین) سمجھی جائے گی۔ ہم کو فلسفہ کے جھنجھٹ میں کیوں پھنسنا چاہیئے۔ دنیا ایک دن تباہ ہونے والی ہے۔ عالم کا نظام برباد ہونے والا ہے۔ اس سے پہلے فناءِ عالم کے متعلق بحث ہو چکی ہے۔

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۝۲

وَاَذِنَتۡ ؛ اور کان لگا کر سن لیا۔ لِرَبِّهَا ؛ خدا کے حکم کو۔ وَحُقَّتۡ ؛ اور آسمان اسی کا مستحق تھا۔ خدا کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے؟

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں ÷ مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

ترجمہ:- اور (آسمان نے) حکمِ خدا کو (اطاعت کے کانوں سے) سن لیا۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے تھا (اور آسمان اسی کا مستحق تھا)۔

وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۝۳

وَاِذَا الۡاَرۡضُ ؛ اور جب زمین۔ مُدَّتۡ ؛ کھینچی اور تانی جائے گی۔ یعنی عالم کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا۔

ترجمہ:- اور جب زمین تانی جائے گی۔

وَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَتَخَلَّتۡ ۝۴

وَاَلۡقَتۡ ؛ اور زمین پھینک دے گی، ڈال دے گی۔ مَا فِيۡهَا ؛ اُس چیز کو جو زمین میں ہے یعنی خوب کان کنی کی جائے گی۔ زمین کا خول پتلا پڑ جائے گا۔ جابجا سے ٹوٹ جائے گی۔ وَتَخَلَّتۡ ؛ اور (زمین سے لاوا نکلنے کی وجہ سے) خالی ہو جائے گی۔ یہ سب آثار قیامت میں سے ہے۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ قیامت کے وقت زمین میں سے تمام مُردے نکل پڑیں گے۔

ترجمہ:- اور جب زمین اس چیز کو نکال کر خالی ہو جائے گی جو اُس میں ہے۔

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۝۵

ترجمہ :- اور اُس نے حکمِ خدا کو (اطاعت کے کانوں سے) سُن لیا اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا (اور وہ اسی کی مستحق تھی)۔

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِیۡهِ ۝۶

یَـآ اَیُّهَـا الۡاِنۡسَانُ ؛ اے انسان، اے آدم زاد۔ اِنَّـکَ کَادِحٌ ؛ بے شک تو کوشش کررہا ہے۔ اِلٰی رَبِّـکَ ؛ تیرے رب کی طرف۔ کَـدۡحًـا ؛ سخت کوشش۔ مفعولِ مطلق ہے کَـادِحٌ کا۔ یعنی طوعا وکرہاً بے اختیار یا اختیار سے۔ اچھے لوگ تو خدا کے پاس جانے دربارِ الٰہی میں جانے سرگرم رہتے ہیں۔ اور بُروں کو بے ارادہ گھسیٹے گھسیٹے وہیں پہنچنا ہے۔ فَمُلٰقِیۡهِ ؛ بہرحال اُس کو خدا سے ملنا اور اس سے ملاقات کرنا ہے، اپنے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہے۔

ترجمہ :- او انسان ! تو اپنے رب کی طرف پہنچنے کے لئے کوشش کررہا ہے پھر تو پہنچ ہی جائے گا۔ تجھے اس کی ملاقات ہو ہی جائے گی (اچھے جزا پائیں گے اور بُرے سزا)۔

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ ۝۷

فَـاَمَّا مَنۡ ؛ پھر جو۔ اُوۡتِیَ ؛ جس کو دی گئی۔ اٰتٰی، یُؤۡتِی، اِیۡتَاءً ؛ دینا۔ اَتٰی ۔ یَـاۡتِیۡ، اِتۡیَانًا ؛ آنا۔ اَعطٰی، یُعۡطِی۔ اِعۡطَاءً وَعَطَاءً ؛ دے دینا۔ کِتٰـبَهٗ ؛ اس کی کتاب، اپنا اعمال نامہ۔ بِیَمِیۡنِهٖ ؛ سیدھے ہاتھ میں۔

ترجمہ :- پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا ہو۔

فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۝۸

فَسَوۡفَ ؛ پھر وہ عنقریب۔ یُحَاسَبُ ؛ اس کا حساب لیا جائے گا۔ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ؛ آسان حساب یعنی اس کو اس کا اعمال نامہ دکھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا بندے تو نے فلاں فلاں بُرے کام کئے، جا ہم نے تجھے بخش دیا۔

ترجمہ :- پھر اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔

وَّیَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ۝۹

وَیَـنۡـقَـلِبُ ؛ اور واپس ہوگا۔ پلٹے گا۔ اِلٰـی اَهۡـلِـهٖ ؛ اپنے اہلِ وعیال کی طرف جب کہ وہ منتظر کھڑے ہوں گے۔

مَسْرُوْرًا ؛ خوش خوش ، مسرور ۔ مَسَرَّتْ ۔ خوشی ۔ وہ خوشی جو دل میں چھپی ہوئی ہے ۔ بَشَارَتْ ۔ وہ خوشی جو چہرے سے ظاہر ہو ۔ سِرٌّ ۔ راز ، چھپی ہوئی بات ۔ سُرِّیَۃٌ ؛ وہ خواص جو بیوی سے چھپائی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف خوش خوش پلٹے گا ۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

وَ اَمَّا مَنْ ؛ اور وہ شخص جو جس کو ۔ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ ؛ اس کا اعمال نامہ اس کو دیا گیا ۔ وَرَآءَ ؛ پیچھے یہ لفظ آگے اور پیچھے دونوں معنوں میں مستعمل ہے ۔ وَرَآءَ ؛ پیچھے ۔ ظَهْرِهٖ ؛ اس کی پیٹھ ۔ اچھا آدمی اپنے اعمال نامہ کو فوراً لے لے گا ۔ اور بُرا آدمی مشکل سے ، دیر سے اپنے اعمال نامہ کو لے گا ۔

ترجمہ :- پھر جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا ۔

فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾

فَسَوْفَ ؛ پھر عنقریب وہ ، البتہ وہ ۔ یَدْعُوْا ؛ پکارے گا ، دُعا کرے گا ۔ ثُبُوْرًا ؛ موت کو ، ہلاکی کو ۔ بُرا آدمی مرنے کی آرزو کرے گا اور موت نہ آئے گی ۔ ہائے موت پکارے گا ، ہائے موت چلائے گا ۔ مگر سب لاحاصل ۔

ترجمہ :- پھر وہ عنقریب موت کی دُعا کرے گا ۔ (موت کو پکارے گا ۔ مگر موت نہ آئے گی)

وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾

وَّیَصْلٰی ؛ اور داخل ہوگا ۔ سَعِیْرًا ؛ آتشِ دوزخ میں ۔

ترجمہ :- اور وہ جہنّم میں داخل ہوگا ۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾

اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ ؛ اپنے اہل وعیال میں تھا ۔ مَسْرُوْرًا ؛ خوش خوش ، مسرور ۔

ترجمہ :- وہ تو (دنیا میں) اپنے اہل وعیال میں خوش وخرم تھا ۔

صاحبو ! دو خوشیاں اور دو غم جمع نہیں ہوسکتے ۔ جو دنیا میں خوش وخرم تھے ۔ وہ آخرت میں ناشاد و نامراد ہوں گے اور جن کو دنیا میں غمِ آخرت تھا ان کو آخرت میں شادی وخرمی نصیب ہوگی ۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾

اِنَّـهٗ ظَنَّ ؛ وہ گمان کرتا تھا ۔ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ؛ خدا کے پاس نہ پلٹے گا ۔ حَارَ ۔ يَحُوْرُ ۔ حَوْرًا ؛ پلٹنا ، گردش کھانا ۔ مِحْوَرٌ ؛ دھُرا جس پر چرخہ پھرتا ہے ۔ مُحَاوَرَة ؛ باہمی گفتگو ۔

ترجمہ :- وہ سمجھتا تھا کہ اس کو (دربارِ الٰہی میں) واپس جانا نہیں ہے ۔

بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

بَلٰی ؛ کیوں نہیں ۔ ضرور خدا کی طرف واپس جانا ہے ۔ اِنَّ رَبَّهٗ ؛ بے شک اس کا رب ، اس کا پروردگار ۔ كَانَ بِهٖ ؛ اس کے متعلق تھا ۔ بَصِيْرًا ؛ جاننے والا ، دیکھنے والا ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ! اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا (اس سے خوب واقف تھا) ۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾

فَـلَآ ؛ پھر نہیں جی ۔ یہاں ایک سکتہ ملیحہ یعنی ہلکا سا سکتہ کرنے اور اُقْسِمُ پر زور دینے کی ضرورت ہے ۔ فَـلَآ اُقْسِمْ کے معنی اُقْسِـمُ ۔ لینا عربیت و قرآن پر ظلم ہے ۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ بات واضح بین اور بدیہی ہے لہذا میں اس کے لئے قسم نہیں کھاتا ۔ بِـالشَّـفَقِ ؛ شفق کی ۔ شفق کے متعلق اختلاف ہے ۔ امام شافعیؒ اور سیبویہؒ شفق سُرخی کو کہتے ہیں جو مغرب کے وقت رہتی ہے اور احمد بن حنبل اور حضرت امام ابو حنیفہ اس سفیدی کو اور روشنی کو کہتے ہیں جو سرخی غائب ہونے کے بعد بھی رہتی ہے جو غروب کے بعد رہتی ہے ۔ خدائے تعالیٰ شفق اور رات اور چودھویں رات کے چاند کا ذکر کر کے شہادت دلا رہا ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی ۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ! شفق شہادت دے گی ۔

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

وَالَّيْلِ ؛ اور رات ۔ وَمَا وَسَقَ ؛ اور وہ چیزیں جو چھپ جاتی ہیں ، جن کا نور گھٹ جاتا ہے جن کو جمع کیا یعنی رات اور وہ تاریکی جسے اُس نے جمع کیا ہے ۔

ترجمہ :- اور رات اور وہ سب چیزیں جو رات کی تاریکی میں چھپ جاتی ہیں ۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾

وَالْقَمَرِ ؛ اور چاند۔ اِذَا اتَّسَقَ ؛ جب پورا ہوجائے۔ اِتَّسَقَ بِهٖ ؛ باب افتعال ہے وَسَقَ سے ، واؤ تا بن کر مدغم ہوا۔

ترجمہ:- اور جب کہ چاند پورا ہوجائے۔ (یہ انسان کی فطرت ہے، لوگوں کی طبیعت ہے)

طبیعتِ انسانی کے اقسام

خدائے تعالیٰ انسان کی مختلف طبیعتوں کو بیان فرماتا ہے بعض رات کی خاصیت کے ہوتے ہیں۔ جو دنیا پر چھا جاتی ہے۔ اور بعض پورے چاند کی طبیعت رکھتے ہیں۔ جس سے دنیا منور ہوجاتی ہے۔ اور بعض اوسط حالت میں رہتے ہیں۔ نہ پورے روشن نہ پورے تاریک جیسے شفق کا وقت یا ایک ہی انسان پر تین حالتیں گذرتی ہیں (۱) بُرے خطرات (۲) معمولی خطرات (۳) اعلیٰ اور بہتر خطرات یعنی بندگانِ خدا کو ان چیزوں سے عبرت لینے کی ضرورت ہے۔ ابھی ہم نے بیان کیا ہے کہ بعض اچھے ہوتے ہیں اور پورے اچھے ہوتے ہیں۔ جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اولیاء و صالحین اور بعض اوسط حالت میں رہتے ہیں جیسے معمولی مسلمان۔ اور بعض بد اور بدتر ہوتے ہیں جیسے کافر اور بے دین جو سخت تاریک رات کے مانند ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان چیزوں کو شاہد کے طور پر پیش فرماتا ہے۔

اب میں ان تینوں آیتوں کی تشریح کرتا ہوں:

پھر نہیں جی، ذرا شفق پر غور کرو وہ کیا شہادت دیتی ہے اور رات اور وہ تمام چیزیں جو رات کی تاریکی میں چھپ جاتی ہیں۔ اور چاند جب کہ وہ پورا ہوجائے جس سے دنیا منور ہوجاتی ہے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

لَتَرْكَبُنَّ ؛ تم سوار کئے جاؤ گے، تم کو اس پر سے گزرنا ہوگا۔ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؛ ایک حال کے بعد ایک حال پر سے۔

ترجمہ:- لوگو! تم ایک سے دوسرے حال پر گزرو گے۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾

فَمَا لَهُمْ ؛ پھر انہیں کیا ہوگیا۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ کہ ایمان نہیں لاتے۔

ترجمہ:- پھر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔

السجدة

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾

وَاِذَا ؛ اور جب۔ قُرِئَ ؛ پڑھا گیا۔ پڑھا جائے۔ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ ؛ اُن پر قرآن۔ لَا يَسْجُدُوْنَ ؛ سجدہ نہیں کرتے۔ چنانچہ سجدہ کے لفظی معنی جھکنے اور سرخم کرنے کے ہیں۔ خدا کی طرف نہ مائل ہوتے اور نہ جھکتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں خشوع اور خضوع نہیں پیدا ہوتا۔ آیت سجدہ پر امام ابو حنیفہ کے پاس سجدہ واجب ہے اور امام شافعی کے پاس سنت اور قرآن کی

کوئی سی بھی آیت پڑھی جائے تو دل میں خشوع وخضوع پیدا ہونا چاہیئے اور ہمیشہ قرآن سننے کے لئے مائل رہنا چاہیئے نہ کہ اُس سے اعراض بے توجہی اور اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہمارا فرض ہے۔

صاحبو! ذرا غور کرو آیت سجدہ کے سوا قرآن کی دوسری آیتیں سُنیں تو کیا سجدہ کرنا ضروری ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا یہاں سجدہ کے معنی سرِ تسلیم خم کرنے کے ہیں اور آیت سجدہ پر اس لئے سجدہ کرتے ہیں کہ الفاظ قرآن کا لحاظ کرکے عملی طور سے اطاعت کریں۔

ترجمہ:- اور جب ان پر قرآن پڑھ کے سُنایا جاتا ہے تو نہ اس پر مائل ہوتے ہیں اور نہ سجدہ کرتے ہیں۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

بَلِ الَّذِيْنَ ؛ بلکہ وہ لوگ جو۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کرتے ہیں، انکار کرتے ہیں، نہیں مانتے۔ يُكَذِّبُوْنَ ؛ اُلٹے تکذیب کرتے ہیں، جھٹلاتے ہیں۔

ترجمہ:- بلکہ یہ کافر تو اور اُلٹی تکذیب کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾

وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ اَعْلَمُ ؛ زیادہ عالم ہے، خوب جانتا ہے، بہت ہی باخبر ہے۔ بِمَا يُوْعُوْنَ ؛ اس چیز کو کہ دل میں رکھتے ہیں۔ وِعَاء ؛ برتن، ظرف۔ اَوْعٰى ، يُوْعِي ، اِيْعَاءً ؛ کسی چیز کو ظرف میں رکھنا۔ وَعٰى ؛ یاد رکھا۔ وَعَا ۔ يَعِيْ ؛ یاد رکھنا۔

ترجمہ:- اور خدا کو خوب علم ہے ان چیزوں کا کہ (یہ منکر) دل میں رکھتے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾

فَبَشِّرْهُمْ ؛ پس اُن کو بشارت دو، خوشخبری دو۔ استعارہ تحکمیہ ہے، کیونکہ عذاب کی خوشخبری نہیں ہوتی بلکہ وعید ہوتی ہے۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ عذابِ الیم کی، المناک سزا کی، دردناک تکلیفوں کی۔

ترجمہ:- پس ان کو عذابِ الیم کی بشارت سُنادو۔

ع ۱ ۲۵ ۹

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ مگر ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ مسلمانوں کو۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے، مناسب کام کئے وہ عذابِ الیم کے وعید کے مستحق نہیں۔ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؛ ان کا دائمی اجر اور ثواب ختم نہ ہوگا۔ مَنَّ ، يَمُنُّ ، مَنًّا ؛ کاٹنا۔ اَلْمَنِيَّةُ ؛ موت۔ اُمْنِيَّةٌ ؛ آرزو۔ مِنَّت ؛ کسی پر احسان دھرنا۔

ترجمہ:- مگر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کا اجر وثواب منقطع اور موقوف نہ ہوگا۔

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ①

وَالسَّمَآءِ ؛ قسم ہے آسمان کی ، میں آسمان کو شہادت میں پیش کرتا ہوں ، آسمان اپنی زبانِ حال سے شہادت دے گا ۔ سماء کے لفظ میں بلندی کے معنٰی ملحوظ ہیں ۔ فضائے بسیط جو زمین کو احاطہ کئے ہوئے ہے ، نیز ابر کو بھی سماء کہتے ہیں ۔ ذَات ۔ والی ۔ ذُو کا مونث ہے ۔ اَلْبُرُوْج ؛ بُرْجٌ کی جمع ہے ۔ ذَاتِ الْبُرُوْج ؛ برجوں والی ۔ آسمان میں بارہ (۱۲) برج بیان کئے جاتے ہیں ۔

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت ۔

ترجمہ :- اور وہ آسمان جس میں برج برج ہیں (ستاروں کے حصے حصے ہیں) ۔

وہ اپنی زبانِ حال سے شہادت دیں گے کہ دنیا ناپائیدار ہے ، مرنا برحق ہے ۔ آسمان میں انقلابات ہو رہے ہیں ، روز بہ روز آفتاب ٹھنڈا ہو رہا ہے ، اس کی کشش ضعیف ہوتی جا رہی ہے ۔ آفتاب کی تباہی کے ساتھ سیاروں کا تباہ ہونا یقینی ہے ۔ معلوم نہیں یہ تمام سیارے آپس میں ٹکرائیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا ۔ آخر فنا ! آخر فنا !

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ②

وَ ؛ اور ۔ اَلْيَوْمِ ؛ دن ، روز ۔ اَلْمَوْعُوْدِ ؛ جس کا وعدہ کیا گیا ہے ۔

ترجمہ :- اور جس دن کا وعدہ کیا جا رہا تھا (وہ ضرور آئے گا یعنی قیامت ہوگی) ۔

قیامت میں کیا ہوگا ؟ سب حاضر ہوں گے ۔ بعض بعض کو دیکھتے ہوں گے ۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③

شَاهِدٍ ؛ دیکھنے والا گواہی دینے والا ۔ مَشْهُوْدٍ ؛ دیکھا ہوا جس کی گواہی دی جا رہی ہے دنیا میں حاکم بھی ہوتے ہیں اور محکوم بھی ۔ گواہ بھی ہوتے ہیں اور وہ بھی جن کے متعلق گواہی دی جاتی ہے حاضر و ناظر خدا بھی ہے اور نیک و بد بندے بھی ۔

جن کو خدا دیکھ رہا ہے اور بغیر جزا و سزا کے کسی کو نہ چھوڑے گا۔

ترجمہ:- (اور شہادت میں پیش کرتا ہوں) دیکھنے والے کو اور دیکھے جانے والے کو۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾

قُتِلَ ؛ مارڈالے گئے، مارڈالا گیا۔ اَلْاُخْدُوْدِ۔ لمبا گڑھا۔ خدٌ۔ لمبا چیرنا، لمبا کاٹنا۔ قطٌ آڑا کاٹنا۔ اُخْدُوْدِ کی جمع اَخَادِید ہے۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ؛ گڑھے والے۔ ایک ظالم بادشاہ تھا جو گڑھوں میں آگ ڈال کر ایمانداروں کو اس میں ڈال دیتا تھا۔

ترجمہ:- گڑھے والے قتل کیئے گئے۔

النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾

اَلنَّارِ ؛ آگ۔ نور کے مادّہ میں نکلنا ملحوظ ہے۔ نور بھی نکلتا ہے اور آگ میں سے بھی گرمی و روشنی نکلتی ہے وہ گڑھے کیسے تھے آگ سے بھرے تھے۔ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ؛ بھڑکنے اور مشتعل ہونے والی۔ وَقَدَ، یَقِدُ ؛ روشن ہونا، مشتعل ہونا۔ اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا ؛ مشتعل کرنا۔ سلگانا۔ وَقُوْد ؛ وہ چیز جس سے آگ روشن کی جاتی ہے۔ ذُوْ مذکر ہے ذَات مونث ہے ذُوْمَالٍ و ذَاتُ جمالٍ۔ مال والا مرد اور حُسن و جمال والی عورت۔

ترجمہ:- (گڑھے والے لوگ) شعلہ زن آگ (میں ڈال دیئے جاتے تھے)۔

صاحبو! گزشتہ زمانہ کے مسلمان آگ میں ڈال کر جلا دیئے جاتے تھے۔ مگر وہ اسلام سے پھرتے نہ تھے ہمارے زمانہ میں ذرا سی تکلیف پر ہائے وائے کی جارہی ہے۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے، ایک دن مرنا ہے، دنیا سے گزرنا ہے۔ ذرا سی تکلیف میں پریشان ہوجاؤ گے تو مرتے وقت کیا حال ہوگا۔ جب تک کامل تکلیف نہیں ہوتی، کوئی نہیں مرتا۔ بیوی بچے چھوٹنے والے ہیں ہم مرنے والے ہیں! آدمی اتنا سمجھ جائے، ایمان کا دامن مضبوط پکڑلے تو ہر چیز آسان ہے۔ مرنے سے کیوں ڈرتے ہو وہاں اللہ ہے اور اللہ کا رسول ہے اس سے زیادہ نعمت تم کو اور کیا ملے گی۔

اُتر کر موت کی گھاٹی پہنچ جا کوئے جاناں تک ÷ تقاضا رات دن ہے مجھ سے میرے شوق بے حد کا (حسرت)

اصحابِ اخدود کا قصہ ایک جزوی مثال ہے شاہد ومشہود کی۔ خدا دیکھ رہا ہے اور کیا کیا ہورہا ہے اس کے پیشِ نظر ہے۔ ابھی ہم نے بیان کیا کہ وہ نیکوں کو جزا اور بروں کو سزا دے کر رہے گا۔ پھر کیا ڈر ہے؟ کس چیز کا خوف ہے؟

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾

اِذْهُمْ ؛ جب کہ وہ لوگ۔ عَلَیْهَا ؛ ان گڑھوں پر۔ قُعُوْدٌ ؛ بیٹھے ہوئے ہیں۔ قَاعِدٌ کی جمع ہے۔ یہ مسلمان لوگ

گڑھے کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور کفار اُن کو آگ میں ڈھکیل رہے ہیں ۔ ایماندار دوسرے ایمانداروں کو آگ میں ڈھکیلے جاتے دیکھتے ہیں مگر اسلام سے منہ نہیں پھیرتے ۔

ترجمہ :- جب کہ وہ ان گڑھوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۞ ۷

وَهُمْ ؛ اور وہ ۔ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ان تکلیفات کو جو کافر مسلمان کو دے رہے ہیں ۔ شُهُوْدٌ ؛ دیکھ رہے ہیں ۔ شاہد کی جمع ہے ۔ کون دیکھ رہے ہیں ؟ مسلمان ، مسلمانوں پر کیا گزر رہا ہے دیکھ رہے ہیں ۔ یا کفار مسلمانوں کو تکلیف دے دے کر خوش ہو رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ ایمان داروں کے ساتھ جو سلوک (کفار) کر رہے ہیں اُسے دیکھ رہے ہیں ۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۞ ۸

وَمَا نَقَمُوْا ؛ اور کوئی عیب نہیں نکالا ۔ ان کی دشمنی کی کوئی وجہ نہ تھی ۔ اِنْتِقَام ؛ بدلہ ۔ مِنْهُمْ ؛ ان سے ۔ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ ؛ مگر یہ کہ وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر ۔ کیسا اللہ ؟ کیسا خدا ؟ اَلْعَزِيْزِ ؛ عزت والا ، زبردست ، غالب ۔ اَلْحَمِيْدِ ؛ لائقِ حمد ، تعریف کے قابل ، سزاوارِ تعریف ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں نکالا ۔ بجز اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں (کیسا اللہ) صاحبِ عزت ، لائقِ حمد (سزاوارِ نعمت) ۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۞ ۹

ایسا خدا ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ہے سلطنت ، بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ، ہر شئے سے ۔ شَهِيْدٌ ؛ دیکھنے والا ۔ واقف ۔ خدا سے کیا چھپا ہوا ہے ۔ ہر چیز اس کے سامنے حاضر ہے ، اور وہ ہر جگہ موجود ہے ، سب سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- وہ خدا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے اور اللہ ہر شئے سے واقف ہے ، دیکھتا ہے ۔

اچھا اس سے پہلے قسم کا سلسلہ چل رہا تھا ۔ اس قسم کا جواب کیا ہے ؟ بعض کہتے ہیں ۔ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ہے ۔ مگر بہتر جوابِ قسم اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوْا اِلٰى اٰخِرِهٖ ہے ۔ اور قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔ ایک جزوی مثال ہے اور شَهِيْدٌ تک جتنی آیتیں ہیں سب ایک دوسرے سے مرتبط ہیں اور قسم یا شہادت کی مثال ہیں ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَتَنُوا۟ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا۟ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ ٱلْحَرِيقِ ﴿١٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے فتنوں میں مبتلا کیا ایذائیں دیں، تکلیفیں پہنچائیں، کن کو۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا ؛ پھر توبہ بھی نہیں کی ان کو تکلیف دینے سے باز بھی نہ آئے اور اس کا نتیجہ بھی بھگتا۔ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؛ تو ان کے لئے ہے جہنّم کا عذاب، دوزخ کی تکلیف۔ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؛ اور انھیں کے لئے ہے جلنے کا عذاب۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو فتنوں میں مبتلا کیا (ان کو ایذائیں دیں) پھر توبہ بھی نہیں کی تو انھیں کے لئے ہے عذابِ جہنّم اور جلنے کا عذاب۔

اچھا! یہ انجام تو کافروں اور بدکاروں کا ہوا۔ نیکوں کا انجام کیا ہوگا ؟

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْكَبِيرُ ﴿١١﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ مسلمان، ایماندار۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کیا مناسب کام بھی کئے۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ پس ان کے لئے تو جنتیں ہیں، باغ ہیں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان جنتوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جس باغ میں نہریں بہتی ہوں، پانی کی کثرت ہو، وہ سوکھے گا کیسے؟ ذٰلِكَ ؛ وہ، یہی۔ اَلْفَوْزُ ؛ کامیابی، فائز المرامی۔ فَازَ، يَفُوْزُ۔ فَوْزًا ؛ کامیاب ہونا، فائز المرام ہونا۔ مقصود کا پانا۔ اَلْكَبِيْرُ ؛ بڑی۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کئے ان کے لئے تو ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ ؛ بے شک تمہارے رب کی پکڑ، گرفت۔ بَطَشَ، يَبْطِشُ، بَطْشًا ؛ گرفتار کرنا، پکڑنا، دبوچنا۔ لَشَدِيْدٌ ؛ البتہ سخت ہے، شدید ہے۔

ترجمہ:- یقیناً تمہارے پروردگار کی پکڑ سخت ہے۔ شدید ہے۔

خدا کے پاس دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ کچھ مہلت دیتا ہے، بالآخر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوٹنا محال ہوتا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾

اِنَّـهٗ هُوَ؛ بے شک وہی۔ يُبْدِئُ؛ ابتداءً پیدا کرتا ہے۔ وَيُعِيْدُ؛ اور آئندہ، دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ اعادہ کرے گا۔ اَعَـادَ، يُعِيْـدُ، اِعَـادَةً۔ دوبارہ کرنا۔ خدا سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے؟ ایک دن مرنا ہے۔ مرکر پھر پیدا ہونا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔

ترجمہ:- وہی ابتداءً پیدا کرتا ہے اور دوبارہ بھی پیدا کرے گا (یعنی قیامت میں)۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾

وَهُوَ الْغَفُوْرُ؛ اور وہی خطا پوش ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ درگزر کرنے والا ہے۔ اَلْوَدُوْدُ؛ محبت کرنے والا ہے۔ وَدَّ، يَوَدُّ، وُدًّا۔ محبت کرنا۔

ترجمہ:- اور وہی مغفرت کرنے والا ہے اور وہی محبت کرنے والا بھی ہے۔

لوگو! افسوس ایسے محبت کرنے والے خدا سے اعراض اور مغفرت کرنے والے سے روگردانی؟ ذرا اس کی قوت کو بھی تو دیکھو۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾

ذُوالْعَرْشِ؛ عرش والا۔ الْمَجِيْدُ؛ بزرگ۔ مَجْدٌ؛ بزرگی۔

ترجمہ:- (وہ عظیم الشان حکومت والا ہے) صاحب عرش اور بزرگ ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

فَعَّالٌ؛ بہت کچھ کرنے والا ہے۔ لِمَا يُرِيْدُ؛ جو کچھ چاہتا ہے۔ اَرَادَ۔ يُرِيْدُ، اِرَادَةً: چاہنا، ارادہ کرنا۔

ترجمہ:- وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾

هَلْ اَتٰـکَ ؛ کیا تم کو پہنچا ؟ کچھ معلوم ہے ؟ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ؛ حال لشکروں کا ۔ حَدِیْثٌ ۔ بات ، قصہ ۔ حَدُثَ ۔ بیان کیا ۔ حَدِیْث ۔ نیا ، جدید ۔ جُنُوْدٌ ۔ جمع جُنْدٌ ۔ لشکر ۔

ترجمہ :- کیا تم کو لشکروں کا قصہ پہنچا ہے ۔

اس کا بدل ہے :-

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ :- یعنی فرعون اور ثمود کا ۔

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ تَکْذِیْبٍ ﴿۱۹﴾

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بلکہ یہ کافر ۔ فِیْ تَکْذِیْبٍ ؛ تکذیب اور جھٹلانے میں مشغول ہیں ۔ یہ بھلا کیا مانتے ؟

ترجمہ :- بلکہ یہ کافر (قرآن اور پیغمبر کی) تکذیب اور (ان کے) جھٹلانے میں سرگرم ہیں ۔

کافر اس کا نتیجہ دیکھیں گے ۔ اس کی سزا بھگتیں گے ۔ خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے ۔

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ﴿۲۰﴾

وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ مِنْ وَّرَآئِهِمْ ؛ ان کے پیچھے سے ۔ ان کے ادھر سے ۔ چوطرف سے ۔ مُحِیْطٌ ؛ احاطہ کیا ہوا ہے ، گھیرا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ ان کو چوطرف سے گھیرا ہوا ہے ۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ ؛ بلکہ وہ قرآن ہے ۔ قابلِ ایمان ہے ۔ حکمت کی جان ہے ۔ مَجِیْدٌ ؛ بزرگ اور قابلِ احترام ہے ۔ باعظمت و شان ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ قرآنِ مجید ہے ۔ (باعزت و باعظمت ہے) ۔

ع ۱ ۲۲ ۱۰
فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

فِیْ لَوْحٍ ؛ تختی میں ہے ۔ اس کی جمع اَلْوَاح ہے ۔ مَحْفُوْظٍ ؛ حفاظت کیا ہوا ۔ کسی دراندازکی دراندازی سے ، کسی پروپگینڈہ کرنے والے کی تدبیر سے ۔ کسی ایسے شخص کی تدبیر سے جو واہی تباہی لکھتا ہے اور اس کو قرآن کہتا ہے ۔

اس سے ہر طرح محفوظ ہے۔

لوحِ محفوظ کیا ہے۔ اس کی ابتداء علمِ الٰہی سے ہے۔ پھر عوالمِ علوی میں ہے۔ پھر حافظوں کے دل میں ہے ہمارے بعض دوستوں نے جن پر عالمِ مثال کھل گیا تھا، دیکھا کہ رنگوں کی تختیاں ہیں اور سونے سے لکھی ہوئی تحریر ہے۔

ترجمہ:- (وہ قرآنِ مجید) لوحِ محفوظ میں ہے۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱

وَالسَّمَآءِ ؛ اور ذرا آسمان پر غور کرو۔ وہ زبانِ حال سے چلا کر گواہی دے گا۔ وَالطَّارِقِ ؛ طَرَقَ ، يَطْرُقُ ، طَرْقًا ؛ ٹھونکنا۔ طَارِقٌ ؛ رات کو آنے والا۔ رات کے وقت گھر کے دروازے بند رہتے ہیں اور آنے والا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ مِطْرَقَةٌ ؛ ہتھوڑا۔ طَرِيْق ؛ راستہ۔ طَوَارِق ؛ آفات۔ رات کو آنے والا بھی شہادت دے گا۔

ترجمہ:- آسمان اور رات کو آنے والا شہادت دے گا۔ (یا ان کی قسم کھاتا ہوں)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲

وَمَآ اَدْرٰكَ ؛ اور تم سے کس نے کہا ؟ اور تمہیں کیا معلوم ؟ مَا الطَّارِقُ ؛ یہ طارق یعنی رات کو آنے والا ہے کیا ؟

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم کہ یہ رات کو آنے والا ہے کیا ؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳

اَلنَّجْمُ ؛ تارہ۔ اَنْجُم اور نُجُوم جمع۔ اَلثَّاقِبُ ؛ چمکنے والا۔ ثَقْبٌ۔ سوراخ۔

ترجمہ:- (وہ رات کو آنے والا) چمکتا تارہ ہے۔

صاحبو! دنیا میں بعض تارے دمدار ہیں۔ ان کو ذُوذَنَب کہتے ہیں۔ بعض تاریک اور ٹھنڈے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہے کہ زمین میں ایک خول ہے جو ٹھنڈا ہوگیا اور اس کے اندر لاوا ہے جو مشتعل مادّہ ہے۔ رات دن کان کنی ہورہی ہے اور

زمین پر کا خول جابجا سے ہلکا اور پتلا ہو رہا ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ دمدار ستارے یا کامٹ (Comet) بہت دُور سے آتے ہیں اور سیاروں کے پاس سے گزرتے ہوئے خصوصاً زمین سے قریب ہوکر آفتاب تک پہنچتے ہیں اور اس کے گرد چکر کاٹ کر چلے جاتے ہیں ۔ یہ دمدار ستارہ جس کی دُم کا اثر زمین پر بھی پڑا کرتا ہے اگر زمین کو ایک ٹکر مار دے تو زمین میں اب اتنی قوت نہیں ہے کہ اس صدمہ کو اُٹھا سکے ۔ جابجا سے زمین ٹوٹ جائے گی ۔ اور اس میں سے لاوا نکلنا شروع ہوگا ۔ جب زمین ہی نہ رہے تو ہم کیسے زندہ رہ سکتے ہیں ؟ یہ آثار قیامت میں سے ہے ۔ زمین کی بربادی کے اسباب اور وجوہ میں سے ایک یہ بھی ہے ۔

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ ؛ نہیں ہے کوئی نفس ۔ لَمَّا ؛ مگر ۔ حرفِ استثناء ہے ۔ عَلَيۡهَا ؛ اس نفس پر ۔ حَافِظٌ ؛ نگہبان ، نگران کار ۔

ترجمہ :- کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس پر (خدا کی طرف سے) کوئی نگہبان اور نگران نہ ہو ۔

صاحبو ! جب اہلِ دنیا آپے سے باہر ہو جائیں گے ۔ ظلم وستم حد سے بڑھ جائے گا ۔ نہ داد نہ فریاد ۔ لوٹو ، مارو ، مار ڈالو کوئی پوچھنے والا نہیں تو بحکمِ خدا ایک تارہ زمین کو ٹکر مارے گا اور دنیاداروں کی ساری شیخی نکل جائے گی ۔ انسان کو غفلت نہ کرنی چاہیئے ۔ پہلے ذرا اپنے ہی پر غور کرو ۔

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ ؛ پس انسان کو دیکھنا چاہیئے ، غور کرنا چاہیئے ، نظر و فکر سے کام لینا چاہیئے ۔ مِمَّ خُلِقَ ؛ کہ وہ پیدا ہوا کس سے ؟ اس کی کس چیز سے تخلیق ہوئی ، اس کا خلق ہوا ۔

ترجمہ :- پس انسان کو نظر (فکر) کرنی چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ۔

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾

خُلِقَ ؛ مخلوق ہوا ۔ پیدا کیا گیا ۔ مِنۡ مَّآءٍ ؛ ایک خاص قسم کے پانی سے ۔ دَافِقٍ ؛ اُچھلنے والا ، کودنے والا ۔ اس سے مُراد نطفہ ہے ، منی ہے ۔

ترجمہ :- وہ ایک کودنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ۔

وہ نطفہ پیدا کہاں سے ہوتا ہے ؟

يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

يَخۡرُجُ ؛ نکلتا ہے ، خارج ہوتا ہے ۔ مِنۡ بَيۡنِ الصُّلۡبِ ؛ باپ کی پیٹھ سے ۔ اَلصُّلۡبُ ؛ پیٹھ ۔ وَالتَّرَآئِبِ ؛ جمع تَرِيۡبَةٌ ۔

عورت کی سینہ کی ہڈیاں۔

ترجمہ:- وہ (نطفہ باپ کی) پیٹھ اور (ماں کی) چھاتیوں میں سے نکلتا ہے۔

او انسان ! کچھ تجھے اپنی ذلت و خواری کی بھی خبر ہے۔ او ! ناپاک قطرۂ آب ! کیوں آپے سے باہر ہورہا ہے ایک دن مرنا ہے، قیامت کا آنا برحق ہے۔ سب کو دربارِ الٰہی میں جانا ہے اور اپنے کئے کا جواب ادا کرنا ہے۔

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

اِنَّـهٗ ؛ بے شک وہ یعنی اللہ۔ عَلٰی رَجْعِهٖ ؛ اس کے واپس لانے پر، اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر۔ رَجَعَ، يَرْجِعُ، رُجُوْعًا ؛ واپس ہونا۔ رَجْعًا ؛ واپس کرنا۔ لَقَادِرٌ ؛ ضرور قادر ہے۔

ترجمہ:- بے شک وہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى ٱلسَّرَآئِرُ ﴿٩﴾

يَوْمَ ؛ اس دن۔ تُبْلٰى ؛ آزمائے جائیں گے، ظاہر کردیے جائیں گے۔ اَلسَّرَآئِرُ ؛ چھپی ہوئی باتیں، رازہائے دروں۔ اس وقت سب کی قلعی کھل جائے گی۔

ترجمہ:- جس دن پوشیدہ راز ظاہر ہوجائیں گے۔

فَمَا لَهُۥ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

فَمَالَهٗ ؛ پھر اس کے لئے نہیں ہے۔ مِنْ قُوَّةٍ ؛ کسی قسم کی قوت۔ وَلَا نَاصِرٍ ؛ اور نہ یار و مددگار اور نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- پھر اس کے لئے نہ قوت (مدافعت) ہوگی نہ اس کا کوئی یار و مددگار ہی ہوگا۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿١١﴾

وَالسَّمَـآءِ ؛ اور آسمان گواہی دے گا۔ یا میں قسم کھاتا ہوں آسمان کی۔ ذَاتِ الرَّجْعِ ؛ پلٹ پلٹ کر آنے والا۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں سَما سے ابر مُراد ہو۔

ترجمہ:- پلٹ پلٹ کر آنے والا آسمان شہادت دے گا۔

وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿١٢﴾

وَالْاَرْضِ ؛ اور زمین ۔ ذَاتِ الصَّدْعِ ؛ جگہ جگہ سے پھٹ جانے والی ۔

ترجمہ :- اور جگہ جگہ سے پھٹنے والی زمین شہادت دے گی ۔

یہ کس بات کی شہادت دیں گے ؟ کہ دنیا فانی ہے ۔ دربارِ الٰہی میں بازپرس ہونا حق ہے ۔

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾

اِنَّهُ ؛ بے شک وہ ۔ لَقَوْلٌ ؛ ایک حکم ، ایک قول ، ایک بات ۔ فَصْلٌ ؛ فیصلہ کن ، حق ، حق و باطل میں تمیز دینے والی ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ ایک فیصلہ کن بات ہے ۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾

وَمَا هُوَ ؛ اور وہ نہیں ہے ۔ بِالْهَزْلِ ؛ لغو ، بے فائدہ ، ہنسی مذاق ، بے بنیاد بات ۔

ترجمہ :- اور یہ ہزل (اور لغو) نہیں ہے ۔

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾

اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ ؛ بے شک وہ مکر کرتے ہیں ۔ اپنے دل کی بات چھپاتے ہیں ۔ كَيْدًا ؛ مکر ، چھپانا ۔ ظاہر کچھ باطن کچھ ۔

ترجمہ :- بے شک وہ (ہم سے) خوب مکر کرتے ہیں (اور دل کے رازوں کو چھپاتے ہیں) ۔

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾

وَاَكِيْدُ ؛ اور میں بھی چھپاتا ہوں ۔ کس چیز کو ؟ ہونے والی سزا کو ۔ كَيْدًا ؛ مکر ، چھپانا ۔ مکاری کا جواب مکاری ۔ اس آیت میں مشاکلہ ہے ۔ یعنی قریب کے لفظ سے جس کے لئے لفظ وضع نہیں کیا گیا ہے ، مقصود کو ادا کرنا یعنی وہ اگر مکر کرتے ہیں اور اپنے رازِ دل چھپاتے ہیں تو ہم بھی اس سزا کو چھپاتے ہیں جو ان مکاروں کو دی جائے گی ۔

ترجمہ :- اور میں بھی (ہونے والی سزا کو) چھپاتا ہوں ۔

ع ۱ ۱۷ ۱۱ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

فَمَهِّلِ ؛ پھر مہلت دے ، ڈھیل دے ۔ اَلْكٰفِرِيْنَ ؛ منکرین کو ، کافروں کو ۔ اَمْهِلْهُمْ ۔ مہلت دے ، ڈھیل دے ۔

رُوَيْدًا ؛ تھوڑی مدّت تک ۔

ترجمہ :- پس ان کافروں کو مُہلت دو اور ایک مدّت کے لئے انھیں چھوڑ دو ۔

صاحبو ! سزا میں جلدی وہ شخص کرتا ہے جس کو خوف ہو کہ کہیں یہ موقع ہاتھ سے نہ چلا جائے جس کے ہاتھ میں ساری دنیا کی تکمیل ہے، اس کو کیا ڈر ہے ۔ وہ جب چاہے گا ان کی گردن پکڑ لے گا ۔ اور ان کی ساری شیخی نکل جائے گی ۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الاعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱

سَبِّحِ ؛ تسبیح کرو، پاکیزگی بیان کرو ۔ تَسْبِيْحٌ اور سُبْحَانَ ۔ مصدر ۔ اِسْمَ رَبِّکَ ؛ اپنے رب کے نام کی ۔ اَلْاَعْلٰى ؛ جو عالیشان ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم اپنے عالی شان رب کے نام کی پاکیزگی بیان کرو (کہ وہ عیوب اور نقائص سے مبرا اور پاک ہے) ۔

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲

اَلَّذِیْ خَلَقَ ؛ جس نے پیدا کیا ۔ کس کو؟ تمام مخلوق کو ۔ فَسَوّٰى ؛ پھر دُرست اور ٹھیک بنایا ۔ تمام مخلوق پر غور کرو کہ ہر چیز میں کیسا تناسب اور اعتدال ہے ۔

وہی نمایاں ہوتا ہے نظم جہاں پر غور کرو دیتا ہے ہر اک کو حکیم
جس کی جیسی فطرت ہے جو ہے عینِ حکمت ہے جس کی جیسی لیاقت ہے (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- جس نے پیدا کیا اور دُرست پیدا کیا ۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝۳

وَالَّذِیْ ؛ جس نے ۔ قَدَّرَ ؛ اندازہ کیا ۔ فَهَدٰى ؛ پھر ہدایت کی ۔ جو شخص جس کام کے لائق تھا، اس کے کرنے کی

توفیق دی ۔ شیر گوشت کھاتا ہے ، بیل گھاس کھاتا ہے ، بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کے سینہ کو ٹٹولتا اور اس سے دودھ پیتا ہے ۔ یہ سب خدا کے طرف کی ہدایت ہے ۔

قسمت کیا ہر ایک کو قسامِ ازل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

ترجمہ :- اور جس نے اندازہ فرمایا (تقدیر کی ، مقدر کیا) پھر ہدایت دی ۔

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝۴

وَالَّذِیْ ؛ اور جس نے ۔ اَخْرَجَ ؛ نکالا ، پیدا کیا ۔ اَلْمَرْعٰی ؛ چراگاہ ، چارہ ۔

ترجمہ :- اور جس نے چارہ بھی پیدا کیا ۔

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝۵

فَجَعَلَهٗ ؛ پھر اس چارہ کو کردیا ۔ غُثَآءً ؛ کچرا ، کوڑا ، کرکٹ ۔ اَحْوٰی ؛ سیاہ ۔

ترجمہ :- پھر اس (چارہ) کو اُس نے سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا ۔

اس سے پہلے جتنا بیان کیا گیا ہے وہ جانوروں کی غذا ہے ۔ حضرت انسان کی غذا کیا ہے ؟ اس کی غذا علمِ صحیح ہے ۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝۶ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝۷

سَنُقْرِئُکَ ؛ اے پیغمبر یا اے مخاطب ! ہم تم کو عنقریب پڑھائیں گے ۔ فَلَا تَنْسٰی ؛ پھر تم نہ بھولو گے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ ؛ جو خدا چاہے ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ یعنی اللہ ۔ یَعْلَمُ ؛ جانتا ہے ، علم رکھتا ہے ، اس کو معلوم ہے ۔ اَلْجَھْرَ ؛ پکارنے کو ۔ وَمَا یَخْفٰی ؛ اور جو کچھ چھپاتا ہے ۔ مخفی رکھتا ہے ۔ آہستہ کہتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) عنقریب ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم نہ بھولو گے ۔ مگر جو خدا چاہے ۔ یقیناً وہ خوب جانتا ہے (اس کو علم ہے) جو کچھ بھی پکار کر پڑھو یا آہستہ پڑھو ۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸

وَنُیَسِّرُکَ ؛ اور ہم تم پر آسان کردیں گے ۔ لِلْیُسْرٰی ؛ آسان شریعت کو ۔ یُسْرٌ ؛ سہولت ۔ یَسَّرَ ؛ آسان کیا ۔ تَیَسَّرَ ۔ آسان ہوا ۔

ترجمہ :- اور ہم تم پر احکامِ شریعت کو آسان کردیں گے (جو حقیقتاً دشوار نہیں ہیں) ۔

صاحبو! دینِ اسلام میں بڑی سہولت ہے۔ دوسرے مذاہب میں بڑی بڑی سختیاں تھیں۔ مگر مذہبی لوگ فرائض برابر انجام دیتے تھے۔ مالِ غنیمت جلادیا جاتا تھا۔ توبہ قبول ہونے کے لئے ایک دوسرے کو قتل کرنا پڑتا تھا۔ اسلام میں نہ ہاتھ سکھانے کی ضرورت ہے نہ زمین میں زندہ دفن ہونے کی۔ اسلام کا اصل اُصول یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کا حق ادا کرو۔

جس کا ہے اس کو دے دے واجب ردِ امانت ہے

خدا کا حق خدا کو، پادشاہ کا حق پادشاہ کو، ماں باپ کا ماں باپ کو، بیوی کا بیوی کو اور اولاد کا اولاد کو۔ غرض کہ اسلام میں نہ کوئی چیز بیکار ہے نہ آدمی بیکار نہ اس کا کوئی عضو بیکار۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩

فَذَكِّرْ ؛ پس نصیحت کرو، یاد دہانی کرو۔ ذَکَرَ ۔ یَذْکُرُ ۔ ذِکْرًا ؛ ذِکر کیا، بیان کیا۔ ذَکَّرَ: نصیحت کی، یاد دہانی کی۔ اِنْ نَّفَعَتْ ؛ اگر نفع دے، فائدہ بخش ہو۔ اَلذِّکْرٰی ؛ نصیحت کرنا۔

ترجمہ:- (حبیب!) پس تم یاد دہانی کردو، (اپنی طرف سے نصیحت تو کردو) اگر یہ یاددہانی نفع بخش ہو (مفید ہو، نافع ہو)۔ اگر یہ ظالم نہ مانیں تو کیا کروگے؟

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠

سَیَذَّکَّرُ ؛ ضرور نصیحت قبول کرے گا۔ اصل میں ۔ سَیَتَذَکَّرُ تھا۔ ''تا'' ذال ہوکر ذال میں مدغم ہوگئی ہے۔ مَنْ یَّخْشٰی ؛ جو خدا سے ڈرتا ہے، جو خدا ترس ہے، جس کی فطرت میں خشیۃ اللہ ہے۔

ترجمہ:- (تم اپنا کام کرو) جس کی فطرت میں خدا کا خوف ہے وہ ضرور تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١

وَیَتَجَنَّبُهَا ؛ اور نصیحت سے کنارہ کش ہوتا ہے، جُدا رہتا ہے، الگ رہتا ہے، پہلو تہی کرتا ہے۔ جَنْبٌ: کنارہ۔ اَلْاَشْقٰی ؛ بڑا شقی۔

ترجمہ:- اور اس سے پہلو تہی کرتا ہے بڑا شقی، بڑا ہی بدبخت۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢

اَلَّذِیْ ؛ جو۔ یَصْلٰی ؛ داخل ہوگا۔ اَلنَّارَ ؛ آگ، دوزخ۔ اَلْکُبْرٰی ؛ بڑی۔ اَکْبَرُ کا مؤنث ہے۔

ترجمہ:- جو بڑی آگ (یعنی دوزخ) میں داخل ہوگا۔

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ لَا يَمُوْتُ ؛ نہ مرے گا۔ اس کو موت بھی نہ آئے گی۔ فِيْهَا ؛ اس آگ میں، اس دوزخ میں کہ عذاب سے چھوٹے۔ وَلَا يَحْيٰى ؛ اور نہ زندہ ہی رہے گا۔ بلکہ ہمیشہ مرتا رہے گا۔ اور جلایا جاتا رہے گا کہ ہر دم تازہ عذاب ہو۔

ترجمہ:- پھر نہ وہ مرے گا ہی اس (دوزخ) میں اور نہ جیئے گا ہی۔

اب نیکوکار کا حال سنو۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾

قَدْ اَفْلَحَ ؛ فلاح پایا، بامراد ہوا۔ مَنْ تَزَكّٰى ؛ جو خبائثِ عقائد و اخلاق سے پاک صاف ہوا۔ زَكٰى، يَزْكُوْا۔ پاک ہونا۔ زَكٰوة۔ مال کو نحوست سے پاک کرنا۔

ترجمہ:- یقیناً بامُراد ہوا، فلاح پایا جو پاک ہوا۔

صاحبو! قرآنِ شریف میں ہمیشہ ابوجہل اور ابوبکر صدیقؓ کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ابوجہل کو مرنے تک کبھی خدا پر یقین نہ آیا۔ اور اس نے اسلام کو نہ مانا اور صدیق اکبرؓ کو کبھی شک و شبہ نہ ہوا۔ ہمیشہ پاک صاف اور ستھرے ہی رہے۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾

وَذَكَرَ ؛ اور ذکر کیا، یاد میں رہا۔ اِسْمَ رَبِّهٖ ؛ اپنے خدا کے نام کی۔ فَصَلّٰى ؛ پھر دُعائیں کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔

ترجمہ:- اور اپنے خدا کے نامِ پاک کا ذِکر کرتا رہا۔ پھر دُعائیں کرتا، نماز پڑھتا رہا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾

بَلْ ؛ بلکہ اے بے دینو۔ تُؤْثِرُوْنَ ؛ تم اختیار کرتے ہو، ترجیح دیتے ہو، پسند کرتے ہو۔ اِيْثَار ؛ پسند کرنا، ترجیح دینا۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کو۔

ترجمہ:- بلکہ تم زیادہ پسند کرتے ہو دنیوی زندگی کو۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾

وَالْاٰخِرَةُ ؛ اور آخرت، قیامت کے بعد کی زندگی۔ خَيْرٌ ؛ بہتر ہے۔ اس کی اصل۔ اَخْيَرُ ہے افعل التفضیل کا

صیغہ ہے۔ وَاَبْقٰی ؛ اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔

ترجمہ :- اور حالانکہ آخرت بہت خیر اور بہتر، باقی و پائدار ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ﴿۱۸﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ یقیناً یہ سب ۔ لَفِی الصُّحُفِ ؛ صحیفوں میں مذکور ہے۔ صُحُفٌ جمع صحیفة ۔ الْاُولٰی ؛ پہلے کے۔ گزشتہ کے۔ اوّل کا مؤنث ہے۔

ترجمہ :- یقیناً یہ سب گزشتہ صحیفوں میں (اجمالی اور اُصولی طور سے مذکور) ہے۔

کِن کے صحیفے ؟

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ ۱۲

صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ ؛ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ۔ الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کا بدل ہے ۔ وَمُوْسٰی ؛ موسٰی علیہ السلام کے صحیفوں میں ۔

ترجمہ :- ابراہیم اور موسٰی (علیہما السلام) کے صحیفوں میں ۔

اے اہلِ کتاب ! کیوں تعلیمِ محمدیؐ سے اعراض کرتے ہو، کیوں اس سے منہ پھیرتے ہو یہ تو سب ابراہیم علیہ السلام اور موسٰی علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور ہے تم ان کو مانتے ہو تو اس کو بھی مانو ۔ اسلام کیا کرتا ہے ؟ دوسرے پیغمبروں کی تعلیم میں نادانوں نے جو دل سے لگتے لگائے تھے، تاویلاتِ بیجا کئے تھے ان کو صاف کرتا ہے۔ خدا ایک ہی ہے تو تمام پیغمبروں کا دین بھی ایک ہے۔ یہ کیا ؟ ایک بات کو مانیں اور ایک بات نہ مانیں ۔ جو حقیقتاً خدا ہی کو نہ ماننے کے برابر ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ مَکِّیَّةٌ وَهِیَ سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ اٰیَةً

سورۃ الغاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ﴿۱﴾

هَلْ اَتٰـكَ ؛ کیا تمہارے پاس آئی ہے ؟ کیا تمہیں پہنچی ؟ حَدِیْثُ ؛ بات، خبر، اطلاع ۔ اَحَادِیْثُ جمع ۔ اصطلاحِ شرع میں حدیث وہ امر ہے جس کو آنحضرت نے فرمایا خود کیا ہو یا آپ کے روبرو وہ کام کیا گیا اور آپ نے منع نہیں فرمایا۔

اَلْغَاشِيَةِ ؛ وہ چیز جو چھا جائے ، ڈھانک لے ۔ غَشِیَ ، یَغْشٰی ، غِشَاوَةً ؛ چھا جانا ، ڈھانک لینا ۔ غِشَاوَةٌ ؛ پردہ ۔ غَشِیٌ ۔ چھا جانے والی بے ہوشی ۔ یہاں اَلْغَاشِیَة سے مُراد قیامت ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم کو اطلاع ہے قیامت کی سرگزشت کی ، واقعہ کی ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

وَجُوْهٌ ؛ جمع وَجْهٌ ؛ چہرہ ، منہ ۔ یہاں چہروں سے مُراد خود اشخاص ہیں ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، یعنی بروزِ قیامت ۔ اصل میں یَوْمَ اِذْ وَقَعَ کَذَا تھا ۔ تنوین عوض ہے ۔ خَاشِعَةٌ ؛ ذلیل وخوار ۔ خَشَعَ ، یَخْشَعُ ، خُشُوْعًا ؛ ذِلّت وخواری وخاکساری ۔ خشوع وخضوع ۔ آواز کا پست ہونا اور گردن کا جھکنا ۔ اظہارِ عاجزی وخاکساری ۔

ترجمہ :- بعض چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے ۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾

عَامِلَةٌ ؛ عمل کرنے والے ، مصیبت جھیلنے والے ۔ نَاصِبَةٌ ؛ تعب زدہ ، تھکے ماندے ، محنت اُٹھانے والے ، مصیبت میں گرفتار ۔

ترجمہ :- بعض چہرے (قیامت کے دن مصیبت اُٹھانے سے) خستہ حال ہوں گے ۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾

تَصْلٰی ؛ داخل ہوں گے ۔ نَارًا ؛ آگ میں ۔ حَامِیَةً ؛ گرم ، مشتعل ، دہکتی ہوئی ۔ حُمّٰی ؛ بخار ۔

ترجمہ :- (بدلوگ) مشتعل آگ میں داخل ہوں گے (نذرِ آتشِ سوزاں ہوں گے) ۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾

تُسْقٰی ؛ پلائے جائیں گے ۔ مِنْ عَیْنٍ ؛ ایک چشمہ سے ۔ اٰنِیَةٍ ؛ کھولتا ہوا ۔

ترجمہ :- (بدلوگوں کو) کھولتے چشمے سے (گرم پانی) پینا پڑے گا ۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾

لَیْسَ لَھُمْ ؛ ان کو نصیب نہ ہوگا ۔ طَعَامٌ ؛ کھانا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مِنْ ضَرِیْعٍ ؛ ایک قسم کی گھاس سے ۔ ان لوگوں کو

اس لئے گھاس کھانا پڑے گا کہ وہ جانوروں کی طرح بے عقلی کے کام کیا کرتے تھے۔

ترجمہ:- ان کو ضریع گھاس کے سوا اور کھانا نصیب نہ ہوگا۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾

لَا يُسْمِنُ ؛ موٹا نہیں کرتی ، اس گھاس سے زور اور قوت پیدا نہیں ہوتی ۔ وَلَا يُغْنِي ؛ اور کام نہیں آتی نفع نہیں دیتی ، کفایت نہیں کرتی ، مستغنی نہیں کرتی ۔ مِن جُوعٍ ؛ بھوک سے ۔

ترجمہ:- (یہ گھاس) نہ فربہ کرسکتی ہے اور نہ بھوک ہی کو دفع کرسکتی ہے۔

یہ تو دوزخیوں کا حال تھا! ذرا بہشتیوں کا بھی حال سن لو۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾

وُجُوهٌ جمع وَجْـهٌ ۔ اچھوں کے چہرے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، بروزِ قیامت ۔ نَاعِمَةٌ ؛ تر و تازہ ۔ نرم ، نازک ، نعمتوں میں پلے ہوئے ، ناز پروردہ ۔

ترجمہ:- بعض چہرے قیامت کے دن ہشاش بشاش ، تر و تازہ ہوں گے ۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾

لِسَعْيِهَا ؛ اپنی کوششوں کی وجہ سے یا اپنی سعی سے ۔ رَاضِيَةٌ ؛ راضی کہ ان کی محنت ٹھکانے لگی ۔ ان کے کام دربارِ الٰہی میں قبول کرلئے گئے ، ان کی محنت چیز ہوئی ، ان کی سعی کام آئی ۔

ترجمہ:- اپنی کوششوں اور سعی کی وجہ سے خوش اور راضی ہوں گے ۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

فِي ؛ میں ۔ جَنَّةٍ ؛ گھنا باغ ، بہشت ۔ عَالِيَةٍ ؛ بلند ، عالی شان ۔

ترجمہ:- (جنتی) بہشتِ بریں میں ہوں گے ۔ (عالیشان باغ میں ہوں گے)

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾

لَا تَسْمَعُ ؛ نہ سُنیں گے ۔ فِيهَا ؛ جنت میں ۔ لَاغِيَةً ؛ لغو بات ۔ نہ وہ بیہودہ بات کہیں گے نہ ڈانٹ سنی پڑے گی ۔

ترجمہ:- جنّتی جنت میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾

فِيهَا ؛ اس جنت میں۔ عَيْنٌ ؛ چشمہ۔ عُيُون جمع۔ جَارِيَةٌ ؛ جاری، بہنے والی۔

ترجمہ:- اس میں بہتے چشمے ہوں گے۔

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿۱۳﴾

فِيهَا ؛ جنت میں۔ سُرُرٌ ؛ جمع سَرِيْرٌ ؛ تخت۔ مَرْفُوعَةٌ ؛ بلند۔ عالی مرتبہ۔ نہایت ہی اچھے ارفع و اعلیٰ، صاحب رفعت۔

ترجمہ:- اس میں اعلیٰ درجہ کے تخت (اور صوفے) ہوں گے۔

وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿۱۴﴾

وَأَكْوَابٌ ؛ جمع كُوبٌ۔ پیالہ، کپ، کٹورا۔ مَوْضُوعَةٌ ؛ دھرے ہوئے، رکھے ہوئے۔ وَضَعَ۔ يَضَعُ، وَضْعًا ؛ رکھنا۔ وَضِيْعٌ ؛ پست۔ مَوْضُوعٌ ؛ وہ لفظ جس میں معنی رکھے ہوئے ہوں۔

ترجمہ:- اور کٹورے دھرے ہوں گے۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾

وَ ؛ اور۔ نَمَارِقُ ؛ جمع نُمْرُقَةٌ۔ گدّی تکیہ۔ مَصْفُوفَةٌ ؛ قرینے سے ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ صف در صف یعنی ان گدّی تکیوں کے، صوفوں کے، لائن کے لائن ہوں گے۔

ترجمہ:- اور گدّی تکیے (ایک دوسرے کے قریب رکھے ہوئے) صف زدہ ہوں گے۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿۱۶﴾

وَ ؛ اور۔ زَرَابِيُّ ؛ جمع زُرْبِيَّةٌ ؛ قالین۔ مَبْثُوثَةٌ ؛ بچھائے ہوئے، پھیلائے ہوئے۔ بَثَّ، يَبُثُّ، بَثًّا ؛ پھیلانا۔ بَثٌّ ؛ غم جو ظاہر کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:- اور قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾

اَفَــلَا يَـنظُرُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے ۔ نظر و فکر نہیں کرتے ۔ اِلٰی ؛ طرف ۔ اِبِلِ ؛ اونٹ ۔ بارش ۔ اِلَـى الْاِبِلِ ؛ بارش کی طرف ۔ کَیْفَ خُـلِـقَـتْ ؛ یہ بارش کس طرح تخلوق ہوئی ۔ کیسے پیدا ہوئی ؟ آفتاب کی گرمی سے پانی بخار بن کر اُڑتا ہے ۔ ''مانسون'' اور موسمی ہواؤں کی مدد سے تمام زمین کو پہنچتا ہے جس سے ساری زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ بارش پر غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ کس طرح پیدا ہوتی ہے ۔

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

وَ ؛ اور ۔ اِلٰی ؛ طرف ۔ اَلسَّمَآءِ ؛ آسمان ، ابر ، چھت ۔ کَیْفَ رُفِعَتْ ؛ یہ ابر کس طرح اُٹھتا اور بلند ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) ابر کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح بلند ہے ۔ (اور وہ دنیا پر چھا جاتا ہے) ۔

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾

وَاِلَـى الْـجِبَالِ ؛ اور کیا یہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے ؟ کَیْفَ نُـصِبَتْ ؛ کہ وہ کس طرح لگائے گئے ہیں ، نصب کئے گئے ہیں ، قائم کئے گئے ہیں ، کھڑے کئے گئے ہیں ۔

صاحبو ! بات یہ ہے کہ ابر پہاڑوں سے ٹکراتے ہیں ، اور ٹھنڈے ہوکر بارش بنتے ہیں ۔ یا سرد فضا پر سے گزرتے ہیں اور بارش ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح نصب کئے گئے ہیں ۔

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

وَاِلَى الْاَرْضِ ؛ اور کیا یہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے ؟ کَیْفَ سُطِحَتْ ؛ کس طرح وہ ہموار بنائی گئی ہے ، بچھائی گئی ہے ، زمین ہموار نہ ہوتی تو زراعت کس طرح ہوسکتی تھی ؟

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح مسطح اور ہموار بنائی گئی ہے ۔

جس خدا نے ابر کو پیدا کیا وہ اسے پہاڑوں سے ٹکرا کر بارش بناتا ہے اور سطح زمین کو زراعت کے قابل بناتا ہے اور وہ خدا جس نے زمین سے میوے اور دوسری کھانے پینے کی چیزیں پیدا کیں وہی تم کو جنت سے بھی سرفراز فرمائے گا ۔ تمہارے عیش و عشرت کے سامان وہاں بھی مہیا کردے گا ۔

فَذَكِّرْ ۣ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾

فَذَكِّرْ ؛ پس اے پیغمبر! تم نصیحت کئے جاؤ تذکیر اور وعظ کئے جاؤ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؛ تمہارا فرض صرف وعظ و نصیحت کرنا ہے۔ تم اپنا فرض ادا کرو اور اس کی فکر نہ کرو کہ کوئی تمہاری سنتا ہے یا نہیں۔

ترجمہ:- پس (اے پیغمبر!) تم تو نصیحت کئے جاؤ تم صرف (ناصح اور) مذکِّر ہو۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾

لَسْتَ عَلَيْهِمْ ؛ تم ان پر نہیں ہو۔ بِمُصَيْطِرٍ ؛ صَيطَرَ ، يُصَيطِرُ ، صَيطَرَةً ؛ زبردستی کرنا۔ حکومت کرنا یعنی حاکم۔ ماسٹر۔ زبردستی کرنے والا۔ مُصَيطِرٍ میں ھشام کی روایت میں ''س'' ہے۔ دوسروں کی روایت میں ''ص'' ہے۔

ترجمہ:- تم ان پر زبردستی کرنے والے تو ہو نہیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى ؛ مگر جو منہ پھیرے، روگردانی کرے، اعراض کرے۔ وَكَفَرَ ؛ اور حق پوشی کرے۔ کفر کرے، سچی بات کو چھپائے، انکار کرے۔

ترجمہ:- (ان کی تم فکر نہ کرو۔ ان کی طرف سے غم نہ کھاؤ) مگر جو پہلو تہی کرے، حق پوشی کرے۔

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ ؛ پس اس کو اللہ عذاب کرے گا، اس کو سزا دے گا۔ اَلْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؛ سخت عذاب، بڑا ہی عذاب۔ یہ ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر جائیں گے کدھر؟

ترجمہ:- پس اس (بے دین) کو اللہ سخت سزا دے گا۔

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾

اِنَّ اِلَيْنَآ ؛ بے شک ہماری طرف، ہمارے دربار میں۔ اِيَابَهُمْ ؛ ان کو حاضر ہونا ہے۔ اب يَئُوبُ اَوْبًا ؛ رجوع کرنا، دوبارہ کرنا۔ مَلجا و مَاٰب ؛ جس کی طرف رجوع ہوں، جس کے پاس دوبارہ جانا ہے۔

ترجمہ:- بے شک ان کو ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

ہم ان کو کہاں چھوڑتے ہیں ۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ع ۱ ۲۶ ۱۳ النصف

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اِنَّ عَلَيْنَا ؛ یقیناً ہم پر لازم ہے، واجب ہے ۔ حِسَابَهُمْ ؛ ان کا حساب لینا، ان سے باز پرس کرنا ۔

ترجمہ :- پھر یقیناً ہم پر لازم ہے کہ ان سے حساب کتاب لیں ، (باز پرس کریں) ۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الفجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انسان کی تین قسم کی فطرتیں اور اس کا اثر

واضح ہو کہ اس سورۃ کی ابتداء میں خدائے تعالیٰ انسان کی تین قسم کی فطرتوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ ایک نیک اور ان کی نیکی متعدی ۔ ان کی تعلیم اور اثر سے لوگ اچھے اور نیک ہو جاتے ہیں ۔ جیسے پیغمبر، انبیاء ۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کی فطرت پیغمبروں کی فطرت کی جیسی تو نہیں ہے مگر پیغمبروں کے اثر اور ان کی تعلیم سے نیک ہو گئے ہیں ۔ بعض تو ایسے نیک ہو گئے کہ ہزاروں، لاکھوں میں ایک ۔ سوم ایسی فطرت والے جن کے دل سیاہ ہیں ۔ ان میں کفر بھرا ہوا ہے ۔ نہ صرف وہ خود خراب ہیں بلکہ دوسروں کو بھی خراب کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو عبرت دلاتا اور ان مختلف فطرتوں کو بطور شہادت پیش فرماتا ہے ۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾

فطرت پیغمبر کی مثال

وَالْفَجْرِ ؛ خدائے تعالیٰ صبح کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ جو خود روشن ہے اور اس کے اثر سے تمام عالم روشن ہو جاتا ہے، یہ پیغمبروں کی فطرت کی مثال ہے وہ گناہوں سے پاک ہیں ۔ ان کا خیر متعدی ہے دلوں کو روشن کرنا ان کا کام ہے ۔ خدا نے ان کو تعلیم و ہدایت کے لئے پیدا فرمایا ہے ۔ فَجَرَ ۔ يَفْجُرُ ، فَجْرًا ؛ پھٹنا ۔ کسی تاریک مقام سے روشن چیز کا نکلنا ۔ صبح ہونا اور پو پھٹنا ۔ اِنْفِجَارٌ ؛ دُنبل کا پھوٹ کر اس میں سے پیپ کا نکل کر بہنا اور پہاڑوں میں سے چشموں کا نکلنا ۔

ترجمہ :- (میں فجر کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) فجر کی قسم (کھاتا ہوں) ۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾

وَلَيَالٍ ؛ جمع لَيْلٌ ؛ رات ۔ لَيْلٌ ۔ اَللَّيْلُ ۔ لَيْلَةٌ ۔ لَيْلَاءُ ۔ تاریک رات ۔ عَشْرٌ ؛ دس ۔

یہاں دوسری قسم کی فطرت والوں کو شہادت کے طور پر پیش فرماتا ہے ۔ جو ہیں تو راتیں ۔ مگر مقدس راتیں ہو گئی ہیں ۔

صالحین کی مثال

جیسے رمضان کا آخری دہا۔ یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ۔ یکم محرم سے دس محرم تک ۔ یہ سب متبرک راتیں ہیں مگر ہیں رات۔ ان میں نیک کام کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے وہ قابلِ احترام اور باعزت ہیں ۔ یہ مثال ہے ایسے لوگوں کی جو پیغمبر تو نہیں ہیں مگر پیغمبروں کی تعلیم اور اپنے عملِ صالح سے متقیوں ، پرہیزگاروں اور صالحین میں سے ہوگئے ہیں ۔

ترجمہ :- اور دس (متبرک) راتوں کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں ۔ (ان کی قسم کھاتا ہوں) ۔

وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِۙ ﴿۳﴾

وَالشَّفۡعِ ؛ اور جفت ، دوسروں سے ملے ہوئے ، کچھ نیک کچھ بد ۔ اچھے کاموں کے ساتھ کچھ بُرے کام بھی کئے جاتے ہیں ۔ شَفۡعٌ ؛ جفت ۔ شَفَاعَۃٌ ؛ سفارش کیونکہ سفارش کرنے والا جس کی سفارش کی جاتی ہے اس کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے ۔ شَافِعٌ ؛ سفارش کرنے والا ۔ مُشَفَّعٌ ؛ جس کی سفارش قبول کی گئی ۔ یہ مثال ہے عام مسلمانوں کی عامۃ الصالحین کی ۔

ممتاز اولیاء کی مثال

وَالۡوَتۡرِ ؛ طاق ۔ ان راتوں میں بعض راتیں ایسی ہیں جو ہزاروں راتوں کے مقابلہ میں ہیں جیسے شب قدر ، شب برات ، شب معراج ، عید کی رات ، عاشورا یعنی دسویں محرم کی رات ۔ یہ مثال ہے ان ممتاز اولیاء کی جو اپنی نظیر نہیں رکھتے ۔ جیسے اصحاب کرام اولیائے عظام اور آئمہ ھدیٰ مثلاً ۔ غوث قطب ابدال ، اوتاد ، خصوصاً ان میں سے غوث تو ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے ۔ جیسے سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ، ابو حامد محمد غزالیؒ ۔ معین الدین حسن سنجری چشتی ، بہاء الدین محمد نقشبند ، شیخ محی الدین محمد بن عربی ، احمد الکبیر رفاعی ، ابو الحسن علی شاذلی ۔ ابو العباس احمد بدوی ، قطب مدار بدیع الدین ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی یا ہمارے زمانہ میں خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ وغیرھم رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

ترجمہ :- اور شہادت میں پیش کرتا ہوں (دونوں قسم کی راتوں کو) جفت (یعنی عام) راتوں کو اور ایسی راتوں کو بھی جو (اپنے کمالات میں) طاق (اور ممتاز) ہیں ۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِۚ ﴿۴﴾

سیاہ دل کافروں کی مثال

وَالَّيۡلِ ؛ اور رات ۔ اِذَا يَسۡرِ ؛ جب گزرے ، چلے ، چھاجائے ، جیسی جیسی رات گزرے تاریکی بڑھے ۔ سَرٰی ، يَسۡرِی ، سِرَايَۃً ؛ سرایت کرنا ۔ اَسۡرٰی ، يُسۡرِی ، اِسۡرَاءً ؛ رات میں چلنا ۔ اَسۡرٰی بِ ؛ رات کو لے گیا ، یہ عبرت ہے ، قسم ہے تاریک دل کفار کی کہ ان کا کفر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے ۔ ان کی سیاہ دلی کے اثر سے دوسرے بھی سیاہ دل ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ یہ مثال ہے ابوجہل ، عتبہ ، شیبہ اور ولید بن مغیرہ کی کہ یہ کافر بھی تھے اور مبلغ کفر بھی تھے ۔ خود خراب تھے دوسروں کو بھی خراب کرتے تھے ۔ ان کی بدی متعدی تھی ۔

ترجمہ :- اور (تیسری فطرت والی یعنی سخت اور تیرہ و تار) رات کو بھی جب کہ چلے اور چھاجائے بطور شہادت پیش کرتا ہوں اس کی قسم کھاتا ہوں ۔

هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ؕ۝۵

هَلْ ؛ کیا ۔ فِیْ ذٰلِکَ ؛ اس میں ۔ قَسَمٌ ؛ کافی شہادت اور قسم ہے ۔ مگر کس کے سامنے ؟ لِذِیْ حِجْرٍ ۔ لِ ؛ واسطے ۔ ذِیْ ؛ صاحب ۔ حِجو ؛ عقل ۔ حِجْرٌ ؛ روکنا ۔ عَقلٌ ؛ پاؤں باندھنا ۔ بُرے کاموں سے روکنا ۔ حَجْرٌ ؛ تصرفات سے روکنا ۔ حَجَرٌ ؛ پتھر جو دوسروں کے دباؤ سے متاثر نہیں ہوتا ۔ لِذِیْ حِجْرٍ ؛ صاحبانِ عقل کے لئے ، ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کر سکتے ہوں ۔

ترجمہ :- کیا اس میں صاحبانِ عقل وفہم کے لئے (کافی) شہادت ہے ؟ (بے شک ہے)

ان تینوں فطرتوں اور طبیعتوں کو بیان فرما کر ہر ایک قسم کے لوازم اور احکام بیان فرما رہا ہے اور یہ کہ وہ کس سزا و جزا کے مستحق ہوئے ۔ فرماتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کَیْفَ فَعَلَ ؛ کیسا کیا ؟ کیا انجام کیا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارے رب نے ۔ بِعَادٍ ؛ قومِ عاد کے ساتھ ، قوم عاد کا ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا ؟ (ان کا کیا انجام کیا ؟)

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷

اِرَمَ ؛ یہ عاد کا بدلِ بعض ہے ۔ یعنی اِرَمْ چھوٹا قبیلہ ہے بڑے قبیلہ عاد میں کا ۔ ذَاتِ ؛ صاحب ، والا ۔ اَلْعِمَادِ ؛ جمع عُمُوْدٌ ؛ ستون جیسے عِمَادُ الْمُلک ۔ ملک کا ستون ۔ عِمَادُالدِّیْنِ ۔ دین کا ستون ۔

ترجمہ :- بڑے بڑے ستونوں والے (مکانوں کے مالک) ارمؔ (کا کیا حال ہوا) ۔

الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۝۸

اَلَّتِیْ ؛ جو ۔ لَمْ یُخْلَقْ ؛ نہیں پیدا کیا گیا ۔ مِثْلُھَا ؛ ان کے مانند ۔ فِیْ ؛ میں ۔ اَلْبِلَادِ ؛ جمع بَلَدٌ ؛ شہر ۔ اَلَّتِیْ سے مُراد اگر اِرَمْ قبیلہ ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ ان کے جیسے جنگجو سپاہی شہروں میں پیدا نہیں ہوئے تھے ۔ اور اگر ذَاتِ الْعِمَادِ سے عالی شان مکان مُراد ہوں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ دنیا میں ایسے عالیشان مکان بنائے نہیں گئے ۔

ترجمہ :- جن کا مثل شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا ۔

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹

وَثَمُوْدَ ؛ اور خاندانِ ثمود ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو، جنھوں نے ۔ جَابُوْا ؛ تراشا، کاٹا ۔ جَوَاب ۔ وہ جس سے سوال موقوف ہوجاتا ہے ۔ اَجَابَ ، يُجِيْبُ ، اِجَابَةً ؛ جواب دینا ۔ اَلصَّخْرَ ؛ چٹان، سخت پتھر ۔ بِالْوَادِ ؛ وادی میں ۔ اَلْوَادِ ؛ اصل میں اَلْوَادِي ہے ۔ آخر کی یا تخفیفاً گرگئی ہے جیسے ۔

اَلْقَاضِيْ سے اَلْقَاضِ ۔ اَلْحَاجِيْ سے اَلْحَاج ۔

ترجمہ :- اور (کیا تمھیں معلوم ہے کہ خدا نے قوم) ثمود کے ساتھ (کیا کیا ؟) جو ایک وادی میں (اعلیٰ درجہ کی) سنگ تراشی کیا کرتے تھے ۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝۱۰

وَفِرْعَوْنَ ؛ اور فرعون، مصر کا پادشاہ ۔ فراعنۂ مصر مشہور ہیں ۔ ذِي ؛ والا ۔ الْاَوْتَادِ ؛ جمع وَتَدٌ ۔ میخ جس سے گھوڑے باندھے جاتے ہیں ۔ ذِي الْاَوْتَادِ سے مُراد ایسا لشکر ہے جس میں بکثرت گھوڑے ہوں ۔

ترجمہ :- اور میخوں والے (یعنی بڑے لشکر والے) فرعون سے (تمھارے رب نے کیا کیا ؟)

وہ کرتے کیا تھے ؟

اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱

اَلَّذِيْنَ ؛ جو، جنھوں نے ۔ طَغَوْا ؛ طغیان اور سرکشی کی تھی، حد سے باہر ہوگئے تھے ۔ فِي الْبِلَادِ ؛ شہروں میں ۔

ترجمہ :- ان سب لوگوں نے شہروں میں بہت سر اُٹھا رکھا تھا (سرکشی کیا کرتے تھے، آپے سے باہر ہوگئے تھے)

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲

فَاَكْثَرُوْا ؛ پھر بکثرت کیا ۔ فِيْهَا ؛ شہروں میں ۔ اَلْفَسَادَ ؛ شر و فساد کو ۔

ترجمہ :- پھر ان سب لوگوں نے ان (شہروں) میں بکثرت فساد برپا کردیا تھا ۔

تو خدا نے کیا کیا ؟

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳

فَصَبَّ ؛ پھر برسادیا۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ رَبُّکَ ؛ تمہارے رب نے۔ سَوْطَ ؛ کوڑا۔ عَذَابٍ ؛ عذاب اس میں دہرا استعارہ ہے۔ کثرت ظاہر کرنے کے لئے صَبَّ ہے اور سزا کو ظاہر کرنے کے لئے سَوْطَ یعنی کوڑے۔

ترجمہ:- پھر تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسادیا۔

یہ بھاگ کر کہاں جاسکتے تھے؟ کیا خدا کو غافل سمجھتے تھے کہ انھیں ان کے کرتوت اور اعمالِ بد کی سزا نہ دیتا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؀۱۴

اِنَّ ؛ ضرور بے شک وشبہ، بہ تحقیق، یقیناً۔ رَبَّکَ ؛ تمہارا رب۔ لَبِالْمِرْصَادِ ؛ گھات میں ہے۔ رَصَدْ گاہ۔ وہ مقام جہاں سے ستاروں کو دیکھا کرتے ہیں۔ مِـرْصَـادْ۔ جہاں سے دشمنوں کی آمد و رفت کی نگرانی کی جاتی ہے نیز گھات۔ مِرْصَادِ میں کے آگے کے حرف میم پر کسرہ ہے مگر "صاد" کے اطباق کی وجہ سے رائے مفخم یعنی پُر اور موٹی پڑھی جائے گی۔

ترجمہ:- بے شک تمہارا رب تو ان کی تاک میں تھا۔ (ان کے حالات کی نگرانی فرما رہا تھا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؀۱۵

اللہ تعالیٰ اس آیت میں دوسری قسم، دوسری فطرت کے لوگوں کا ذکر فرما رہا ہے، اور اس کی لپیٹ میں تیسری قسم کے لوگ بھی آجائیں گے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ ؛ پس جو انسان ہیں، آدمی کا یہ حال ہے کہ۔ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ ؛ جب اس کو مبتلا کرتا ہے اس کو آزماتا ہے، اس کا امتحان لیتا ہے۔ رَبُّهٗ ؛ اس کا پروردگار، اس کا رب، اس کا خدا۔ فَـاَكْـرَمَـهٗ ؛ پھر اس کو اکرام دیتا ہے، اس پر کرم کرتا ہے، اس کو اکرام اور کچھ بزرگی سے سرفراز کرتا ہے۔ اس کو مکرم محترم بناتا ہے۔ وَنَـعَّـمَـهٗ ؛ اور اس کو نعمت دیتا ہے (تو وہ آپے سے باہر ہوجاتا ہے)۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہتا ہے۔ رَبِّيْٓ ؛ میرا رب۔ اَكْـرَمَنِ ؛ خدا نے میری بڑی بزرگی کی ہے۔ میں خدا کے پاس مکرم و محترم ہوں۔ اصل میں اکرمنی ہے نون کا کسرہ یاءِ متکلم پر دلالت کرتا ہے۔

ترجمہ:- پھر مگر انسان (اس کا تو یہ حال ہے کہ) جب اس کو اس کا رب آزماتا ہے۔ پس (ظاہری) اکرام و انعام کرتا ہے تو وہ (ناز میں آکر) کہنے لگتا ہے (اب میں تو اپنے رب کے پاس معزز اور مکرم ہوں) خدا نے میرا اکرام کیا ہے۔

یہ سب دولت دے کر امتحان لیا گیا ہے۔

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ؀۱۶

وَاَمَّآ ؛ اور لیکن ۔ اِذَا مَاابْتَلٰهُ ؛ جب اس کو مبتلا کرتا ہے، مصیبت میں آزماتا ہے، تکلیف دے کر امتحان لیتا ہے کہ کیا وہ صابر ہے ۔ فَقَدَرَ عَلَيْهِ ؛ پھر تنگ کردیا اس پر ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ وہ رات جس میں بکثرت فرشتے اور ارواح حاضر ہوتے ہوں ۔ قَادِرٌ ۔ قَدِيْرٌ ۔ مُقْتَدِرٌ ؛ قدرت والا ۔ مَقْدُوْرٌ ؛ جو تحتِ قدرت ہو ۔ تَقْدِيْرٌ ؛ اندازہ کرنا ۔ نظامِ عالم ۔ رِزْقَهٗ ؛ اس کے رزق کو ۔ تو وہ پریشان ہوکر ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہنے لگتا ہے ۔ رَبِّيْ ؛ میرے رب نے ، میرے پروردگار نے ، میرے خدا نے ۔ اَهَانَنِ ؛ اصل میں ۔ اَهَانَنِيْ ہے ۔ نَ کا کسرہ یؔ پر دلالت کرتا ہے ۔ میری اہانت کی ، مجھے ذلیل وخوار کردیا ، میری قدر گھٹادی ۔

ترجمہ :- اور مگر جب کبھی خدا اس کو مبتلائے (تنگی وتکلیف) کرتا ہے پھر اس پر اس کے رزق کو تنگ کردیتا ہے تو کہنے لگتا ہے (ہائے) میرے رب نے میری اہانت کی ۔ (مجھے ذلیل وخوار کردیا) ۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾

كَلَّا ؛ ہرگز ایسا نہیں ۔ خدا نے تمہاری اہانت نہیں کی ۔ تمہاری حرصِ مال نے ، تمہاری بے صبری نے ، تمہارے خدا پر اعتراض کرنے نے تم کو ذلیل وخوار کیا ۔ بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ ؛ بلکہ تم کرم نہیں کرتے ، اکرام نہیں کرتے ، بے کسی پر رحم نہیں کھاتے ۔ اَلْيَتِيْمَ ؛ یتیم کی ایسے بچے کی جس کا باپ نہ ہو ۔ درِّ یتیم ۔ ایسا موتی جو سیپ میں ایک ہی ہو ۔

قرآن شریف میں ہے يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۔ یعنی بے باپ کا بچہ اور قیدی اُردو میں لوگ یتیم و یسیر کہتے ہیں اور اس سے مُراد ایسا بچہ لیتے ہیں جس کا باپ ہو نہ ماں جو سراسر غلط ہے ۔ بے ماں کے بچہ کے لئے يَسِيْر کا لفظ اختراع کیا گیا ہے ۔ جو عربی میں نہیں ہے ۔

ترجمہ :- ہرگز یوں نہیں ؟ بلکہ تم یتیم پر (لطف و) کرم نہیں کرتے (جس کی وجہ سے یہ ذِلّت وخواری نصیب ہوئی ہے ۔)

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

وَ ؛ اور ۔ لَا تَحٰٓضُّوْنَ ؛ حَضَّ ، يَحُضُّ ، حَضًّا ؛ رغبت دلانا ، شوق دلانا ، برانگیختہ کرنا ۔ لَا تَحٰٓضُّوْنَ ؛ ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے نہ خود کچھ دیتے ہیں اور نہ دوسروں کو دینے کی ترغیب دیتے ہیں (باب تفاعل سے) ۔ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؛ مسکین کا کھانا ، اس کو کھلانے کے لئے ۔ مِسْكِيْنٌ ؛ مفلس ، نادار ، فقیر ، جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو ۔ سیکون سے مشتق ہے یعنی یہ غریب ایسا ہے کہ زمین پر پڑا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور غریب مسکین کو کھانا کھلانے پر باہم ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ۔

(حالانکہ اس کی ناداری ، اس کا افلاس تم سے رحم کی اپیل کررہا ہے)

صرف اتنا ہی نہیں کہ اپنے گھر سے کچھ نہیں دیتے بلکہ ۔

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

وَتَـأْكُلُوْنَ ؛ اور کھا جاتے ہو۔ اَلتُّرَاث ؛ ترکہ، میراث۔ تُرَاث اصل میں وُرَاث تھا یتیموں کا مال بھی کھا جاتے ہو۔ اَكْـلًا لَّمًّا ؛ پے در پے کھانا۔ لَمٌّ۔ يَلُمُّ۔ لَمًّا : جمع کرنا، پے در پے، بار بار، اِس کا مال کھالیا، اُس کا مال کھالیا۔ اس بیوہ کا مال کھایا، اس یتیم کا مال ہضم کیا۔

ترجمہ:- اور (غریبوں و یتیموں کی) میراث بھی کھاتے ہیں (کھانا بھی کیسا) پے در پے، بار بار۔

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

وَتُحِبُّوْنَ ؛ اور محبت کرتے ہو، شوق کرتے ہو، دوست رکھتے ہو، اس پر جان دیتے ہو۔ اَلْمَالَ ؛ مال کو۔ حُبًّا جَمًّا ؛ بہت شوق جَمٌّ۔ بہت۔

ترجمہ:- اور مال کو بہت ہی دل سے چاہتے ہو (مال کی اس محبت نے تم کو گھیر لیا ہے)

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

كَـلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ خدا تم کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔ مرتے ہی دربارِ خدا میں جانا ہے۔ مگر کب؟ اِذَا ؛ جب۔ دُكَّتِ الْاَرْضُ ؛ زمین توڑ دی جائے گی۔ دَكًّا دَكًّا ؛ ٹکڑے ٹکڑے۔ ریزہ ریزہ۔

ترجمہ:- ہرگز نہیں، جب زمین ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

وَجَـــآءَ رَبُّـكَ ؛ اور تمہارا رب آئے گا، تمہارے پروردگار کی تجلی ہوگی۔ اور خدائے تعالیٰ اپنی ربوبیت کی شان دکھائے گا۔ وَالْمَلَـكُ ؛ اور فرشتے۔ صَفًّا صَفًّا ؛ صف بستہ، قطار در قطار، ایک جماعت کے بعد ایک جماعت۔

ترجمہ:- اور تیرے پروردگار کی تجلی ہوگی اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔

وَجِايْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿۲۳﴾

وَ ؛ اور۔ جِايْءَ ؛ لایا گیا، حاضر ہوگی۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ بِجَهَنَّمَ ؛ دوزخ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ ؛ انسان کو سمجھ آجائے گی، اس کی یاد دہانی ہوجائے گی۔ وہ نصیحت لے گا۔ وَاَنّٰـى لَـــهُ ؛ اور کہاں سے ہے اس کے لئے۔ اَلذِّكْـرٰى ؛ سمجھنے کا موقع، نصیحت لینے کا وقت۔

ترجمہ:- اور اس دن جہنم حاضر کی جائے گی (دوزخ لائی جائے گی تو) اس دن انسان (کی آنکھوں پر سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے گا) (اس) کو سمجھ آ جائے گی۔ مگر اب اس کے لئے نصیحت لینے کا موقع کہاں رہا؟

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿۲۴﴾

يَقُولُ ؛ (دوزخی) کہے گا۔ يٰلَيْتَنِي ؛ اے کاش کہ میں! قَدَّمْتُ ؛ آگے بھیجتا۔ لِحَيَاتِي ؛ میری آئندہ زندگی کے لئے۔

ترجمہ:- (دوزخی) کہے گا۔ کاش! میں نے اپنی (آئندہ) زندگی کے لئے (عملِ نیک) بھیجا ہوتا۔

مگر اب کیا ہوتا ہے؟ وقت نکل گیا۔

اب پچھتاوے کیا ہووت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پس ایسا واقع ہونے کے دن، بروزِ قیامت۔ لَا يُعَذِّبُ ؛ عذاب نہ کرے گا۔ عَذَابَهُ ؛ اس کا سا عذاب۔ أَحَدٌ ؛ کوئی شخص۔

ترجمہ:- پس اس روز خدا کے برابر کوئی عذاب کرنے والا نہ نکلے گا۔

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾

وَلَا يُوثِقُ ؛ اور نہ قید کرے گا، جکڑ بند میں رکھے گا۔ وَثِقَ ؛ اعتماد کیا، بھروسہ کیا۔ أَوْثَقَ ؛ قید کیا۔ (بابِ افعال ہے)

وَثَاقَهُ ؛ اس کا قید کرنا، جکڑ بند کرنا۔ أَحَدٌ ؛ کوئی۔

ترجمہ:- اور نہ اس کے جکڑ بند کرنے کے برابر کوئی جکڑ بند کرنے والا نکلے گا۔

اب خدائے تعالیٰ پہلی قسم کے لوگوں کا حال بیان فرماتا ہے اور ان کی سرفرازیوں کا ذکر کرتا ہے۔

يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾

يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ ؛ اے شخص! اے جان! اے روح! اَلْمُطْمَئِنَّةُ ؛ اطمینان والی۔ نفس تین قسم کا ہوتا ہے (۱) نفسِ امّارہ۔ یہ بُرے خطرے لاتا ہے، بُری باتیں سکھاتا ہے۔ (۲) نفسِ لوامہ۔ ضمیر، کانشنس (Consience) بُرے کام پر نادم ہو کر توبہ بھی کرتا ہے۔ بہر حال نفس لوامہ خیر و شر کو پہچانتا ہے۔ (۳) نفسِ مطمئنہ۔ جس کو راحتِ دل ہو، دل سے وسوسے دُور ہوں، خدا سے راضی و خوش ہو۔

ترجمہ :- اے اطمینان والے نفس !

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ ۲۸

اِرْجِعِيْٓ ؛ واپس ہوجا، رجوع کر، پھر جا، دوبارہ پہنچ جا۔ اِلٰى رَبِّكِ ؛ تیرے رب کی طرف، تیرے پروردگار کی طرف، اپنے پروردگار کے جوارِ رحمت کی طرف۔ رَاضِيَةً ؛ راضی، خوش خوش۔ دنیا میں صدمے اُٹھائے، صبر کیا، خواہشات سے اپنے نفس کو روکا اور خدائے تعالیٰ جو کچھ کرتا اس سے خوش ہوتا تھا رضا بالقضا اس کا کام تھا۔ مَّرْضِيَّةً ؛ خدا بھی اس سے راضی ہے، تُو خدا سے راضی تو خدا بھی تجھ سے راضی، کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ میں کس طرح پہچانوں کہ خدا مجھ سے راضی ہے یا نہیں ؟ اُنھوں نے فرمایا تم اپنے دل سے پوچھو کہ تم خدا سے راضی ہو یا نہیں ؟ اگر تم راضی ہو تو خدا بھی راضی ہے۔

تم ہو خدا سے گر راضی سمجھو اس کی عنایت ہے (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- (اے نفسِ مطمئنہ) اپنے رب کے پاس، واپس ہوجا۔ تو خدا سے راضی تجھ سے خدا راضی۔

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ ۲۹

فَادْخُلِيْ ؛ پھر تو داخل ہوجا۔ فِيْ عِبَادِيْ ؛ میرے بندگانِ خاص میں۔ بندہ کس کو کہتے ہیں ؟ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ نہ ارادہ اس کا ہو نہ فعل اس کا ہو۔ نہ کوئی ذاتی خواہش دل میں ہو۔ عَبْدُاللّٰہ اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے۔ یہ سب چیزیں کھونے کے بعد پھر اُسے واپس دی جاتی ہیں۔ پہلے خدائے تعالیٰ سے مرتبط نہ تھیں اب مرتبط ہیں۔ اب بندہ ہر شئے کو اس کا حق ادا کرتا ہے۔ جو بندۂ خدا ہوتا ہے، وہ مُردہ بدستِ زندہ ہوتا ہے۔

جس کا ہے اس کو دیدے واجب رَدِّ امانت ہے
جو اوّل تھا آخر ہو یہی کمالِ ارادت ہے
فعل و وصف و ذات فنا ہوں تو پھر عبدیت ہے
عبدیت ہی سے ملتا تم کو تاجِ خلافت ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

ترجمہ :- پھر تو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجا۔

وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۧ ۳۰ ربع ۱ ۱۴

وَادْخُلِيْ ؛ اور داخل ہوجا۔ جَنَّتِيْ ؛ میری جنت میں، میری خوشنودی کے باغ میں۔ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو جو اس دنیا سے پردہ کرچکے تھے خواب میں دیکھا۔ پوچھا آپ کیسے ہیں ؟ کہا ہر قسم کی راحت ہے ایک جنت ہے جو چاہو

موجود ۔ کھانا پینا سب کچھ حاضر پہلے بزرگ نے دوسرے بزرگ سے جو داخل جنت ہو چکے تھے پوچھا کہ بایزید کس حال میں ہیں ؟ کہا عرشِ رحمان کے سامنے کھڑے ہیں ۔ نہ کھانے سے غرض نہ پینے سے غرض ۔ اپنی نظر اُوپر جمائے ہوئے ہیں ۔ ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور پھر اس کو ہٹا لیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور میری جنت میں داخل ہو جا ۔

واضح ہو کہ جنت بھی کئی قسم کی ہے جو اچھے کام کرتے تھے ۔ ان کو ہر قسم کی نعمتیں ملیں گی ۔ اچھا بڑا گھر ملے گا ۔ مزیدار کھانے ہوں گے ، پینے کو شراب محبت ہوگی ۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں

اور ایک جنت ذات ہے ۔ ایسے جنتی لوگوں کا دل جلتا ہے ۔ اس میں سے خوشبو نکلتی ہے ۔ ان کے ہوش و حواس گم رہتے ہیں ۔ خدا کو تو جانتے ہیں مگر خود کو اور ماسوا اللہ کو فراموش کر دیتے ہیں ۔ اپنے خیال سے خدا کے خیال کو اہم سمجھتے ہیں ۔ دوسروں کا خیال تو کوسوں دور ہے ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارون رشید نے جو سفر پر جا رہا تھا ۔ اپنی بیویوں سے پوچھا تم کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے ۔ ہر ایک نے اپنی ضرورت بیان کی ۔ ایک بیوی نے ہارون رشید کے زانوں پر ہاتھ رکھ دیا ۔ یعنی میرا مقصود تو تُو ہے دوسروں کو لے کر کیا کروں ؟

خدائے تعالیٰ ہم کو بھی جنتِ ذات میں داخل کر دے ۔ آمین ۔

وَادْخِلْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُحِبِّیْنَ الَّذِیْنَ اَفْنَوْا ذَوَاتَھُمْ فِیْ ذَاتِکَ وَصِفَاتَھُمْ فِیْ صِفَاتِکَ وَاَفْعَالَھُمْ فِیْ اَفْعَالِکَ فَلَا عَیْنَ لَھُمْ وَلَا اَثَرَ ۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱

لَآ اُقْسِمُ ؛ نہیں جی ! میں قسم کھاتا ہوں ، شہادت میں پیش کرتا ہوں ، یا یہ بات اتنی صاف ہے ، اس پر مجھے قسم کھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ بِھٰذَا الْبَلَدِ ؛ اس شہر کی کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں زراعت نہیں ہوتی ہے ۔ ہر قسم کی تنگی ہے ۔ نہ پھل ہے نہ میوہ ۔

ترجمہ :- نہیں جی ! میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲

وَ اَنْتَ ؛ اور تو ۔ تم ۔ حِلٌّ ؛ اُترنے والے ہو ۔ رہتے ہو، داخل ہوتے ہو ۔ بِهٰـذَا الْبَلَدِ ؛ اس شہر میں کہ دشمن تم کو چوطرف سے گھیرے ہوئے ہیں ۔ خدا کے سوائے تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے، تم کو کہیں پناہ نہیں، اس شہر میں تم پر بڑی سختی ہے، ہرطرح کی درشتی ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اس شہر میں اُترے ہوئے ہو ۔ (اس میں رہتے ہو)

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳

وَوَالِدٍ ؛ اور باپ ۔ اور جو جنے ۔ وَمَـا وَلَـدَ ؛ اور جس کو جنے ۔ ماں باپ کو دیکھو! کہ اولاد کے لئے کس قدر مشقت اُٹھاتے ہیں ۔ ماں نو مہینے تک پیٹ میں ڈھوتی ہے، لئے لئے پھرتی ہے ۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد دودھ پلاتی ہے ۔ باپ کس قدر محنت کرکے کماتا ہے، کھلاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم (یا شہادت) ہے (جنانے والے) باپ کی اور اُن (بچوں) کی جن کو جنا ہے ۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴

لَقَدْ خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا، مخلوق کیا ۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ انسان کو ۔ فِيْ كَبَدٍ ؛ محنت و مشقت میں ۔ دنیا کے نشیب وفراز پر غور کرو کہ انسان ہمیشہ سختی اور محنت و مشقت میں مبتلا ہے ۔ اس کو اپنے مال و دھن پر پھولنا نہ چاہیے ۔

ترجمہ :- ہم نے انسان کو بڑی محنت و مشقت میں پیدا کیا ہے ۔

وہ ہمارے پنجہ میں پھنسا ہوا ہے ۔ کہاں بھاگ کر جائے گا ؟ ہم سے اپنے کو کس طرح چھپائے گا ۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵

رقعہ لازم

اَيَحْسَبُ ؛ کیا گمان کرتا ہے ۔ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ ؛ کہ اس پر قادر نہ ہوگا، اس پر بس نہ چلے گا ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی، کسی کا ۔

ترجمہ :- کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں ؟

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶

يَقُوْلُ ؛ کہتا ہے ۔ اَهْلَكْتُ ؛ میں نے ہلاک کیا، صرف کیا، خرچ کیا، برباد کیا ۔ مَالًا ؛ مال کو ۔ لُبَدًا ؛ بہت کچھ، تہ بہ تہ، تو بہ تو، ڈھیر ۔

ترجمہ :- کہتا ہے میں نے خرچ کر دیا ہے بہت سا مال (وافر دولت) ۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝۷

اَيَحْسَبُ ؛ کیا گمان کرتا ہے، خیال کرتا ہے؟ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ ؛ کہ اس کو دیکھا نہیں ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی ۔ کسی نے ۔

ترجمہ :- کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں ۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ ؛ کیا ہم نے اس کو نہیں بنا دیا، اس کے لئے نہیں پیدا کیا۔ عَيْنَيْنِ ؛ دو آنکھیں ۔ کیوں اندھا بن رہا ہے؟ حق و باطل میں تمیز نہیں کرتا ؟

ترجمہ :- کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں (کہ دیکھتا) ۔

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹

وَلِسَانًا ؛ اور زبان ۔ وَشَفَتَيْنِ ؛ اور دو ہونٹ ۔ اس کے مُنہ میں زبان ہے جو چاہتا ہے بکتا ہے ۔ حق بات اس کے مُنہ سے نہیں نکلتی ۔

ترجمہ :- اور (کیا ہم نے اس کو) زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے) ؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰

وَهَدَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے اس کو دکھایا، سمجھایا، ہدایت کر دی ۔ اَلنَّجْدَيْنِ ؛ دونوں راستوں کی خیر و شر، نیک و بد کی، کفر و ایمان کی، نفع و ضرر کی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس کو دونوں راہیں بتا دیں (خیر و شر کی، نیک و بد کی) ۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱

فَلَا اقْتَحَمَ ؛ پھر کیوں نہیں داخل ہوا ؟ گھسا، داخل ہو کر نکلا ۔ اَلْعَقَبَةَ ؛ گھاٹی میں ۔

ترجمہ :- (جب ہم نے خیر و شر کا راستہ بتا دیا تھا تو) پھر عقبہ (گھاٹی) میں کیوں داخل نہیں ہوا ۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾

وَمَا اَدْرٰىكَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم ؟ تم کیا جانو ۔ مَا الْعَقَبَةُ ؛ وہ عقبہ اور گھاٹی کیا ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ عقبہ (اور گھاٹی) کیا چیز ہے ۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

فَكُّ ؛ چھڑا دینا ۔ رَقَبَةٍ ؛ گردن ۔ گردن چھڑانے سے مُراد غلام کو آزاد کرنا ، قرض دار کا قرض ادا کرنا ، قیدی کو چھڑانا اور کوئی مشکل میں پھنس گیا ہو تو اس کا نکالنا ہے ۔

ترجمہ :- (وہ گھاٹی ۔ دوسرے کی) گردن کو (مشکلات کی قید و بند سے) چھڑانا ہے ۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

اَوْ اِطْعٰمٌ ؛ یا کھانا کھلانا ہے ۔ فِیْ یَوْمٍ ؛ ایک دن میں ۔ ایسے دن میں ۔ ذِیْ ؛ صاحب ۔ مَسْغَبَةٍ ؛ بھوک ، فاقہ ۔ گھاٹی کی ایک صورت تو گزری جس پر چڑھنا بہت دشوار تھا ، اس میں داخل ہونا بہت مشکل تھا ۔ ایک اور بھی صورت ہے ۔

ترجمہ :- یا فاقہ (یا بھوک) کے دن کھانا کھلانا ۔

کس کو ؟

یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

یَتِیْمًا ؛ چھوٹا بچہ جس کا باپ نہ ہو ۔ مَقْرَبَةٌ ؛ قرابت ، دوستی ، پڑوس ۔ ذَا مَقْرَبَةٍ ؛ قرابتدار ، رشتہ دار ۔

ترجمہ :- قرابتدار یا ہمسایہ یتیم کو ۔

اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

اَوْ مِسْكِیْنًا ؛ یا مسکین کو ، نادار کو ، مفلس کو ، فقیر کو کھانا کھلانا ۔ فقیر بھی کیسا ؟ مَتْرَبَةٌ ؛ مٹی ۔ تُرَابٌ ؛ مٹی ۔ ذَا مَتْرَبَةٍ ؛ زمین پر پڑا ہو ، خاک نشین ، برخاک افتادہ ۔ جس کے پاس بچھانے تک کو کچھ نہ ہو ۔

ترجمہ :- یا فقیرِ خاک نشین کو (جس کے پاس بچھونا تک نہ ہو) ۔

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اچھوں اور بُروں ، نیکوں اور بدوں کی عملی صورت بھی بتا دیتا ہے ۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ کَانَ ؛ پھر وہ ہوا ، یا ہونا چاہتا تھا ۔ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے ۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؛ اور ایمان کے ساتھ ایک دوسرے کو صبر کی وصیت بھی کرتے تھے ۔ مشکلات کو برداشت کرنے کی نصیحت کرتے تھے ۔ صبر اگر ہو ، دل میں استقلال ہو تو تمام مشکلات دور ہو سکتے ہیں ۔ مَرْحَمَةً ؛ رحم ، مہربانی ، دوسرے پر شفقت سے مائل ہونا ، جھکنا ۔ رحم ایک بارش ہے جو آسمان سے ، خدا کے پاس سے ، لوگوں کے دلوں پر برستی ہے ۔ جس کے دل میں رحم نہیں وہ انسان نہیں ۔ اس کی صورت انسان کی ہے مگر اس کی صفت درندے اور شیطان کی ۔ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؛ اور ایک دوسرے کو رحم کی تلقین کرتے ہیں ، وصیت و نصیحت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر وہ ہوتا ہے ان لوگوں میں سے جو ایمان رکھتے ہیں اور صبر و رحم کی ایک دوسرے کو وصیت و نصیحت کرتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؛ سیدھی جانب کے ۔ یُمْنٌ ؛ برکت یعنی دستِ راست کے لوگ ۔

ترجمہ :- یہی لوگ ہیں دستِ راست والے (داہنے ہاتھ کی طرف کے) ۔

دستِ راست والوں کے مقابل کون ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ، حق پوشی کرتے ہیں ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کی ۔ ہماری آیتوں سے ، ہمارے کلام سے ۔ هُمْ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؛ دستِ چپ والے ، شامت زدہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ہماری نشانیوں اور آیتوں کو نہیں مانتے ۔ وہی لوگ ہیں دستِ چپ والے ۔ (شامت میں گرفتار ، منحوس) ۔

ع ۱ ۲۰ ۱۵

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

عَلَیْهِمْ ؛ ان پر چھائی ہوئی ہے ۔ نَارٌ ؛ آگ ۔ مُؤْصَدَةٌ ؛ چوطرف سے بند ۔

ترجمہ :- ان پر آگ کا سرپوش ہے ۔

ان پر چوطرف سے آگ چھائی ہوئی ہوگی ۔ اور اس سے نکلنے کی صورت نہ ہوگی ۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوئی اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱

وَالشَّمْسِ ؛ اور آفتاب ۔ خدائے تعالیٰ سورج کو ، عبرت اور نصیحت لینے کے لئے شہادت میں پیش کرتا ہے ۔ نصیحت اس طرح کہ آفتاب کا نور بظاہر ذاتی ہے ۔ یہ بلا تشبیہ ذاتِ خداوندی پر متوجہ کرتا ہے ۔ وَضُحٰـهَا ؛ اور دن چڑھا ، دھوپ ، روشنی ۔ اُضْحِيَةٌ ؛ قربانی جس میں گوشت دھوپ میں سکھاتے ہیں ۔ اور آفتاب کی روشنی ۔ دھوپ ۔ یعنی خدائے تعالیٰ اپنے انوار تجلیات پر تمام لوگوں کو متوجہ فرماتا اور سورج اور دھوپ کو شہادت میں پیش کرتا اور اس کی قسم کھاتا ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے (شہادت ہے) سورج کی اور اس کی دھوپ کی ، (اس کی روشنی کی) ۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲

وَالْقَمَرِ ؛ اور قسم ہے اور شہادت ہے چاند کی یہ تشبیہ ہے پیغمبر سے ۔ اِذَا تَلٰهَا ؛ جب کہ چاند آفتاب کی پیروی کرے ، پیچھے پیچھے چلے ، اس کی اتباع کرے ۔ پیغمبر کا نور اور اس کے کمالات سب اللہ کی اتباع سے ہیں ، اس کی فرماں برداری کی وجہ سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (اور شہادت ہے) چاند کی جب کہ اس (آفتاب) کے پیچھے پیچھے چلے (اور اس کے نور سے منور ہو ۔)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳

وَالنَّهَارِ ؛ اور قسم ہے اور شہادت ہے دن کی ، تعلیمِ الٰہی کی ۔ اِذَا جَلّٰـىهَا ؛ جب کہ اس کو نمایاں کرے ۔ آفتاب کو دکھاوے عربوں کا محاورہ ہے ۔ جَلَّ الْعَرُوْسَ ؛ دلہن کی رونمائی کی ، اس کی صورت دکھادی جب دل نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے تو تجلیاتِ الٰہی دیکھنے لگتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (شہادت ہے) دن کی جب کہ آفتاب کی رونمائی کرے ۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴

وَالَّيْلِ ؛ اور قسم ہے، شہادت ہے رات کی ۔ اِذَا يَغْشٰـهَا ؛ جب کہ سورج پر چھا جائے ، اس کو چھپالے ۔ بعض دفعہ جب انسان کے دل پر غفلت آجاتی ہے اور نورِ ایمان کمزور ہوجاتا ہے ، تو تجلیاتِ الٰہی کا نمایاں ہونا موقوف ہوجاتا ہے ، بند ہوجاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (شہادت ہے) رات کی جب کہ آفتاب کو چھپالے ۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵

وَالسَّمَـآءِ ؛ اور قسم ہے ، شہادت ہے آسمان کی ، فیوضاتِ آسمانی کی ۔ وَمَـا بَنٰـهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے آسمان کو بنایا یا اس ابر کی اور اس قدرت کی جس نے ابر کو پیدا کیا ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (شہادت ہے) آسمان (یا ابر) کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو بنایا ۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶

وَالْاَرْضِ ؛ اور قسم ہے ، شہادت ہے زمین کی ۔ اور انسان کے دل کی ۔ وَمَـا طَحٰـهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے زمین کو پھیلایا ۔ بچھایا ۔ یا جس قدرت نے دل میں وسعت پیدا کی ۔ حدیث قدسی میں ہے ۔ مَا وسعنی فی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَـآءِ اِلَّا فی قلب عبد مومن ۔ فرماتا ہے : نہ زمین مجھے سما سکتی ہے نہ آسمان مجھے سما سکتا ہے ۔ مگر مومن کا دل مجھے سما سکتا ہے ۔

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے　　میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

ترجمہ :- قسم ہے (شہادت ہے) زمین کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو پھیلایا ، (بچھایا) ۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷

وَنَفْسٍ ؛ اور قسم ہے ، شہادت ہے نفس کی ، جان کی ۔ وَمَـا سَـوّٰهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے اس کو دُرست کیا خدا نے انسان کی طبیعت میں اور اس کے نفس میں ہر قسم کی قابلیت پیدا کی ہے ۔ اب خود کو سنوارنا یا بگاڑنا تمہارا کام ہے ۔

کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں　　اک طلسمات کا پتلا ہوں میں　　(حسرت صدیقی)

ترجمہ :- اور قسم ہے (شہادت ہے) نفس کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو مناسب بنایا ۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۸

فَـأَلْهَمَهَا ؛ پھر الہام کیا اس نفس کو، دل میں ڈالا، سمجھا دیا۔ لَهِمَ ؛ نگلنا۔ کھا جانا۔ اَلْهَمَ ؛ دل میں ڈالا، مطلع کر دیا۔ فُجُوْرَهَا ؛ اس کی بدکاری کو۔ وَتَقْوٰىهَا ؛ اور اس کی پرہیزگاری کو، تقویٰ کرنے کو یعنی خدا نے تو بُرائی بھلائی کو سمجھا دیا۔

ترجمہ:- پھر (خدا نے) ہر شخص کو (اس کا نیک و بد سمجھایا) اس کی بدکاری پرہیزگاری سے باخبر کر دیا۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹

قَـدْ أَفْلَحَ ؛ خوب کامیاب ہو گیا، فلاح پائی۔ مَـنْ زَكّٰـىهَا ؛ جس نے اپنے نفس کو پاک صاف کیا، بُرے خطرات سے روکا، بداعتقادی اور بداعمالی سے بچالیا۔

ترجمہ:- خوب فلاح (وکامیابی) حاصل کی جس نے اپنے نفس کو پاک صاف (مزکّٰی و مصفّٰی) کیا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

وَقَدْ خَابَ ؛ اور ناکام و نامراد ہوا، خائب و خاسر ہوا۔ مَنْ دَسّٰـىهَا ؛ جس نے اس کو دفن کر دیا، خاک میں ملا دیا۔ دَسَّ ، يَدُسُّ دَسًّا ؛ چھپانا۔ نیز سازش کرنا اس معنٰی میں دَسَّ کے ساتھ علٰی آتا ہے۔ دَسِيْسَةٌ۔ خفیہ سازش۔ دَسَّاسَةٌ۔ چھوٹا سُرخ سانپ جو زمین میں گھس کر چھپ جاتا ہے نیز چھپکلی کی ایک قسم۔

ترجمہ:- اور ناشاد و نامراد ہوا جس نے اپنے نفس کو خاک میں ملا دیا، مٹی میں دبا دیا۔

اب تک اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا وہ کلیات تھے اب مثال کے طور پر ایک شخصی واقعہ کو بیان فرماتا ہے کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝۱۱

كَـذَّبَتْ ؛ تکذیب کی، جھٹلایا، نہ مانا۔ ثَـمُوْدُ ؛ قومِ ثمود نے۔ ثمود کی قوم کہاں تھی؟ شام کی طرف حجر اور وادی القریٰ کے درمیان آباد تھی۔ یہ ملک بڑا سرسبز تھا۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ جب مال زیادہ ہو جاتا ہے، راحت ملتی آرام حاصل ہوتا ہے تو تمدن کی ترقی ہوتی ہے اور اخلاق اور نیکی کا تنزل ہوتا ہے۔ بِطَـغْـوٰىهَا ؛ اپنی سرکشی کی وجہ سے، اپنے طغیان کی وجہ سے۔ ثمود نے کس کو جھٹلایا تھا؟ کس کے احکام مانتے نہ تھے؟ صالح علیہ السلام کے۔

ترجمہ:- ثمود نے (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی اپنی سرکشی کی وجہ سے۔

واضح ہو کہ صالح علیہ السلام کے زمانہ میں سرسبزی شادابی بہت ہوگئی تھی ۔ طغیان اور سرکشی بھی بڑھ گئی تھی ، بُت پرستی شروع ہوگئی تھی ۔ صالح علیہ السلام نے لوگوں کو نصیحت کی ، سمجھایا مگر وہ ہرگز نہ مانے ۔ صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا ، کہ پہاڑ میں سے ایک اونٹنی نکلے اور وہ فوراً بچہ دے ۔ فرمائش منظور ہوئی ، اونٹنی نکلی ، فوراً بچہ دیا اور معجزہ پورا ہوا ۔ مگر عادتِ الٰہی اس طرح جاری ہے کہ معجزہ کے بعد پھر مخالفت کی جاتی ہے تو عذاب نازل ہوتا ہے ۔ اونٹنی دودھ بھی خوب دیتی تھی اور پانی بھی بہت پیتی تھی ۔ ایک روز لوگ پانی پیتے اور ایک روز اونٹنی اور اس کا بچہ ۔ ایک عورت کے پاس بہت سے جانور تھے ۔ اس اونٹنی کی وجہ سے ان جانوروں کو پانی ملنے میں تکلیف ہوتی تھی ۔ قدار نامی ایک بدمعاش اس عورت پر عاشق ہوگیا ۔ اس کی قوتِ عقلی پر قوتِ شہوی غالب آگئی اور دین دنیا سب کو بھول گیا ۔ عورت نے اس شرط پر شادی کرنی چاہی کہ اس اونٹنی کو مار ڈالے ۔

پھر کیا ہوا ۔ سخت عذابِ الٰہی نازل ہوا ۔ قوم کی قوم تباہ ہوگئی ۔ فرماتا ہے ۔

إِذِ انۢبَعَثَ أَشْقَىٰهَا ﴿١٢﴾

اِذِانۢبَعَثَ ؛ جب کہ اُٹھ کھڑا ہوا ، تیار ہوگیا ۔ اَشْقٰـهَا ؛ قوم ثمود میں کا سب سے زیادہ شقی ، بدمعاش ، بدبخت ۔ شقاوت ۔ بدبختی ۔ شَقِیٌّ ؛ بدبخت ۔ اَشْقٰی افعل التفضیل ہے کیونکہ اس کی شرارت سے عذاب نازل ہوا اور ساری قوم تباہ ہوگئی ۔

ترجمہ :- جب کہ اُٹھ کھڑا ہوا (یعنی اونٹنی کو مارنے کے لئے) ثمود میں کا شقی تر ، (سب سے زیادہ بدنصیب) ۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقْيَٰهَا ﴿١٣﴾

فَقَالَ لَهُمْ ؛ پھر ان سے کہا ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ خدا کے پیغمبر صالح علیہ السلام نے ۔ نَاقَةَ اللّٰهِ ؛ یہاں ۔ اِتَّقُوْا مقدر ہے ۔ خدا کی اونٹنی سے بچو ، ڈرو ، اُسے چھوڑ دو ۔ اور نہ مارو ۔ وَسُقْيٰهَا ؛ اور اس کے پانی پینے کو نہ روکو ۔

ترجمہ :- پس اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ (اُسے نہ مارو) اس کو اپنا پانی پینے کے لئے چھوڑ دو ۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿١٤﴾

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر ثمود کے لوگوں نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا ، ان کی تکذیب کی ان کو نہ مانا ۔ فَعَقَرُوْهَا ؛ پھر اس اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے (اور مار ڈالا) ۔ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہلاکی ڈالی ان پر ۔ ان کو تباہ و برباد کردیا ۔ رَبُّهُمْ ؛ اُن کے پروردگار نے ۔ کیوں ؟ بِذَنْۢبِهِمْ ؛ ان کے گناہ کی وجہ سے ۔ فَسَوّٰهَا ؛ پھر اس قوم کو برابر کردیا ، تہس نہس کردیا ، زمین کے برابر کردیا ۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے ان کو (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا (ان کی تکذیب کی) پھر اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے تو ان کے پروردگار نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے (ان کو) تباہ و برباد کردیا ۔ پھر (زمین کے) برابر کردیا ۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ع ۱ ۱۵ ۱۶

وَلَا يَخَافُ ؛ اور خدا ڈرتا نہیں یعنی پروانہیں کرتا ۔ عُقْبٰهَا ؛ اس قوم کے انجامِ بد کی ، جیسا بویا ویسا کاٹا ۔

ترجمہ :- اور خدائے تعالیٰ ان کے انجامِ بد کی پروانہیں کرتا ۔

صاحبو ! اَشْقٰی کا لفظ عبدالرحمٰن ابن ملجم قاتل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی حدیث میں آیا ہے ۔ قدار بھی ایک عورت پر عاشق ہوا تھا ، اور عبدالرحمٰن ابن ملجم بھی ایک عورت قطام پر عاشق ہوا تھا ۔ قدار اونٹنی کو مار کر ساری قوم ثمود کو تباہ کردیا ۔ ابنِ ملجم نے حضرت علیؓ کو شہید کرکے اسلامی حکومت کو برباد کردیا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بہت سے فضائل ہیں ۔ نو برس کی عمر سے رسولِ خدا ﷺ کی خدمت بابرکت میں رہے ۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے ۔ رسولِ خدا ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت ہی محبوب تھے ۔ اکثر فقراء کے سلاسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچتے ہیں ۔ ہمارے پاس چاروں خلفاء خلیفۂ رسول تھے ، خلیفۂ بلافصل تھے ۔ ظاہری خلافت میں بہ ترتیب خلافت حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہیں ۔ کسی کو اس میں شک ہو تو ہمارے شجرے دیکھیں کہ حضرت علی خلیفہ رسولِ خدا ہیں یا نہیں ؟

حضرت علیؓ کے فضائل

اونٹنی اور اس کے بچہ کو مار ڈالنے کے بعد ایک عام عذاب نازل ہوا تھا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد کیوں عذاب نازل نہیں ہوا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خلیفہ پنجم یعنی امام حسن مجتبیٰؓ باقی تھے ؟ کیا یہ عذاب سے کم ہے کہ ظاہری خلافت اُٹھ گئی اور اسلامی حکومت دنیوی سلطنت ہوگئی ۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ الیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورہ میں خدائے تعالیٰ فطرتِ انسانی کی رنگا رنگی کو بیان فرماتا ہے کہ کوئی نیک ہوتا ہے اور کوئی بد ۔ کوئی مردانہ صفت ہوتا ہے اور کوئی زنانہ ۔ کوئی سخی رہتا ہے اور کوئی بخیل ۔ کوئی سچا کوئی جھوٹا ۔ بہرحال انسان کی طبیعت ایک رنگ کی نہیں ہے ۔ فرمایا :

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىۙ‏ ①

وَالَّيۡلِ ؛ رات شہادت دے گی ، میں اس کی قسم کھاتا ہوں ۔ اِذَا ؛ جب ۔ يَغۡشٰى ؛ چھا جائے ۔ غَشِىَ يَغۡشٰى غِشَاوَةً وَغَشۡيًا ؛ چھا جانا ، گھیر لینا ، احاطہ کرنا ۔ غَشۡىٌ ؛ بے ہوشی ، غشی ۔ غِشَاوَةٌ ؛ پردہ ۔

ترجمہ :- قسم ہے رات کی (میں رات کو شہادت میں پیش کرتا ہوں) جب کہ وہ چھا جائے ۔

صاحبو ! بعض لوگ سیاہ دل ، سراپا ظلمت ہوتے ہیں ۔ کبھی حق بات نہیں سنتے ۔ نہ اس کو قبول کرتے ہیں ۔ یہ مثال ہے امیہ ابن خلف کی جس کے ہاتھ میں اس کے غلام حضرت بلال تھے ۔ یہ کافر بڑا ظالم تھا ۔ اور حضرت بلال کو مختلف طور سے تکلیفیں پہنچاتا تھا ۔

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ‏ ②

وَالنَّهَارِ ؛ اور قسم ہے دن کی ، یعنی دن گواہی دے گا ۔ اِذَا ؛ جب ۔ تَجَلّٰى ؛ وہ روشن ہوجائے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوجائے ۔

صاحبو ! بعض کی فطرت منور اور دل روشن رہتا ہے ۔ جیسے ابوبکر صدیقؓ کہ امیہ ابن خلف سے اپنا ایک غلام اور کچھ روپے دے کر حضرت بلالؓ کو خرید لیا ۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓىۙ‏ ③

وَمَا خَلَقَ ؛ اور قسم ہے اس (قدرت) کی جس نے مخلوق کیا ، پیدا کیا ۔ اَلذَّكَرَ ؛ مرد کو ، نر کو ، قوی کو ، سخی کو ۔ وَالۡاُنۡثٰى ؛ اور عورت ، مادّہ ، ضعیف ، بخیل ، نادان کو ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے اس (قدرت) کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا (مختلف فطرتوں کو نمایاں فرمایا) ۔

اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰىؕ‏ ④

اِنَّ ؛ بے شک ، یقیناً ۔ سَعۡيَكُمۡ ؛ تمہاری کوشش ، تمہاری سعی ۔ لَشَتّٰى ؛ البتہ مختلف اور جُدا جُدا ہے ۔

ابوبکر صدیقؓ کو کبھی شک پیدا نہیں ہوا اور امیہ ابن خلف کو کبھی ایمان نہ آیا ، یقین حاصل نہ ہوا ۔ امیہ بلال کو خرید کر ظلم وستم کرتا تھا ، ان کو مجبور کرتا تھا کہ اسلام چھوڑ دیں اور کفر اختیار کریں ۔ گرم ریت پر لٹا کر ان کے سینہ پر پتھر رکھتا اور وہ اَحد ، اَحد پکارتے ۔ اور ابوبکر صدیقؓ نے اس ظلم سے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کردیا ۔

بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

ترجمہ :- بے شک تمہاری کوشش مختلف طور سے ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵

فَـاَمَّـا مَنْ ؛ پھر جو۔ جس نے۔ اَعْطٰى ؛ عطا کیا، دیا، راہِ خدا میں دینے، غلام کو آزاد کرنے میں۔ وَاتَّقٰى ؛ اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کی، خود کو غضبِ خدا سے بچایا۔ اِتَّقٰى۔ اصل میں اوتقٰی تھا۔ کیونکہ اس کا مادّہ۔ وَقٰى ہے۔ باب افتعال میں واو "تا" بن کر مدغم ہوگیا۔

ترجمہ :- پھر جس نے راہِ خدا میں (روپیہ) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔
(مثلاً ابوبکر صدیقؓ)

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶

وَصَدَّقَ ؛ اور تصدیق کی، سچ مانا۔ بِالْحُسْنٰى ؛ اچھی بات کی۔ اَحْسَنْ کا مونث ہے۔ اَكْبَرْ کا مونث كُبْـرٰى۔ ایمانداری، خیرخیرات اور دیگر اچھے کاموں کو اچھا سمجھنا یہ سب باتیں حضرت ابوبکرؓ میں تھیں اسی لئے آپ صدیق اکبر کہلاتے ہیں۔

ترجمہ :- اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اوصاف بیان کرنے والی آیتیں

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷

يُسْرٌ ؛ آسانی، سہولت۔ فَـسَـنُـيَـسِّـرُهٗ ؛ پھر ہم ان پر آسان کردیں گے۔ بہ سہولت پہنچادیں گے۔ لِلْيُـسْـرٰى ؛ سہولت کے لئے، راحت و آرام کی خاطر۔

ترجمہ :- پس ہم ان کے لئے راحت و آرام (کی صورتیں، جنت میں پہنچنے کے اسباب) بڑی آسانی سے مہیا کریں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸

وَاَمَّا ؛ اور لیکن۔ مَنْ بَخِلَ ؛ جس نے بخل کیا۔ وَاسْتَغْنٰى ؛ اور خود کو غنی سمجھا، بے پروائی اختیار کی۔

ترجمہ :- اور لیکن جس نے بخل کیا اور (غریبوں کی امداد سے) بے پروائی کی (بلکہ خدا کی بھی پرواہ نہ کی)۔

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾

وَكَذَّبَ ؛ اور تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِالْحُسْنٰى ؛ اَحْسَنُ کا مونث حُسْنٰی ہے ۔ اچھی بات ، اسلام ، تصدیق نبی ، احکامِ الٰہی ۔ ایسے نیک کاموں کی تکذیب کرنے اور خیر خیرات کو روپیہ ضائع کرنے کے مماثل سمجھنے والے کی مثال امیہ بن خلف ہے جس میں یہ سب برائیاں تھیں ۔

ترجمہ :- اور اچھی بات (یعنی اسلام) کی تکذیب کی ۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾

فَسَنُيَسِّرُهٗ ؛ پھر ہم اس کو سہولت دے دیں گے ، بڑی آسانی سے اس کو پہنچادیں گے ۔ لِلْعُسْرٰى ؛ عُسرت اور سختی کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم اُسے نہایت آسانی سے سختی کی حالت میں پہنچادیں گے ۔

وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾

وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ ؛ اور اس کو کام نہ آئے گا ۔ مستغنی نہ کرے گا ۔ کفایت نہ کرے گا ۔ مَالُهٗ ؛ اس کا مال ۔ اِذَا تَرَدّٰى ؛ جب نیچے گر جائے گا ۔ اس کی تونگری سختی سے بدل جائے گی ۔ وہ مفلس و نادار ہوجائے گا ۔ قعرِ مذلت میں گرے گا اس کی حالت بدل جائے گی ۔

ترجمہ :- جب وہ (قعرِ مذلت میں) گرے گا (اس کی حالت بدل جائے گی) تو اس کو اس کا مال کچھ نفع نہ دے گا ، کچھ کام نہ آئے گا ۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾

اِنَّ عَلَيْنَا ؛ بے شک ہمارے اوپر موقوف ہے ، ہمارے ارادے کے تابع ہے ۔ لَلْهُدٰى ؛ بے شک ہدایت ۔

ترجمہ :- یقیناً ہدایت کرنا (صرف) ہمارا کام ہے ۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾

وَاِنَّ لَنَا ؛ اور بے شک ہمارے ہی ہاتھ میں ہے ۔ لَلْاٰخِرَةَ ؛ پچھلی حالت ، عالمِ قیامت ۔ وَالْاُوْلٰى ؛ اور پہلی حالت ، دنیا و مافیہا ۔

ترجمہ :- اور بے شک آخرت بھی ہماری ہے اور دنیا بھی ہماری ہے ۔

فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤

فَـاَنۡذَرۡتُـكُمۡ ؛ پھر میں نے تم کو ڈرا دیا ہے، انجامِ بد کی اطلاع دے دی ہے۔ وہ انجام بد کیا ہے؟ نَارًا ؛ آگ، دوزخ۔ تَلَظّٰی ؛ شعلہ زن، مشتعل، بھڑکتی ہوئی۔

ترجمہ:- پس میں نے تو تم کو بھڑکتی آگ (یعنی دوزخ) سے ڈرادیا تھا۔

مگر اس میں کون جائے گا؟

لَا يَصۡلٰىهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَى ۝١٥

لَا يَصۡلٰـهَـآ ؛ اس دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ اِلَّا الۡاَشۡقٰی ؛ مگر سب سے زیادہ بدنصیب۔ شقی تر۔

ترجمہ:- اس میں داخل نہ ہوگا مگر زیادہ بدنصیب، شقی تر۔

وہ بدنصیب کیوں ہوا؟

الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦

اَلَّـذِیۡ ؛ جو، جس نے۔ كَـذَّبَ ؛ تکذیب کی، خدا و رسول کو جھٹلایا، ان کو نہ مانا، حق کو حق نہ سمجھا۔ وَتَـوَلّٰـی ؛ اور روگردانی کی، منہ پھیرلیا، اعراض کیا۔ جیسے اُمیہ بن خلف۔

ترجمہ:- (دوزخ میں وہی شخص جائے گا) جس نے حق کی تکذیب کی اور اس سے روگردانی کی۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ۝١٧

وَسَيُجَنَّبُهَا ؛ اور اس دوزخ سے الگ، ایک طرف جُدا رکھا جائے گا، بچایا جائے گا۔ جَنۡبٌ۔ پہلو، کنارہ۔ اَلۡاَتۡقٰی ؛ زیادہ متقی، زیادہ پرہیزگار۔

ترجمہ:- اور اس (دوزخ) سے، زیادہ پرہیزگار، (زیادہ متقی) جُدا رکھا جائے گا۔

صاحبو! یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے نازل ہوئی ہے۔ یہاں ایک منطقی قیاس پیدا ہوا۔ ابوبکرؓ اتقٰی ہیں اور بزرگ وہی ہے جو اتقٰی ہو کیونکہ اِنَّ اَكۡـرَمَـكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ ہے۔ اس قیاس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہ سے بزرگ تر ہیں۔ ہم آئندہ ان کی فضیلت کے وجوہ بیان کریں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت

یہ بزرگی کیوں ملی؟

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾

اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ ؛ جو دیتا ہے ۔ مَالَهٗ ؛ اپنے مال کو ۔ یَتَزَکّٰی ؛ اپنے آپ کو پاک کرتا ہے ، مراتب میں ترقی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- جو اپنا مال (اس لئے) دیتا ہے کہ وہ (روحانی) ترقی کرتا چلا جائے ، (اور) پاک صاف (بھی) رہے ۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ﴿۱۹﴾

وَمَا لِاَحَدٍ ؛ اور کسی کے لئے نہیں ہے ۔ عِنْدَهٗ ؛ اس کے پاس ۔ مِنْ نِّعْمَةٍ ؛ کوئی نعمت یعنی اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے ۔ تُجْزٰی ؛ کہ اس کا بدلہ اور جزا دے رہا ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ کسی کا احسان اُتارنے کے لئے صَرف نہیں کرتا ہے ۔

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ﴿۲۰﴾

اِلَّا ابْتِغَآءَ ؛ مگر چاہنا ۔ وَجْهِ رَبِّهٖ ؛ اپنے خدا کی رضا مندی ، اپنے پروردگار کی رضا جوئی ۔ بعض دفعہ وجہ کا لفظ رضا مندی اور خوشنودی کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اَلْاَعْلٰی ؛ بلند مرتبہ ، عالی شان ۔

ترجمہ :- (یہ داد و دہش) صرف اپنے خدائے برتر و اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہے ۔

ع ۱ ۲۱ ۱۷

وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ﴿۲۱﴾

وَلَسَوْفَ ؛ اور عنقریب ۔ یَرْضٰی ؛ خدا اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- اور عنقریب یہ شخص راضی و خرسند ہوگا ۔

سُوْرَةُ الضُّحٰی مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

سورۃ الضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسولِ خدا ﷺ پر چند روز وحی نہیں آئی اس کو " فترت " وحی کہتے ہیں فقراء کو بھی چند روز الہام میں کمی ہوتی ہے تو اس کو قبض کہا جاتا ہے ۔ غرض کہ رسولِ خدا ﷺ وحی نہ آنے کے سبب سخت بے قرار تھے ۔ دشمن بہت شاد تھے ۔ اور یہ کہتے تھے کہ محمد کے پاس جو جن آیا کرتا تھا ۔ اس نے اب آنا موقوف کر دیا ہے ۔ خدائے تعالیٰ نے رسولِ خدا ﷺ کی تسکین کے لئے

یہ سورۃ نازل فرمائی۔

وَالضُّحٰىۙ ۝١ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰىۙ ۝٢

وَ ؛ قسم ہے۔ اَلضُّحٰی ؛ دن چڑھا۔ چاشت، وہ وقت جب آفتاب کچھ بلند ہو۔ وَالَّيۡلِ ؛ اور رات، واوِ قسم ہے۔ اِذَا ؛ جب۔ سَجٰی ؛ چھا جائے۔ سَجْی۔ یُسَجِّیْ۔ تَسْجِیَۃٌ ؛ میت پر چادر اُڑھانا۔ مُسَجّٰی ؛ وہ لاش جس پر چادر اُڑھائی گئی ہو۔ دن اور رات دونوں اس بات پر شہادت دیتے ہیں کہ زمانہ ایک حال پر کبھی نہیں رہتا۔ کبھی روشنی ہے تو کبھی تاریکی، کبھی خوشی ہے تو کبھی غمی۔ کبھی وحی ہے تو کبھی فترتِ وحی کبھی وحی آتی ہے کبھی رُکتی ہے۔ کبھی آیت پر آیت اُترتی ہے اور کبھی کچھ تاخیر بھی ہوجاتی ہے۔ کبھی بسط ہے تو کبھی قبض۔

ترجمہ:- اور قسم ہے روشن دن اور چھائی ہوئی (تاریک) رات کی۔

اے نبی کریم! تم وحی کے نہ آنے سے پریشان کیوں ہو؟

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ ۝٣

مَا ؛ نہیں۔ وَدَّعَ۔ چھوڑ دیا۔ وَدَاع۔ رخصت، جُدائی، دلہن کا دولہے کے گھر کو بھیجا جانا۔ وَدَّعَکَ ؛ تم کو چھوڑ دیا۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب۔ وَمَا قَلٰی ؛ اور ناخوش نہیں ہوا۔

ترجمہ:- (تمہارے دشمن چند روز وحی کے نہ آنے سے خوشیاں منائیں اس سے کیا ہوتا ہے) نہ خدا نے تم کو چھوڑا نہ تم سے ناخوش ہے نہ خفا ہے۔

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰىؕ ۝٤

وَ ؛ اور۔ لَ ؛ البتہ، ضرور، بے شک۔ اَلۡاٰخِرَۃُ ؛ پچھلی حالت، قیامت کا زمانہ۔ مرنے کے بعد کا عالم۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے۔ لَکَ ؛ تمہارے لئے۔ مِنْ ؛ سے۔ اَلۡاُوۡلٰی ؛ پہلی حالت، دنیا۔

ترجمہ:- اور تمہاری ہر پچھلی حالت اگلی حالت سے بہتر ہے۔

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰىؕ ۝٥

وَ ؛ اور۔ لَ ؛ البتہ، ضرور۔ سَوۡفَ ؛ عنقریب۔ یُعۡطِیۡکَ ؛ تم کو دے گا۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب، تمہارا پروردگار۔ فَ ؛ پس، پھر۔ تَرۡضٰی ؛ تم راضی ہوجاؤ گے۔

ترجمہ:- اور عنقریب تم کو تمہارا خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے (خوش ہوجاؤ گے باغ باغ ہوجاؤ گے)۔

اے نبی کریم! تم فکر نہ کرو تمہارا دین ساری دنیا میں پھیلے گا۔ پانچ وقت اذان ہوگی، تمہارے نام کے نقارے بجیں گے، جماعت سے نمازیں پڑھی جائیں گی اور تمہارے نام لیواؤں کا مظاہرہ ہوگا۔ تمہارا دین تمام اقوام کے لئے ہوگا۔ اور تمام مذاہب کا ناسخ ہوگا۔ تم خاتم الانبیاء ہو۔ تمہارے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ بہت سے دجال پیغمبری کا دعویٰ کریں گے۔ مگر کسی کو کامیابی نہ ہوگی۔ تمہارا مذہب فطرت کے مطابق ہوگا۔ انسانی تمام ضرورتوں کا متکفل ہوگا۔ قیامت میں سب سے پہلے زمین سے تم برآمد ہوگے۔ تمام پیغمبر نفسی نفسی پکاریں گے اور تم اُمتی اُمتی اور دربارِ الٰہی میں سب کی شفاعت کروگے۔ جنت میں سب سے پہلے تم اور تمہارے اُمتی جائیں گے۔ قیامت کی سخت تشنگی اور پیاس میں تم لوگوں کو آبِ کوثر سے سیراب کروگے۔ غرض کہ تم کو خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤگے۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی آیت سب سے زیادہ اُمید بخشی کو ظاہر کرتی ہے۔ امام نے فرمایا لوگ کہتے ہیں۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اور ہم اہلِ بیت کے پاس سب سے زیادہ اُمید دلانے والی آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ اگر ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا یا داخل ہوگا تو حبیب خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

اَ؛ کیا۔ لَمْ يَجِدْكَ؛ تم کو نہ پایا۔ يَتِيْمًا؛ یتیم۔ وہ کم عمر بچہ جس کا باپ مرگیا ہو۔ فَ؛ پس، پھر۔ اٰوٰى؛ پناہ دی۔ جگہ دی۔

ترجمہ:- کیا تم کو یتیم نہ پایا۔ پھر تم کو پناہ دی (اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لیا)۔

تم شکمِ مادر میں تھے اور تمہارے باپ عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ چند سال کے بعد ماں کا اور پھر دادا کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ اس وقت تمہارا یار و مددگار خدا کے سوا کون تھا، ساری دنیا دشمن ہوگئی مگر کامیابی کا پرچم تمہارے ہاتھ میں رہا۔

اِسلام کا پرچم عالم پر اُڑوا دیا کملی والے نے
اللہ اَحد کا نقارہ بجوا دیا کملی والے نے (حسرت صدیقیؒ)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷

وَوَجَدَكَ؛ اور تم کو پایا۔ ضَآلًّا؛ سرگشتۂ شوق، وارفتۂ محبت، مستغرقِ عشق و الفت۔ امرؤالقیس عنترہ کے متعلق کہتا ہے۔ فِىْ ضَلَالٍ مُضَلِّلٍ۔ یعنی سر بہ سر مبتلائے الفت ہوں۔ فَ؛ پس۔ پھر۔ هَدٰى؛ ہدایت کی، راستہ بتایا۔ منزلِ مقصود کو پہنچادیا۔ یعقوب علیہ السلام کو آپ کے صاحبزادے کہتے ہیں اِنَّكَ لَفِىْ ضَلَالِكَ الْقَدِيْمِ۔ آپ تو اپنی اُسی

پرانی محبت میں سرگشتہ ہیں یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی الفت ابھی اس درجہ باقی ہے۔

ترجمہ:- اور تم سرگشتۂ محبت تھے (غارِ حرا میں بیٹھ کر یادِ الٰہی میں منہمک تھے) پس (ہم نے تم کو) (اپنا) راستہ (آپ) دکھلایا۔ (وحی سے سرفراز کیا۔ اور تم پیغمبر بنے)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾

وَوَجَدَکَ ؛ اور تم کو پایا۔ عَـآئِلًا ؛ عیال دار، تنگ دست۔ فَ ؛ پس، پھر۔ اَغْنٰی ؛ غنی کردیا، بے نیاز کردیا۔

ترجمہ:- اور تم کو عیال دار پایا پھر غنی کردیا۔

اے نبی! تمہارے قرابت دار بھی تھے ہم قبیلہ بھی تھے تمہارے عیال میں ساری اُمت تھی، اور ہے اور قیامت تک رہے گی۔ سب کو تعلیماتِ الٰہی سے غنی اور مالا مال کردیا۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾

فَ ؛ پس، پھر۔ اَمَّا ؛ لیکن۔ اَلْیَتِیْمَ ؛ یتیم۔ وہ بچہ جس کی کم عمری میں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا ہو۔ بے باپ کا بچہ۔ فَ ؛ پس، پھر۔ لَا ؛ نہیں۔ لَا تَقْهَرْ ؛ سختی نہ کرو۔

ترجمہ:- پھر یتیم پر سختی نہ کرو۔

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

وَ ؛ اور۔ اَمَّا ؛ لیکن۔ اَلسَّـآئِلَ ؛ سوال کرنے والا۔ مانگنے والا، پوچھنے والا۔ فَ ؛ پس۔ پھر۔ لَا تَنْهَرْ ؛ نہ جھڑکو، نہ ڈانٹو۔

ترجمہ:- اور پھر کسی سائل اور مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

یا رسول اللہ! اللہ معطی ہے۔ وہ دینے والا ہے اور آپ قاسم ہیں دولتِ الٰہی تقسیم کرنے والے ہیں۔ ہم آپ کی طرف دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ ہم کو خالی ہاتھ نہ پھیریئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کیا ہے۔ آپ ہمیں سرفراز کیجئے۔ مال سے، عیال سے، علم سے، کمال سے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع ١ ١١ ١٨

وَ ؛ اور۔ اَمَّا ؛ لیکن، مگر۔ بِ۔ کو، سے، ساتھ۔ بِنِعْمَةِ ؛ نعمت کو۔ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی، تمہارے پروردگار کی۔ فَحَدِّثْ ؛ پھر بیان کرو۔ حَدِیْث۔ بات۔

ترجمہ:- اور اپنے پروردگار کی نعمت (اور عطیے) کو بیان کرو۔

محمد رسول اللہ سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔آپ کا دین قیامت تک قائم رہے گا۔آپ کا دین تمام دنیا کے لئے ہے۔ آپ کو مانے بغیر کسی کی نجات نہیں۔ قیامت میں آدم اور بنی آدم آپ کے لِوَآءُ الْحَمْد کے نیچے رہیں گے۔ شفاعتِ عامہ آپ کا خاصہ ہے۔ آپ کے اُمتی روسیاہ نہ ہوں گے۔ جنت کے دروازے جب تک آپ داخل نہ ہوں بند رہیں گے۔ کسی کو کلام ملا، کوئی مُردوں کو زندہ کرتا تھا، آپ دلوں کو زندہ کرنے والے ہیں، دیدارِ الٰہی سے ممتاز ہیں۔ اللہ نے ساری دنیا کا منڈان آپ کے لئے پیدا کیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمٰنِيْ اٰيَاتٍ

سورہ الانشراح مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ①

اَ۔ کیا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ، کیا ہم نے کھولا نہیں؟ کیا ہم نے وسعت نہیں دی؟ کیا ہم نے کشادہ نہیں کردیا؟ شَرَحَ، يَشْرَحُ، شَرْحًا؛ کھولنا۔ لَکَ؛ تمہارے لئے، تمہارا، تمہارے فائدے کے لئے۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ؛ کیا ہم نے تمہارے لئے وسعت پیدا نہیں کردی؟ کھول نہیں دیا؟ کس چیز کو؟ صَدْرَکَ؛ تمہارے سینہ کو۔

ترجمہ:- کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارے سینہ کو کشادہ نہیں کیا؟

سینۂ محمدیؐ کی وسعت سنا چاہتے ہو تو کان لگا کر سنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيْمًا۔ خدا نے تم کو جو کچھ تم جانتے نہ تھے سکھادیا، اس کی تعلیم دی۔ اورتم پر خدا کا فضلِ عظیم ہے۔ آپ کو خدا نے سب کا علم دیا ہے۔ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ میں "مَا" عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی سب کچھ اور تمام وکمال لہذا دوسروں میں جہل اصل ہے اور حضرتؐ میں علم اصل۔

صاحبو! حضرتؐ نے خدا کو پایا۔ خدا ان کا ہوگیا تو ان کو سب کچھ مل گیا۔ ہاں! کبھی کبھی مصلحت سے کوئی چیز چھپادی جاتی ہے۔ کسی وجہ سے ظاہر نہیں کی جاتی یا علم رکھ کر بھی سرکاری طور سے جریدۂ اعلامیہ میں شائع نہ ہونے کی وجہ سے بیان

نہیں کی جاسکتی ۔ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شئے کا اجمالی علم حضرت کو عطا کیا گیا ہے۔ سمجھو! علمِ تفصیلی کے نہ ہونے سے علمِ اجمالی کا انکار دین کو دھکا دیتا ہے۔

ایک دفعہ لوگوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف سوالات شروع کر دیئے۔ گویا وہ ۔ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کا امتحان لینا چاہتے تھے ۔ سرکارؐ نے برہم ہو کر فرمایا ''پوچھو! کیا پوچھتے ہو''۔ لوگ لگے سوالات کرنے اور حضرت جوابات دینے ۔ ایک شخص نے اپنے باپ کا نام پوچھا ۔ آپ نے بتلا دیا۔ اس طرح سوالات جوابات کا ایک تانتا بندھ گیا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور عرض کرنے لگے ۔ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ۔ یعنی ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کو پیغمبر ماننے پر راضی ہیں ۔ حضرت غوثِ پاک کی دُعاؤں میں ہے کہ سرکارؐ نے فرمایا: لَا يُشَاكُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ اِلَّا وَاجِدُ اَلَمَهَا ؛ یعنی تمہارے پیر میں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ میں اس کا درد محسوس کرتا ہوں ۔ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ ۔ یعنی جو چیز تم کو تکلیف دیتی ہے وہ رسولِ خدا ﷺ پر دشوار گزرتی ہے اور آپ کو تکلیف دیتی ہے۔ سرورِ کائنات اگلے پچھلے سب کی گواہی دینے والے ہیں ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا ۔ علم نہ ہو تو گواہی کیونکر دیں گے؟ سرکارِ رسالت فرماتے ہیں؟ اُوْتِيتُ عِلْمَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ۔ مجھے اگلے پچھلے سب کا علم دیا گیا ہے۔ تم وسعتِ سینۂ محمدی کو کیا جانو! اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ۔ یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم کا شہر ہیں اور حضرت علیؓ اس شہر کا ایک دروازہ ہیں ۔

شرح صدرِ محمدی کے بیان میں فقیر محمد عبدالقدیر صدیقی کے خیال میں ایک مثال مرئی و نمایاں ہو رہی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کے سینۂ معارف گنجینہ سے ایک عظیم الشان زوردار آبشار نکل رہا ہے یہ آبشار کہیں آواز بن کر قاریوں کے گلے سے قرآن کی صورت میں نکلتا ہے۔ کہیں برق بن کر عاشقوں کے دل پر گرتا ہے حرارت بن کر ان کے دلوں کو سوختہ کر دیتا ہے اور ان کی آہ و بکا کا بھی باعث ہوتا ہے ۔ کہیں حرکت بن کر جاں نثارانِ محمدی کے زور و قوت میں ہویدا ہوتا ہے ۔ انھیں جانبازی پر برانگیختہ کرتا اور اعمالِ شاقہ کو آسان کر دیتا ہے اور کہیں نہایت لطیف حرکت و افعال و آواز میں ادائے محبوبانہ اور دلربائی و دلکشیٔ معشوقانہ بنتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیتا ہے ۔ یہی آبشار روشنی بن کر نمایاں ہوتا ہے اور اہلِ علم کے دلوں کو منور کر دیتا ہے تو کہیں حیاتِ جاودانی بن کر باقی باللہ افراد کو زندہ جاوید کر دیتا ہے ۔ کہیں بردِ یقین و نورِ سکینہ اور اطمینانِ قلب بن کر بندگانِ خاص کے لئے باعثِ تسکینِ خاطر ہوتا ہے اور کہیں عامۃ المسلمین کے لئے سرمایہ طہارت و لطافت بھی ۔

اس آبشار کا پانی ایک بحیرہ یا ساگر میں جمع ہوتا ہے ۔ اس کے ایک جانب بند باندھا گیا ہے جس میں کئی دروازے یا در ہیں جو قیامت تک کبھی بند نہ ہونے والے ہیں ۔ ہر ایک دروازے یا در پر کتبے لکھے ہوئے ہیں ۔

ایک در پر یہ کتبہ ہے: ۱ ☆ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ۔ ذرا کچھ باریک خط میں ۲ ☆ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ کا بھی کتبہ ہے ۔ یہ در قرآن کا ہے ۔ اس کے پاس کئی تخت بچھے ہوئے ہیں ۔ بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے ۔

☆ ۱ یقیناً ہم ہی نے قرآن کو اُتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کرنے والے ہیں (سورۂ الحجر ۔ آیت ۹)

☆ ۲ قرآن کو عربوں کے لحن میں پڑھو!

ایک تخت پر جامع القرآن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ گر ہیں، جنھوں نے اپنے زمانہ میں تمام اصحابؓ سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوبات قرآنی کو جمع کردیا۔ ایک تخت پر جامع دوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے صدیقؓ اکبر کے جمع کردہ صحیفہ کو سات مصاحف کی صورت میں لکھوا کر سات شہروں میں شائع کردیا۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ایک پر ابی بن کعبؓ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاس ہی دوسرے چھوٹے چھوٹے تخت بچھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک پر عاصمؒ کوفی مع اپنے دونوں شاگردوں شعبہ وحفص کے بیٹھے ہوئے ہیں ایک پر نافع مدنی مع اپنے دونوں شاگردوں قالون اور ورش کے، ایک پر ابوعمر و بصری اپنے دونوں شاگردوں دوری بصری اور سوسی کے ساتھ، ایک پر ابن کثیر مکی مع اپنے دو شاگردوں بزی اور قنبل کے ایک پر ابن عامر شامی مع اپنے دو شاگردوں ھشام اور ابن ذکوان کے اور ایک پر حمزہ کوفی مع اپنے دو شاگردوں خلف اور خلاد کے اور ایک پر علی کسائی کوفی مع اپنے دو شاگردوں ابو حارث لیث اور دوری علی کے بیٹھے ہیں۔

احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیل امین خصوصاً ماہِ رمضان میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا قرآن سناتے اور حضرتؐ سے سنتے۔ ممکن ہے کہ جبرئیلؑ نے مختلف اوقات میں مختلف طور سے مختلف قبائل کے محاوروں کے مطابق قرآن پڑھا ہو اور حضرتؐ نے سنا ہو۔ مثلاً کبھی رِضوَانٌ پڑھا ہو اور کبھی رُضوَانٌ کبھی اَنَّ پڑھا ہو اور کبھی اِنَّ کبھی سَدًّا کبھی سُدًّا۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے ایک لفظ پڑھا اور دوسرے صاحب نے دوسرا لفظ، دونوں اصحاب لڑتے ہوئے دربارِ رسالت میں پہنچے اور آپؐ نے دونوں کی تصدیق کی۔ فرمایا۔ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ اپنے اپنے محاوروں کے مطابق کسی نے زبر پڑھا کسی نے پیش جیسے کسی نے سَدًّا پڑھا اور کسی نے سُدًّا غرض ہر ایک قبیلہ کے شخص کو اس کی زبان کے مطابق قرآن پڑھنے میں سہولت ہوگئی۔

ایک دوسرے در پر ذیل کا کتبہ کندہ ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۱ ☆ اور خفی خط میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۲ ☆ کا بھی کتبہ ہے۔ یہ در دُعا کرنے والوں کا ہے۔ رسولِ خدا ﷺ نے کون سی دُعا ہے کہ اپنی اُمت کے لئے نہیں کی۔ قرآن اور حدیثوں پر غور کرو کہ توحید ان میں ہے، تہذیبِ نفس کی دُعائیں ان میں ہیں غرض کہ ہر ہر مسئلہ کے متعلق احادیث نبوی میں مواد ملتا ہے۔

احادیثِ نبوی کی دعاؤں کو حضرت جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''حصن حصین'' میں ایک جگہ جمع کردیا ہے'' حصن حصین'' میں ہر وقت، ہر کام، ہر ضرورت کی دُعائیں الگ الگ لکھی ہوئی ہیں۔ حضرت جزریؒ اپنی حصن حصین کے ساتھ ایک چھوٹے تخت پر تشریف رکھتے ہیں۔ ایک اور مجموعہ ادعیہ نبویہ ملّا علی قاری نے تالیف کیا ہے جس کا نام'' حزب اعظم'' ہے اس میں قرآن شریف کی دُعائیں ہیں، حدیث شریف کی بھی ہیں اور درود بھی اس میں ہے۔ علی بن سلطان ملّا علی قاری مع حزب اعظم ایک چھوٹے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک اور چھوٹے تخت پر حضرت امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں'' دلائل الخیرات'' ہے جس میں

☆ ۱ تم دُعا کرو میں قبول کرتا ہوں (مانگو دیتا ہوں)۔ (سورۃ المؤمن۔ آیت ۶۰)

☆ ۲ دُعا عبادت کا مغز ہے۔

صلوٰۃ وسلام اور اہم ادعیہ ہیں۔ ان چھوٹے تختوں کے پاس چند بڑے تخت بھی ہیں ان میں سے ایک تخت پر حضرت امام علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں ''صحیفہ کاملہ'' ہے جس کو نہایت دل گداز آواز سے پڑھ رہے ہیں، ایک اور تخت پر حضرت سیدی محی الدین عبدالقادر جیلانی تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں ''فیوضات قادریہ'' ہے ایک اور تخت پر شیخ محی الدین ابن عربی ''متمکن ہیں ان کے دستِ مبارک میں بہت سے ادعیہ اور صلوٰۃ وسلام کا مجموعہ ہے ایک اور تخت پر سیدی ابوالحسن علی شاذلیؒ ہیں۔ ان کے دستِ مبارک میں الانوار القدسیہ ہے جس میں حزب البحر، حزب النصر وغیرہ احزاب ہیں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۱ ☆ ۔ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲ ☆ ۔

اس در پر یہ بھی کندہ ہے۔ **كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۳ ☆** ۔ یہ در استعاذہ، تعویذات اور عملیات کا در ہے اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ایک پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ اور ایک پر حضرت ابوالحسن علی شاذلیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں حزب البحر وغیرہ ہے۔ ایک پر بونیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں شمس المعارف ہے۔ ایک پر حضرت سید غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''جواہر خمسہ'' ہے۔ ایک پر حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''مرقع شریف'' ہے۔

آگے ایک اور در ہے اس پر یہ کتبہ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۴ ☆ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵ ☆ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ۶ ☆ ۔

یہ در مفسرین کا ہے اس در کے پاس ایک بڑے تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ ایک پر علامہ محمود زمخشری ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تفسیرِ کشاف'' ہے۔ ایک پر امام فخر الدین رازی ہیں اور ان کے پاس ''تفسیرِ کبیر'' ہے، اور ایک پر علامہ آلوسی ہیں اور ان کے ساتھ ''روح المعانی'' ہے۔ ایک پر قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاویؒ ہیں

☆ ۱ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی۔ اس شئے کے شر سے جس کو پیدا کیا۔ (سورۂ الفلق۔ آیت ۱،۲)

☆ ۲ اور اگر تم سے شیطان کچھ چھیڑ کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے وہ تم کو اس کے شر سے بچائے گا۔ (سورۂ اعراف۔ آیت ۲۰۰)

☆ ۳ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ (سورۂ البقرہ۔ آیت ۲۷۵)

☆ ۴ اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت ۳۶)

☆ ۵ اور اس کے معنیٰ مراد و مقصود کو اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا (اللہ جانتا ہے) اور علم میں ثابت قدم لوگ (وہ) کہتے ہیں ہم کو اس کا یقین ہے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور ان سب باتوں کو عقلمند ہی سمجھا کرتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران۔ آیت ۷)

☆ ۶ بے شک ہم نے اس کتاب کو عربی، پڑھنے کے قابل اُتارا۔ (سورۂ یوسف۔ آیت ۲)

اور ان کے ہاتھ میں ''انوار التنزیل'' ہے اور ایک پر محی السنہ رکن الدین بن مسعود بغوی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''معالم'' ہے ایک اور تخت پر حضرت علامہ حافظ نجم الدین نسفی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تفسیر مدارک'' ہے۔ ایک تخت پر علاء الدین علی بن محمد المعروف بہ خازن ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''لباب التاویل'' ہے۔ ایک پر امام جلال الدین سیوطیؒ ہیں جن کے پاس ایک بڑی تفسیر ''درمنثور'' رکھی ہے جس میں سب حدیثیں ہیں ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی تفسیر بھی ہے جس کے متعلق یہ بحث ہے کہ قرآن کے الفاظ زیادہ ہیں یا تفسیر کے، اس کا نام تفسیر جلالین ہے۔ یہیں ایک کنارہ پر ایک فقیر کھڑا ہے جس نے اقتضائے زمانہ کا لحاظ کرتے اُردو میں ایک عام فہم ''تفسیرِ صدیقی'' لکھی ہے اور اللہ سے دُعا کر رہا ہے کہ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اُمیدوار ہے کہ اس کو بھی ان تفاسیر کے تخت نشینوں کے پاس ہی ایک چھوٹا سا اسٹول مل جائے گا۔

اس در کے قریب ہی ایک دوسرا در ہے اس پر یہ کتبہ ہے:

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۴ ☆ وَاِذَا جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا ۵ ☆۔

یہ درمحدثین کا ہے یہاں سینکڑوں ہزاروں چھوٹے بڑے تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند تخت نشینوں کے نام یہ ہیں۔ ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرتؐ ہی کے زمانہ میں احادیث کو جمع کرنا شروع کر چکے تھے۔ ایک پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک حجرہ ہے جس پر پردہ چھوٹا ہوا ہے۔ اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، ایک تخت پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک پر امام مالک بن انس ہیں اور آپ کے ہاتھ میں مؤطا شریف ہے۔ ایک تخت پر امام محمد ابن الحسنؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی مؤطا ہے۔ ایک پر حضرت امام احمد بن حنبل تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس مسند احمد ہے ایک پر امام محمد بن اسماعیل بخاری ہیں، جنھوں نے صحیح احادیث کو انتخاب کر کے ''صحیح البخاری'' میں جمع کیا ہے۔ انھیں کے پاس ''تاریخ بخاری'' بھی ہے جس میں تمام راویانِ حدیث کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ ایک تخت پر امام مسلم بن حجاج ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی ''صحیح مسلم'' ہے ایک پر ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابن ماجہ'' ہے ایک پر ابوعبدالرحمٰن احمد نسائیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن نسائی'' ہے۔ اور ایک تخت پر امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''ترمذی شریف'' ہے۔ ایک پر سلیمان بن اشعث ابوداؤدؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابی داؤد'' ہے۔ ایک تخت پر سیدنا شہاب الدینؒ ہیں جن کے پاس ''مواہب لدنیہ'' ہے جس میں رسولِ خدا ﷺ کے حالات و سیرت کے احادیث ہیں اور ایک چھوٹے تخت پر حضرت علی متقی ہیں اور ان کے پاس ان کی کتاب ''کنز العمال'' ہے جو احادیث نبوی کے دائرۃ المعارف کا حکم رکھتی ہے۔

وہیں ایک جانب احمد بن حجر عسقلانی بیٹھے ہیں اور ان کے پاس ''تہذیب التہذیب'' ہے جس میں اسمائے رجال ہیں۔ ایک تخت پر شمس الدین ذھبی ہیں۔ اور ان کے پاس ''تذکرۃ الحفاظ'' ہے جس میں حافظانِ حدیث کا ذکر ہے۔ واضح ہو کہ محدثین اس شخص کو حافظ کہتے ہیں جس کو کم از کم ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔

☆ ۴ اور پیغمبر تم کو جو دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رُک جاؤ۔ (سورۃ الحشر۔ آیت ۷)

☆ ۵ اگر کوئی شریر ناقابلِ اعتبار شخص کوئی خبر لائے تو تم (اس کی) تحقیق کرو۔ (سورۃ الحجرات۔ آیت ۶)

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

فَاسْـئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۱ ☆ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۲ ☆ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۳ ☆ ۔ یہ در فقہاء کا ہے۔ اس در کے پاس کے تختوں میں سے ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک ایک تخت پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور ایک حجرہ میں حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ایک تخت پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، اور ایک پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔

انھیں تختوں کے پاس امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ انھوں نے قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کیا۔ امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہا میں امام ابو یوسف۔ امام محمد ابن الحسن وغیرہ چالیس محدث و ادیب ایک گول میز کے اطراف بیٹھے ہوئے ہیں۔ امام محمد ابن الحسنؒ کے پاس ''سیر کبیر'' وغیرہ فقہ کی کتابوں کا انبار ہے ایک جُدا تخت پر امام مالک بن انس معہ مؤطا کے تشریف فرما ہیں۔ مؤطا تمام کتب حدیث کی ماں ہے ایک اور تخت پر امام محمد ابن ادریس شافعیؒ ہیں۔ ان کے پاس ''کتاب الام'' ہے۔ امام محمد ابن الحسن اور امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے باہمی مباحثات اور مذاکرات سے اُصولِ فقہ اور اُصولِ حدیث کی بناء پڑی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ رومن لا کا نام و نشان بھی کوئی جانتا نہ تھا۔

یاد رکھو! کہ قرآن و حدیث ہی فقہ اسلام کا ماخذ ہیں۔ وہ شخص ہرگز فقیہ نہیں ہوسکتا جو بغیر قرآن و حدیث کے ماخذ کے ذاتی رائے رکھتا ہو۔ جس نے بلا ماخذ کوئی حکم دیا وہ اس پر رد ہے۔ اس پر بے حد کد ہے۔ ایک تخت پر حضرت امام احمد بن حنبل ہیں جن کے پاس ''مسندِ احمد'' ہے یہ حدیث شریف کا بڑا ذخیرہ ہے۔ امام احمد ضعیف حدیث کے مقابل قیاس سے کام نہیں لیتے۔

دوسری کرسیوں پر مجتہد فی المذہب، اصحابِ ترجیح، مجتہد فی المسئلہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو ہر زمانہ کے اقتضاء کے موافق قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کرتے ہیں۔ ہر زمانہ میں چند افراد کو استنباطِ مسائل کی کرسی مل ہی جاتی ہے۔

ایک دوسرے در پر حسبِ ذیل کتبہ ہے: اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۴ ☆ یہ در متکلمین کا ہے اس در کے پاس بھی بہت سے تخت بچھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے خوارج سے مناظرہ کیا۔ کیونکہ اس زمانہ میں خوارج اور روافض پیدا ہوچکے تھے۔ اس دور میں مذہبی اختلافات کا فوری فیصلہ تلوار کردیتی تھی۔

☆ ۱ تو اے لوگو! اہلِ علم سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (سورۂ النحل۔ آیت ۴۳)

☆ ۲ لہٰذا اے آنکھ والو! کچھ تو عبرت پکڑو (نصیحت لو)۔ (سورۂ الحشر۔ آیت ۲)

☆ ۳ اور جو ہمارے متعلق جدوجہد کرتے ہیں تو ضرور ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں۔ (سورۂ العنکبوت۔ آیت ۶۹)

☆ ۴ تم طریقِ حق کی تبلیغ کرو (کس طرح؟) حکمت سے اور پند و نصیحت سے اور (پیغمبر!) ان سے بحث کرو تو بہترین طریقہ سے بحث کرو۔ (سورۃ النحل۔ آیت ۱۲۵)

یہ یاد رکھو! کہ بعض لوگ بزرگوں کو مانتے ہیں اور بعض بالکل نہیں مانتے۔ اعتدال پر رہنے والے بہت کم ہوتے ہیں، بزرگوں کو ماننے والوں کی انتہا شخصیت پرستی اور بُت پرستی پر ہوتی ہے۔ اور خود پسندی کی انتہا دہریت اور لادینی پر، خیر!

ایک تخت پر حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''فقہ اکبر'' ہے۔ امام اعظم کو خوارج سے ہر وقت مناظرے کرنے پڑتے۔ ایک اور تخت پر حضرت ابوالحسن اشعری ہیں جو معتزلیوں کے رد میں سرگرم ہیں۔ معتزلہ کے پاس ان کی عقل کے خلاف کوئی چیز اسلام میں نہیں ہے۔ اصل میں وہ ایک غلطی میں گرفتار ہیں کہ جو چیز میں نہیں جانتا یا میرے پاس ثابت نہیں وہ واقع ہی نہیں۔ اور ایک تخت پر امام محمد غزالی تشریف فرما ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تہافتہ الفلاسفہ'' وغیرہ علمِ کلام کی کتابیں ہیں، امام غزالی کے زمانہ سے پہلے عربی میں مختلف فلسفہ کی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ ان کی کتابوں سے عقائد، تصوف، تہذیب اخلاق وغیرہ سب کا افادہ ہوتا ہے۔ فلسفہ کی کتابیں تیار کروانے میں خلیفہ مہدی اور ہارون الرشید، بہت پیش پیش رہے ہیں، ایک اور تخت پر امام فخرالدین رازی ہیں۔ جنھوں نے فلسفہ قدیم کے پرخچے اُڑادیئے ان کے ہاتھ میں ''مباحث مشرقیہ'' معالم'' وغیرہ بیسیوں علم کلام کی کتابیں ہیں۔ ایک اور تخت پر قاضی عضد الملۃ والدین عبدالرحمٰن بن احمد بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''مواقف'' ہے۔ اس قاضی کی حسن تعلیم سے لاکھوں چنگیز خانی اشخاص مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ اور دوسری کرسیوں اور چوکیوں پر ہزاروں خادمانِ دین متمکن ہیں جو ہمیشہ مخالفانِ اسلام کی تردید میں سرگرم و مستعد رہتے ہیں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۱ ☆ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۲ ☆ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۳ ☆ ۔ یہ در جانبازانِ محمدی کا ہے، مجاہدین فی سبیل اللہ کا ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ جنھوں نے مرتدین سے جنگ کی۔ مانعینِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ دینے پر مجبور کیا اس طرح مرکز اسلام کی حفاظت کی۔

اور ایک تخت پر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں بیت المقدس شام اور ایران فتح کرلیا گیا۔ ایک اور تخت پر حضرت عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں اسلامی ریاست کے حدود دور دور تک پہنچ گئے تھے۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، فاتح خیبر متمکن ہیں۔ ان کی تلوار بھی کام کرتی تھی، ان کی زبان بھی کام کرتی تھی، اور ان کی روحانی قوت بھی کام کرتی تھی۔

☆ ۱ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (آپ کی صحبت میں رہتے ہیں) وہ کافروں کے مقابلہ میں بڑے شدید اور سخت ہیں۔ وہ آپس میں رحم کے ساتھ گزارنے والے (اور رحیم و مہربان ہیں)۔ (سورۃ الفتح۔ آیت ۲۹)

☆ ۲ تو تم شیطان کے حمایتیوں سے لڑو۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے (کمزور ہے)۔ (سورۃ النساء۔ آیت ۷۶)

☆ ۳ اور ان (ظالموں) سے لڑو (جنگ کرو) یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت ۱۹۳)

ایک اور تخت پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح فاتح شام اور ایک تخت پر حضرت ابن ابی وقاص فاتح ایران و عراق اور ایک پر حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر بھی ہیں، اور ان تختوں کے بیچ میں حضرت سیف اللہ مجاہدِ اعظم خالد ابن ولید کا تخت ہے۔

پاس ہی ایک تخت پر خلیفہ بنی امیہ ولید بن عبدالملک بیٹھا ہوا ہے اور اس کے اطراف دوسرے تختوں پر محمد بن قاسم فاتح سندھ و ہند، موسیٰ بن نصیر اور اس کا خادم طارق فاتح اندلس اور قتیبہ بن مسلم فاتح ترکستان بیٹھے ہیں۔ ایک اور تخت پر سلطان محمد خان ترک فاتح قسطنطنیہ ہے، اور ایک تخت پر نور الدین زنگی اور صلاح الدین اعظم ایوبی ہیں جنھوں نے صلیبی جنگوں میں کار ہائے نمایاں کئے اور دوست دشمن سب نے داد دی۔ ایک تخت پر سلطان محمود غزنوی فاتح ہند اور ایک پر شہاب الدین غوری ہیں۔ ایک تخت پر جلال الدین خلجی بیٹھے ہوئے ہیں جنھوں نے چنگیزی فوجوں کو شکست عظیم دی، اور جب گرفتار شدہ ایک لاکھ قیدیوں کو رہا کردیا تو وہ سب مسلمان ہوگئے۔ جن کے تخت پر ایک حصّہ پر علاء الدین خلجی بھی ہے۔ ایک پر احمد شاہ ابدالی متمکن ہیں جنھوں نے تھوڑی سی فوج سے مرہٹوں کو شکست عظیم پہنچائی۔

ایک اور در پر حسب ذیل کتبہ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۱ ☆ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۲ ☆ اور ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۳ ☆۔ یہ درِ مدنیات، اصلاح و ترقی تمدن، حفظِ امن اور حفاظت اقتدار اعلیٰ کا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ افگن ہیں جنھوں نے مانعینِ زکوٰۃ سے جنگ کی اور مرتدین سے جہاد کرکے شیرازۂ اسلام کو منتشر ہونے سے بچالیا۔ اجنادین کی فتح بھی انھیں کے زمانہ کی ہے۔ علماء نے اس کے متعلق کہا ہے وَلَقَدْ قَامَ مَقَامَ نَبِيٍّ ۴ ☆۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے تمام اصحاب سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوباتِ قرآنی کو جمع کردیا۔ اور اس طرح حبل اللہ کی حفاظت فرمائی۔ پاس ہی ایک دوسرا تخت ہے جس پر حضرت فاروق اعظم تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں نہ صرف غیر معمولی فتوحات حاصل رہے ہیں بلکہ زمین کی پیائش، مقطعوں کا انتظام۔ بلحاظ ضرورت مختلف قوانین نافذ اور طرح طرح کے محصول رعایا پر عائد کئے گئے۔ ایک اور تخت پر خیر التابعین عمر بن عبدالعزیز ہیں جنھوں نے آزاد تمدن کو اسلامی تمدن میں مبدل کرنے کی کوشش کی، اور اس میں اپنی جان دے دی، ایک اور تخت پر شاگردِ امام مالک ہارون الرشید ہے جس کے زمانہ میں امن و امان اور علم و دولت دونوں انتہائی عروج پر تھے۔ ایک چھوٹے سے تخت پر جلال الدین خلجی ہے جس کے ایک گوشہ پر علاؤ الدین خلجی بھی بیٹھا ہوا ہے، جس کے زمانہ میں فتوحات بھی ہوئے ہیں اور ترقی تمدن بھی۔ ایک چھوٹے سے تخت پر شیر شاہ سوری بھی ہے جس کے زمانہ میں شہروں میں تنظیم، راستوں کا انتظام،

☆ ۱ اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑلو اور (پھوٹ میں نہ پڑو) فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہو۔ (سورۂ ال عمران۔ آیت ۱۰۳)

☆ ۲ اور تمہاری جو ہوا بندی ہوئی تھی وہ بگڑ جائے۔ (سورۂ الانفال۔ آیت ۴۶)

☆ ۳ مسلمان عمارت کی مانند ہیں کہ اس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوطی دیتی ہے۔

☆ ۴ بالتحقیق انھوں نے (ابوبکر صدیقؓ نے) نبی کا کارنامہ انجام دیا۔

مسافروں کے لئے سہولت اور مالگواری کا ہر طرح سے انتظام تھا۔ اس در کے ایک جانب علمائے مدنیات اپنے اپنے تختوں پر متمکن ہیں۔ ایک تخت پر حضرت ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں جن کے پاس ان کی اعلیٰ اور کثیر تصانیف دھری ہوئی ہیں۔ ان کی ''احیاء العلوم'' میں اسلامی تمدن سے کافی بحث کی گئی ہے۔ ایک تخت پر حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقیؒ ہیں آپ اکبر اور جہانگیر کے ہم زمانہ تھے۔ ان کے زمانہ میں تصوف الحاد میں مبدل ہوگیا تھا۔ خود پرستی، شاہ پرستی کا زور تھا، حضرت شیخ احمد سرہندی کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ یادگارِ فاروقِ اعظم نہایت پامردی سے حمایتِ دین پر قائم رہا، آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں آدمی اب تک سیراب ہو رہے ہیں، آپ کے پاس ''مکتوبات شریف'' کی تین جلدیں دھری ہوئی ہیں۔

ایک چھوٹے سے تخت پر ابن خلدون ہے جس کے پاس ''تاریخ اسلام'' اور ''مقدمہ'' رکھے ہوئے ہیں۔ مقدمہ میں اُصول تمدن اور فلسفۂ تاریخ پر کافی بحث موجود ہے۔ اور ایک چھوٹے سے تخت پر احمد بن عبدالرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی بیٹھے ہیں جن کے پاس ''حجتہ اللہ البالغہ'' دھری ہے۔ یہ کتاب فلسفہ اسلام سے بھری ہے۔ ان کے پاس ازالتہ الخفاعن احوال الخلفاء بھی ہے جو ہے تو تاریخ مگر اس سے تمدن اسلام پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔

آگے ایک اور در پر یہ کتبہ کندہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱ ☆ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا ۲ ☆ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۳ ☆ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۴ ☆ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔ ۵ ☆

ذرا باریک خط میں یہ کتبہ بھی موجود ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۶ ☆ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ ۷ ☆ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۸ ☆ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ۹ ☆ ۔ یہ در تہذیب نفس کا ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عبدالرحمٰن بن عمر اور

☆ ۱ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت ۱۹۳)

☆ ۲ اور جو یادِ خدا سے آنکھیں چُراتا ہے تو ہم اس کے اوپر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں۔ (سورۃ الزخرف۔ آیت ۳۶)

☆ ۳ خدا توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور طہارت پسندوں کو بھی محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت ۲۲۲)

☆ ۴ اور جو لوگ لغو اور بیہودگی سے اعراض کرتے ہیں۔ (سورۃ المؤمنون۔ آیت ۳)

☆ ۵ خوب جان رکھو کہ یہ دنیوی زندگی لہو و لعب ہے اور ظاہری زینت ہے اور آپس میں فخر اور بڑائی ہے اور مال و اولاد میں کثرت اور زیادتی کا مقابلہ ہے۔ (سورۃ الحدید۔ آیت ۲۰)

☆ ۶ بات تو بس اتنی ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ حدیث شریف۔

☆ ۷ آدمی کے اسلام کی اچھائی سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو ترک کرے۔ حدیث شریف۔

☆ ۸ مجھے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف۔

☆ ۹ اللہ کے مقرر کردہ عادات و اطوار کی عادت ڈالو۔ حدیث شریف۔

ایک پر حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ، یوں تو اس در کے پاس بہت سی واجب التعظیم ہستیاں موجود ہیں مگر خصوصیت سے چند حضرات کے نام بیان کیے جاتے ہیں ۔

ایک تخت پر امام ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں اور ان کے پاس '' اِحیاء العلوم '' اور '' کیمیائے سعادت '' وغیرہ کثیر تصنیفات ہیں ۔ '' احیاء العلوم '' کی چار جلدیں ہیں ایک میں عقائد و معارف ہیں ایک جلد میں سیاست مدن و تہذیب نفس ، ایک جلد میں منجیات ہیں اور ایک جلد میں مہلکات ۔ ایک اور تخت پر حضرت غوث الاعظم سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ، تشریف رکھتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں '' فتوح الغیب '' اور '' فتح ربانی '' ہے ۔ ایک کرسی پر جلال الدین دوانیؒ ہیں اور ان کے پاس '' اخلاقِ جلالی '' ہے ۔ اس کے تین حصہ ہیں ایک میں سیاستِ مدن ، ایک میں سیاست و انتظامِ خانہ داری اور ایک میں تہذیبِ نفس ۔ دوانیؒ نے عقائدِ جلالی اور دیگر کتب میں فلسفہ اسلام اور علمِ کلام پر بھی کافی مباحث لکھے ہیں ۔ اور کئی کرسیوں پر بہت سے تہذیبِ نفس کے معلّم ہیں ۔

ایک اور در ہے جس پر حسبِ ذیل کتبہ ہے :

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۱ ☆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۲ ☆ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۳ ☆ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۴ ☆ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۵ ☆ ۔

ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے : اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۶ ☆

یہ موحدین کا در ہے یہاں کے حاضرین کئی قسم کے ہیں ۔ بعض بڑے زور شور سے توحید کی تعلیم دیتے ہیں بعض اصحاب عظیم الشان کتابوں کے مصنف بھی ہیں ۔ اور بعض کے فیضِ تربیت اور حُسنِ صحبت سے لوگ موحد ہو جاتے ہیں ۔

یہاں ایک بڑے تخت پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کی زبان مبارک سے نکل رہا ہے مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ قَبْلَهٗ ۔ (میں نے کسی شئے کو دیکھا تو شئے سے پہلے خدا کو دیکھا) آپ کے متعلق رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا '' مُردہ کو چلتا پھرتا دیکھنا ہو تو ابوبکر کو دیکھو ۔ یہ بھی ارشاد ہوا کہ جس چیز سے خدا نے میرا شرح صدر کیا ہے اس سے میں نے ابوبکر کا بھی شرح صدر کیا '' ان کے تخت کے اطراف قادریہ ، نقشبندیہ اور شطاریہ کے تخت ہیں ۔

☆ ۱ تم کہو ۔ وہ اللہ ہے ۔ بالکل ایک ہے ۔ اللہ نا قابل تغیر ۔ بے نیاز ہے ۔ (سورۂ اخلاص ۔ آیت ۱، ۲)

☆ ۲ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں رہو ۔ (سورۂ الحدید ۔ آیت ۴)

☆ ۳ جہاں کہیں بھی تم رُخ کرو اللہ تمہارے روبرو ہے ۔ (سورۂ البقرۃ ۔ آیت ۱۱۵)

☆ ۴ اور تمہاری ذات میں بھی (خدا کی نشانیاں اور اس کے قدرت کے کرشمے ہیں) ۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے ۔ (سورۂ الذٰریٰت ۔ آیت ۲۱)

☆ ۵ ہم اپنی نشانیاں گرد و نواحِ آفاقِ عالم میں اور خود ان میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان کو ظاہر ہو جائے کہ وہی حق ہے ۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ ۔ آیت ۵۳)

☆ ۶ عرب لوگوں میں سب سے سچا قول لبید (شاعر) کا ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ کو چھوڑ کر ہو وہ باطل (جھوٹ) ہے ۔

ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب جلوہ گر ہیں اور وہ فرماتے ہیں: سَلُوْنِیْ اُجِبْکُمْ (مجھ سے مانگو میں دوں گا) آپ کے بارے میں رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا۔ میرا گوشت علی کا گوشت ہے اور میرا خون علی کا خون۔

آپ کے اطراف قادریہ، چشتیہ، رفاعیہ، اکبریہ، سہروردیہ، شاذلیہ اور بدویہ کے تخت ہیں۔ ان تختوں کے پاس اور دوسری محترم ہستیوں کے تخت بھی ہیں۔ جیسے حضرت حسنؒ بصری، حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت داؤد طائی، حضرت سہل بن عبداللہ تستری، حضرت کمیلؒ بن زیاد، حضرت ذوالنونؒ مصری، حضرت ابوالقاسم قشیری، یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے زمانہ میں بیرونی مصنفین کی کتابوں کا ترجمہ نہیں کیا گیا فقط ان کی توجہ عالی اور قوت قلبی سے لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمیوں نے زلالِ توحید سے سیرابی حاصل کی۔ ان تختوں کے پاس خصوصیت سے قابلِ ذکر شیخ محی الدین ابن العربیؒ ہیں اور ان کے پاس "فتوحات مکیہ" اور "فصوص الحکم" وغیرہ کتابیں ہیں۔ ایک تخت پر مولانا جلال الدین رومیؒ بیٹھے ہیں اور ان کے پاس "مثنوی شریف" رکھی ہے۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۱ ☆ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۲ ☆ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۳ ☆ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۴ ☆ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۵ ☆

ذرا خفی خط میں یہ بھی کندہ ہے:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۶ ☆ ۔ یہ درعشق ومحبت کا در ہے۔ اس در سے جو پانی آرہا ہے، اس کا ایک گھونٹ بھی پی لینا پینے والے کو مستِ الست کردیتا ہے۔ جو اس کا پانی پیتے ہیں، ان میں سے بعض عاشق کہلاتے ہیں اور بعض معشوق۔ کچھ محبّ ہیں اور کچھ محبوب۔ کوئی چاہتا ہے اور کوئی چاہا جاتا ہے۔ غرض آیت يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ سے معلوم ہوتا ہے کہ محبِّ خدا محبوبِ خدا بھی ہوتا ہے اور محبوبِ خدا محبّ خدا بھی۔ مگر دونوں میں امتیاز صرف یہ ہوتا ہے کہ جو چیخا چلّایا وہ عاشق کہلایا اور جس نے ضبط کیا، صبر وسکون سے بیٹھا وہ معشوق۔

☆ ۱ وہ ان سے اپنے خیالی معبودوں سے) اللہ کی محبت کے برابر محبت کرتے ہیں۔ مگر ایماندار لوگ خدا سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ (سورۂ البقرہ۔ آیت ۱۶۵)

☆ ۲ جس (قوم) کو وہ محبوب رکھتا ہے وہ اس کو (خدا کو) محبوب رکھتے ہیں (چاہتے ہیں)۔ (سورۂ المائدہ۔ آیت ۵۴)

☆ ۳ اور وہ (قرآن سن کر) سجدہ میں گر پڑتے ہیں روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور فروتنی بڑھتی ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت ۱۰۹)

☆ ۴ جب ان کے رب نے (اللہ نے) کوہ طور پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ چیخ مار کر گر پڑے۔ (سورۂ الاعراف۔ آیت ۱۴۳)

☆ ۵ اس سے خدا ترسوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے پوست اور دل نرم ہوجاتے ہیں اور یادِ خدا سے متاثر ہوجاتے ہیں۔ (سورۂ الزمر۔ آیت ۲۳)

☆ ۶ آدمی جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ رہتا ہے تو جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ رہے گا۔ (حدیث شریف)

اس در کے پاس ایک تخت ہے جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں دوسرے تخت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، تیسرے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور چوتھے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ، جلوہ فرما ہیں ایک اور تخت پر امام حسن مجتبیٰؓ اور ایک پر حضرت امام حسینؓ اور ایک تخت پر حضرت اویس قرنیؒ بھی ہیں ایک تخت پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ''اَحَد، اَحَد'' کے نعرے مار رہے ہیں۔

اس در کے پاس اور سینکڑوں تخت بچھے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ تاہم چند تخت نشینان ولایت کے نام بیان کردیئے جاتے ہیں۔

سیدی عبدالقادر جیلانی، سیدی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، سیدی خواجہ معین الدین سنجری چشتی، سیدی احمد الکبیر الرفاعی، سیدی ابو العباس احمد بدوی، سیدی بہاؤ الدین محمد النقشبند، سیدی ابو الحسن علی شاذلی سیدی جلال الدین مولنا روم، سیدی محی الدین علی بن محمد ابن العربی، سیدی بدیع الدین شاہ قطب مدار، سیدی علاء الدین علی صابر، سیدی نظام الدین محبوبِ الٰہی۔ سیدی خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ۔ رحمہم اللہ۔

اس کے پاس ہی ایک اور در ہے جس پر یہ آیت کندہ ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۱ ☆ ۔ ذرا باریک خط میں یہ بھی لکھا ہوا ہے: وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَدَاءِ مَاافْتَرَضْتُ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَ اِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ اَعَذْتُهٗ ۔ ۲☆

یہ در عبدیت کا ہے۔ اس در کے لوگ عبدیت سے ممتاز ہیں اور صاحبِ قربِ فرائض۔ یہ بے اِرادہ جیتے ہیں مُردہ بدستِ زندہ رہتے ہیں۔ خدا کو دینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھ سے دیتا ہے، کچھ کام لینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھوں سے لیتا ہے۔ ہر شخص کو ہر چیز کو اس کا حق دینا ان کا کام ہے۔ اقتضائے وقت کے مطابق عمل کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے تحتِ امر رہنا ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتا ہے۔ ایسے لوگ عامۃ الناس سے ایسے ملے جلے رہتے ہیں کہ ان کا دوسروں سے امتیاز کرنا مشکل ہے۔ کھاتے ہیں، شادی بیاہ کرتے ہیں، ہنستے ہیں، بولتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زبان پر یہ شعر ہوتا ہے

☆ ۱ اے اطمینان والے نفس اپنے رب کے پاس واپس ہوجا۔ تو خدا سے راضی تجھ سے خدا راضی۔ پھر تو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجا۔ اور میری جنت میں داخل ہوجا۔ الفجر۔ ۲۷۔ ۳۰)

☆ ۲ میرے بندے نے میرا تقرب نہ چاہا کسی چیز سے جو مجھے زیادہ پسند ہے بجز اس چیز کو ادا کرکے جس کو میں نے اس پر فرض کیا ہے میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں۔ پھر جب اُسے دوست رکھتا ہوں تو اس کی سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو اُسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (حدیث قدسی)

دل کسی سے نہ لگا، دست فشاں سب سے رہے عمر بھر قید تعلق سے ہم آزاد رہے (حسرت صدیقی)

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس در سے سیراب ہونے والے محب بھی ہیں، محبوب بھی ہیں اور بندے بھی۔ مگر ایک گونہ خصوصیتِ ''بندگی'' کی وجہ سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔

اس در کے پاس کئی تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ایک تخت پر خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، اور ایک پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں پاس ہی ایک تخت پر حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی ہیں اور دوسرے کئی تختوں پر وہ سب حضرات بھی جلوہ فرما ہیں جن کے اسمائے گرامی توحید اور عشق و محبت کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

غرض سینۂ محمدی بہت کشادہ ہے۔ اس میں جو کچھ ہے اس کو قیامت تک بیان کرو، تم بیان کرو اور ساری دنیا بیان کرے مگر وہ نہ کبھی ختم ہوا ہے نہ ہوگا۔ تم ختم ہو جاؤ گے اور دنیا ختم ہو جائے گی۔

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِيٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣

وَوَضَعْنَا؛ اور ہم نے رکھا۔ وَضْعٌ: رکھنا۔ عَنْکَ؛ تم پر سے۔ وَوَضَعْنَا عَنْکَ: اور ہم نے تم پر سے اُتار دیا، تم پر سے ہٹا کر نیچے رکھ دیا۔ وِزْرَکَ؛ تمہارے بوجھ کو، تمہارے بارِ گراں کو۔ اَلَّذِیٓ؛ جو۔ اَنْقَضَ؛ توڑے ڈال رہا تھا، تمہاری پیٹھ جواب دے رہی تھی، کٹ کٹ کر رہی تھی۔ ظَھْرَکَ: تمہاری پیٹھ کو۔ اَلَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ: جو تمہاری پیٹھ توڑے ڈال رہا تھا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھ اُتار دیا جو تمہاری پیٹھ کو (تمہاری کمر کو) توڑ رہا تھا۔

وہ بوجھ کیا تھا وہ بوجھ وحیِ الٰہی کا تھا، وہ تبلیغ کی فکر تھی، بحالیکہ دشمنوں کی مخالفت تھی، معیّن و مددگار کی قلت تھی۔

بارِ اک جہاں سر پر اُٹھ کھڑا ہوا لے کر کام کا مگر نکلا قلبِ ناتواں اپنا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤

وَ؛ اور۔ رَفَعْنَا؛ ہم نے ارفع کیا، بلند کیا، اُٹھایا۔ لَکَ؛ تمہارے لئے۔ ذِکْرَکَ؛ تمہارے ذکر کو، تمہاری یاد کو، تمہارے تذکرہ کو، تمہاری نام آوری کو، تمہاری شہرت کو۔ تمہارے نام کے نقارے بجائے گئے، کیسے نقارے؟ پنج وقتہ اذان کے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہارا بول بالا کیا۔

صاحبو! خدا نے اپنے پیغمبر کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ درود میں اپنے ساتھ فرشتوں اور تمام مسلمانوں کو شریک کیا۔ اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰٓـئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اگر اپنی اطاعت فرض کی تو اپنے رسول کی اطاعت بھی فرض کی اور فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔ لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـهَ کہنے سے آدمی موحد تو ہو جاتا ہے مسلمان نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے اثرِ صحبت سے مورتی پوجنے والے بھی اعتقاداً توحید کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور مورتیوں کے متعلق تاویلات کرنے لگے ہیں۔ یہ مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ محمد رسول اللہ کہنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے یہ کلمہ محمد، اللہ اور نسبتِ رسالت کا بیک وقت تصوّر پیش کرتا ہے ''محمد رسول اللہ'' پر جس کا خاتمہ ہو، اس کا خدا کے نام پر ہی خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں آخر ''اَللّٰه'' ہے۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶

فَ؛ پس، پھر۔ اِنَّ؛ بے شک۔ مَعَ؛ ساتھ۔ اَلْعُسْرِ؛ تنگی، سختی۔ يُسْرًا؛ کشادگی، فراخ دستی۔ نرمی، تونگری، سہولت۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا؛ بے شک سختی کے بعد سہولت ہے۔

ترجمہ:- پس بے شک تنگی کے ساتھ کشادگی ہے۔ یقیناً ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔

خوب سمجھو! ہر سختی اور تنگی کے بعد ایک جُدا ہی فراخی اور سہولت ہے۔ اگر کچھ تنگی گزری ہے تو دنیا میں بھی کشادگی ہوگی، اور آخرت کی کشادگی تو ہے ہی۔ دیکھو! پہلے ساری دنیا مخالف تھی۔ ساتھ دینے والا تو کیا، ماننے والا کوئی نہ تھا۔ اب ساری دنیا ان کا کلمہ پڑھ رہی ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں ان کو مانتے ہیں۔ یا تو وطن چھوڑنا اور ہجرت کرنا پڑا۔ اور ابوبکر صدیقؓ کے سوا کوئی ساتھ نہ تھا، یا فاتح کی حیثیت سے مکہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔ جس کی چاہی جان بخشی کی، جس کو چاہا امن دے دیا۔ یہ عُسر کے ساتھ یُسر نہیں تو پھر کیا ہے؟

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷

فَ؛ پھر۔ اِذَا؛ جب۔ فَرَغْتَ؛ تم فارغ ہو۔ فَانْصَبْ؛ پس کھڑے ہو جاؤ، سینہ تان کر تیار ہو جاؤ، ہمیشہ سرگرم رہو، ہمت ہار کر بیٹھ نہ جاؤ، تبلیغ تمہارا کام ہے، کئے جاؤ۔ بَـلِّـغْ مَآ اُنْـزِلَ اِلَـيْـكَ۔ کے امتثال میں خدا کا دین پھیلاؤ۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ترجمہ:- پھر جب (کاموں سے، ضرورتوں سے، ذکر شغل سے، نماز سے) فارغ ہو جاؤ تو (کمرِ ہمت چست باندھ کر) کھڑے ہو جاؤ (اور تبلیغ کرو، دین کو پھیلاؤ)۔

ع ۸ ۱۹

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸

وَ ؛ اور ۔ اِلٰی ؛ طرف، تک ۔ رَبِّکَ ؛ تیرا رب، تیرا پروردگار ۔ وَاِلٰی رَبِّکَ ؛ اور تیرے پروردگار ہی کی طرف ۔ فَارْغَبْ ؛ پس رغبت کر ۔

ترجمہ :- اور اپنے پروردگار کی طرف ہی پھر رغبت کر ۔

اے مخاطب ! تبلیغ کرنے میں اخلاص ضروری ہے نام آوری کا خیال اور ریاکاری کام نہیں آتی ، اس لئے خدا کے خیال کو اپنے پیشِ نظر رکھو، اس کے سوا سب کو بھول جاؤ وہی کافی ہے، وہی وکیل ہے، ایک اللہ بس باقی ہوس ۔ اَللّٰـهُ رَبِّیْ وَهُوَ حَسْبِیْ ۔

منظور منظور اے اہلِ دنیا اللہ میرا باقی تمہارا

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۃ التین مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱

وَالتِّیْـنِ ؛ جبلِ تین شاہد ہے جو دمشق میں ہے ۔ جہاں سے بنی آدم پھیلے ، جہاں یحیٰی علیہ السلام کی قبر شریف ہے اور اصحاب کہف اور بعض اہلِ بیتِ نبوی کی قبور بھی ہیں ۔ مگر اس کے ساتھ ہی یزید کی قبر بھی وہیں ہے جس پر لوگ پتھر بھی پھینکتے تھے ۔ اور اس کی قبر کو سنگسار کرتے تھے ۔ فرانسیوں نے اس رسم کو موقوف کر دیا ۔ وَالـزَّیْتُوْنِ ؛ جبل زیتون بھی شہادت دے رہا ہے ، زبانِ حال سے پکار رہا ہے ۔ یہ فلسطین میں ہے ۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی قبور شریف ہیں ، جہاں بی بی مریم کو عیسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے ہیں اور جہاں بیت المقدس بھی ہے ۔

ترجمہ :- (جبل) تین اور زیتون بھی شہادت دے رہے ہیں ۔

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲

وَ ؛ اور ۔ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ؛ کوہ طور سینا ۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام کو کلامِ الٰہی کا شرف بخشا گیا ۔

ترجمہ:- اور کوہِ طورِ سینا بھی شہادت دے رہا ہے۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾

وَ ؛ اور ۔ هٰذَا ؛ یہ ۔ اَلْبَلَدِ ؛ شہر ۔ اَلْاَمِيْنِ ؛ امانت دار ، پُر امن ۔

ترجمہ:- اور یہ شہر (مکہ شریف) جو ایک پُر امن اور امانت دار شہر ہے وہ بھی شہادت دے رہا ہے۔

یہ تمام مقامات ، تمام مذاہب کے موطن ہیں ، پیغمبروں کے مسکن ہیں ۔ جو اپنے زبانِ حال سے مذاہب کے پیدا ہونے کو اور پیغمبروں کی تعلیمات کو بیان کر رہے ہیں کہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾

لَقَدْ خَلَقْنَا ؛ بے شک ہم نے پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ کس کو؟ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو ۔ فِيْ ؛ میں ، اندر ۔ اَحْسَنِ ؛ بہتر ۔ خوب تر ، حسین تر ۔ تَقْوِيْمٍ ؛ راستی ، درستی ، اعتدال ، تناسب ۔

ترجمہ:- بے شک ہم نے انسان کو بہترین تناسب و اعتدال میں پیدا کیا۔

یہ تناسب کیا ہے؟

سیدھا قد ، چوڑے قدم ۔ انسان کے بوجھ کو اُٹھانے والے چوڑے تلوے ، کمر جُھکنے اور مُڑنے والی ، ہاتھ چوطرف حرکت کرنے والے ، چیزوں کو اچھی طرح سے پکڑنے والے ، گردن چوطرف پھرنے والی ، چہرہ بالوں سے کُھلا ہوا ، ہم نے انسان کو دل دیا ، دماغ دیا ، سماعت دی ، بصارت دی ، سوچنے سمجھنے کی قوت دی ، حافظہ دیا ۔ قوتِ غضبی و شہوی دی ، اعلیٰ درجہ کا ادراک عطا کیا ، خیر و شر کی تمیز دی مگر اس نے ان نعمتوں کو بے جا صرف کیا ۔ خدا اور رسول کی نافرمانی کی اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ رَدَدْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو رَد کر دیا ، پھیر دیا ۔ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ؛ پست ترین حالت میں ، گہرے گڑھے میں ڈال دیا ۔ ذلّت و خواری میں مبتلا کر دیا ۔

ترجمہ:- پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت میں ڈال دیا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾

اِلَّا ؛ مگر ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ، ان لوگوں کو جو ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ یقین رکھا ، خدا اور رسول کو مانا ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور

عمل کئے، کام کئے۔ اَلصّٰلِحٰتِ؛ نیک، مناسب۔ فَ؛ پس۔ لَهُمْ؛ ان کے لئے۔ اَجْرٌ؛ بدلہ، ثواب، جزا۔ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ؛ نہ کٹ جانے والی، بے انتہا، بے حد و بے حساب۔ مَنٌّ يَمُنُّ، مَنًّا؛ کاٹنا۔ مِنَّتٌ؛ احسان کر کے احسان دھرنا، اور کئے ہوئے احسان کو برباد کرنا۔

ترجمہ:- مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے و مناسب کام کئے تو ان کے لئے بے حد و بے حساب ثواب ہے۔

اتنے دلائل قائم کرنے کے بعد اتنی واضح نشانیاں دکھانے کے بعد۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷

فَ؛ پس، پھر۔ مَا؛ کیا چیز۔ يُكَذِّبُكَ؛ جھٹلانے پر تجھ کو آمادہ کرتی ہے۔ بَعْدُ؛ اس کے بعد۔ بِالدِّيْنِ؛ جزا و سزا اور روزِ قیامت کے انکار پر، ملّت و مذہب کے جھٹلانے پر۔

ترجمہ:- پھر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا ہے کہ تو (اے نادان) جزا و سزا سے انکار کرے، (قیامت کو نہ مانے، مذہب کا قائل نہ ہو)۔

ع ۱ ۸ ۲۰

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

اَ؛ کیا۔ لَيْسَ؛ نہیں۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ؛ کیا خدا نہیں ہے؟ بِ؛ سے۔ بَا، یہاں زائد ہے۔ اس سے زور پیدا ہوتا ہے۔ اَحْكَمُ سب سے بڑا حاکم۔ اَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ؛ تمام حکم کرنے والوں سے زیادہ دُرست اور مضبوط حکم کرنے والا۔

ترجمہ:- کیا خدا احکم الحاکمین نہیں ہے؟

اِطلاع: جب اس سورہ کو ختم کرو۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ۔ پڑھو یا سنو تو فوراً کہو۔ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ یعنی کیوں نہیں؟ اور میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ العلق مکہ میں نازل ہوئی اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱

اس مقام میں کئی احتمالات ہیں ۔ اوّل یہ کہ اِقْـرَاْ ایک جملہ ہے اور اس کا مفعول کوئی نہیں ہے معنی یہ ہیں کہ تم قرات کی طرف متوجہ ہو، قراءت کو پیدا کرو، اس کو ظاہر کرو ۔ جس طرح فعل لازم مفعول کا محتاج نہیں ہوتا ۔ یہ بھی مفعول کا محتاج نہیں ۔ اور بِـاسْـمِ رَبِّـکَ الخ اِقْرَاْ وَرَبُّـکَ الْاَکْـرَمُ سے متعلق ہے ۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اِقْـرَاْ کا مفعول بِـاسم رَبِّک ہے ۔ بِـاسم میں خود دو احتمال ہیں ۔ ایک ب زاید ہے اور اس کے معنی ہوئے اللہ کا نام پڑھو ۔ دوسرا یہ ہے بِـاسم کے معنی اللہ کے نام کی برکت سے اور اس کی مدد سے پڑھو، بِـاسْـمِ رَبِّـکَ : اللہ کے نام کو یا اللہ کی مدد سے پڑھو ۔ تمہارے رب کے نام کی مدد سے پڑھو ۔ جس نے تم کو پالا ، پرورش کیا تم کو تمہارے کمال تک بھی پہنچائے گا ۔ تم کو پڑھا دینا کونسا مشکل ہے ۔ وہ تمہارا رب ہے ۔ اَلَّـذِیْ خَلَقَ : جس نے تم کو پیدا کیا ، سارے جہاں کو پیدا کیا ۔ ایسے عظیم الشان خدا کے لئے تمہیں پڑھنا سکھا دینا کونسا مشکل ہے ۔

ترجمہ :- (یا محمدؐ!) تم پڑھو ! خدا کا نام پڑھو (یا خدا کے نام کی مدد سے پڑھو) جس نے (تم کو اور سارے جہاں کو) پیدا کیا ۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ مِنْ عَلَقٍ ؛ خونِ بستہ سے ۔ نطفے کو ترقی دے کر خونِ بستہ کی شکل عطا کی ۔

ترجمہ :- جس نے انسان کو (نطفے اور) خونِ بستہ سے (ترقی دے کر) پیدا کیا (وہی تم کو پڑھنا سکھادے گا) ۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾

اِقْرَاْ ؛ پڑھو ۔ وَرَبُّـکَ ؛ اور تمہارا پروردگار ۔ اَلْاَکْرَمُ ؛ بڑا کریم ہے ۔

ترجمہ :- تم پڑھو ، تمہارا رب تو بڑا کریم ہے (وہ اپنے کرم سے تم کو پرورش کرتا ہے پڑھنا بھی سکھا دے گا) ۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾

اَلَّـذِیْ عَلَّمَ ؛ جس نے تعلیم دی ، علم عطا کیا ، سکھایا ۔ بِـالْـقَلَمِ ؛ قلم کے ذریعہ سے ۔ جو بے جان قلم کی مدد سے علم دیتا ہے وہ جبرئیل کے ذریعہ سے بھی علم دے سکتا ہے ۔

ترجمہ :- جس نے قلم کے ذریعہ سے (لوگوں کو) تعلیم دی ۔

اس آیت سے لکھنے پڑھنے کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے ۔ لکھنا پڑھنا نہ آتا تو تم کو سینکڑوں باتیں کیونکر معلوم ہوتیں ۔ تمہارا حافظہ کہاں تک مدد دیتا ۔ بعد والوں کو کیونکر پہلے لوگوں کا علم پہنچتا اور یاد رہتا ۔ لکھنا پڑھنا بھی خدا کی بڑی نعمت ہے ۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو تعلیم دی ، علم سے سرفراز کیا ۔ کس چیز کی تعلیم دی ؟ مَا ؛ جو ۔ لَمْ يَعْلَمْ ؛ نہیں جانا ۔ مَالَمْ يَعْلَمْ ؛ جو جانتا نہ تھا ۔

ترجمہ :- (تمہارے رب نے) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی ، جن کو وہ (کچھ بھی) جانتا نہ تھا ۔

صاحبو ! پہلی دفعہ قرآن شریف اُترا تو یہی پانچ آیتیں تھی ۔ رسولِ خدا ﷺ کو شروع شروع رویائے صادقہ پڑتے ۔ خواب میں جو دیکھتے وہی دنیا میں نمودار ہوتا ۔ اس کے بعد رسولِ خدا ﷺ غارِ حرا میں چلّہ کشی فرماتے ۔ لوگوں سے الگ خلوت میں رہتے ۔ حدیث میں آیا ہے کہ آٹھ ، آٹھ دن ، بعض دفعہ تو مہینہ مہینہ خلوت یا اعتکاف میں رہتے ۔ ظاہر ہے کہ زیادہ زمانے تک گوشت گھی کی چیز رہ نہیں سکتی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکِ حیواناتِ جمالی و جلالی بھی کرتے تھے ۔ یہ ماخذ ہے فقیروں کی چلّہ کشی کا ۔

حضرتؐ پر کس کس طرح سے وحی آیا کرتی تھی ؟ ایک وحیِ جلی جس میں الفاظ بھی خدائے تعالیٰ کے رہے ۔ دوم وحیِ خفی جس میں معنےٰ کا القاء ہوتا اور الفاظ کا القاء نہ ہوتا اس کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں ۔ رسولِ خدا ﷺ پر خود قرآن کا القاء کبھی بلاواسطہ ہوتا کبھی جبرئیل کے توسط سے ، بلا واسطہ میں سرکارؐ کے جسم مبارک میں سنسنیاں چھوٹتیں جیسے بے ہوشی میں ہوتی ہیں ۔ جبرئیل مثالی شکل لے کر آتے تو حضرتؐ کو زیادہ تکلیف نہ ہوتی ۔ تاہم وحی کے وقت ایک ہلکی سی مدہوشی ضرور رہتی ۔ اُن کے جانشینوں کو بھی سرکارؐ کے کیفیات سے ایک حصہ ملتا ہے ۔ پہلی دفعہ جبرئیل امین آئے تو رسولِ خدا ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور زور سے بھینچا ۔ ہر دفعہ جبرئیل کہتے تھے "پڑھو" اور حضرتؐ فرماتے تھے کہ "مجھے پڑھنا نہیں آتا" لوگوں کا خیال ہے پہلی دفعہ سینے سے لگانے سے عالمِ دنیا سے جُدا کرلیا ۔ دوسری دفعہ عالمِ مثال سے تیسری دفعہ عالمِ ارواح سے بھی جُدا کرلیا اور رسولِ خدا ﷺ اپنی جسمانیت کا لحاظ کرتے اس قابل ہوگئے کہ وحیِ الٰہی کے بار کو اُٹھا سکیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارتے تو وہ پارہ پارہ ہوجاتا ۔ بہرحال یہ سینہ سینۂ محمدیؐ ہے ۔ اس میں بڑی گنجائش ہے پہاڑ سے زیادہ برداشت کی قوت ہے ۔ یہ سینے سے لگانا القاء کی ایک صورت ہے ۔ اُن کے جانشین بھی القاء کے وقت لوگوں کو اپنے سینے سے لگاتے ہیں اور اپنی کیفیت ان میں منتقل کرتے ہیں ۔ "بخدا تا نہ چشی گے دانی" جبرئیل کی ملاقات اور قرآن شریف اُترنا شروع ہونے کے بعد حضرتؐ کو سردی محسوس ہوئی ۔ روح عالمِ بالا کی طرف متوجہ ہوگئی ۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے اور تن کو سنبھالنا دشوار ہوگیا ۔ حضرت نے اُم المؤمنین خدیجۃؓ الکبریٰ کو فرمایا ۔ مجھے کمبل اُڑھادو ۔ حضرتؐ نے فرمایا ، مجھے اپنی جان کا خوف ہورہا ہے یہ وحی کی سخت کیفیت محسوس کی تو فرمایا ۔ یعنی اس سخت کیفیت کو کس طرح برداشت کروں ۔ ام المؤمنین نے عرض کیا ۔ خدا تم کو رسوا نہ کرے گا ۔ تم مہمانوں کو کھلاتے ہو ، غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہو ۔ اور زمانہ کے حوادث کے مقابل لوگوں کی مدد کرتے ہو یعنی تمہارے سب کام اللہ کے واسطہ ہوتے ہیں ۔ تمہاری ذاتی غرض کچھ نہیں ہوتی ۔ دوسروں کی مدد

چلّہ کشی کا ماخذ

قرآن اور حدیث قدسی کا فرق

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی فضیلت

کرتے ہو، اور دوسروں سے مدد نہیں چاہتے۔ ایسا پر اخلاص آدمی کبھی نقصان نہ اُٹھائے گا۔ پھر حضرت ام المؤمنین رسولِ خدا ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت بی بی خدیجہ کے قرابت دار تھے۔ ورقہ توراۃ و انجیل سے واقف تھے۔ اور اس کو لکھ لیا بھی کرتے تھے۔ سرکار کا ماجرا سُنا تو کہا کہ تم پیغمبر ہو۔ تم بڑی بڑی سختیاں اُٹھاؤ گے۔ مخالفین تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں گے۔ اس زمانہ تک میں اگر زندہ رہتا تو تمہاری مدد کرتا۔ گویا کہ ورقہ بن نوفل پہلے صحابی ہیں حضور ﷺ کے۔ اس کے بعد سے چند روز وحی کا آنا ملتوی رہا۔ تاکہ جسم مبارک پر زیادہ بار نہ پڑے۔ پھر نماز کے لئے سورۂ فاتحہ کی تعلیم دی گئی۔ پھر چند روز ملتوی رہی۔ اس لئے بیان کرنے والے حضرات نے مختلف باتیں کہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلی سورۃ اقراء کی ہے۔ جس میں سے پانچ آیتیں اُتریں۔ مسلمان بچوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا جاتا ہے تو ان ہی پانچ آیتوں سے ابتداء کی جاتی ہے اور اسی کو بسم اللہ کرنا کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ پہلے سورۂ فاتحہ اُتری۔ یعنی نماز پڑھنے کے لئے۔ بعض نے سورہ انفال کہا۔ یعنی عام دوسری بڑی سورتوں میں پہلی سورۃ انفال کی ہے۔ یہ معلوم رہے کہ ابتداء دو قسم کی ہوتی ہے۔ ابتدائے حقیقی یعنی سب سے پہلے، دوم ابتدائے اضافی یعنی بعض کے نظر کرتے پہلے۔ بہرحال ابتدائے حقیقی اقراء کو ہے۔ کیونکہ اس وقت قراءت یعنی پڑھنے کو اہمیت حاصل تھی۔

ورقہ بن نوفل پہلے صحابی

اچھا! پیغمبر اور ساحر میں کیا فرق ہے؟ پیغمبر صاحبِ وحی ہوتا ہے۔ وحی کی تلقین خدا کے حکم سے جبرئیل کرتے ہیں۔ پیغمبر کی روحانیت بہت ہی قوی رہتی ہے۔ وہ نہایت سچا، حق گو رہتا ہے۔ اُس کا مقصد خدا کو جاننا، اور اُس کو اُس کا حق دینا ہے۔ نیز دوسروں کو دوسروں کا حق دینا۔ توحید اور عملِ صالح پر تعلیمِ نبی کا دار و مدار رہتا ہے۔ وہ خدا سے لیتا ہے اور بندوں کو دیتا ہے۔

ساحر شیطانوں کی مدد سے یا اپنی نفسانی قوتوں سے لوگوں کے دلوں میں کچھ خیالات پیدا کرتا ہے۔ پیغمبر کا کام اصلاح اور ساحر کا کام افساد ہے۔ خاوند، جورو کو لڑا دیا، کسی کو بیمار ڈال دیا۔ کسی کو بیہوش کردیا۔ اپنا ذاتی مفاد ساحر کے مدِ نظر رہتا ہے۔

پیغمبر اور ساحر کا فرق

مُصلحِ قوم اور پیغمبر میں کا فرق ہے؟

مُصلحِ قوم یا رفارمر (Reformer) کے سامنے دنیا ہے وہ اپنے خیال کے مطابق دنیا ہی کی کچھ اصلاح کرتا ہے۔ وہ ناقص، اس کا خیال ناقص، اس کی عقل ناقص۔ لہٰذا اس کی اصلاح بھی ناقص۔

کیا فرق ہے پیغمبر اور ولی میں؟

پیغمبر صاحبِ وحی ہوتا ہے، ولی صاحبِ الہام۔ ولی تابعِ پیغمبر ہوتا ہے۔ اُس کے جتنے کمالات ہیں وہ سب پیغمبر کے کمالات کے فرع ہیں اور اتباعِ نبی کے آثار ہیں۔

پیغمبر اور ولی کا فرق

ھرقل نے جب تحقیق کرلی کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سچے اور امین ہیں اور آپ کے دین میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں وہ اپنے مذہب سے نہ پلٹتے ہیں نہ مرتد ہوتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں۔ نماز کا، زکوٰۃ کا، اور پاک دامنی کا تو اس نے یقین کرلیا کہ حضرتؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

آیاتِ قرآنی کی ترتیب کس کی قائم کی ہوئی ہے ؟ رسولِ خدا ﷺ پر قرآن شریف دفعتہً لیلۃ القدر میں اُترا ۔ پھر حسبِ ضرورت اُمت کو قرآن کے آیات کی تبلیغ کی گئی ۔ حضرت کی عادتِ مبارک یہ تھی کہ قرآنِ شریف کی اُمت کو تبلیغ کی جاتی تو فرماتے کہ اِس آیت کو اُس آیت سے پہلے رکھو ۔

یاد رکھو ! قرآن شریف میں اِنَّـآ اَنۡـزَلۡنٰـهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ہے نَـزَّلۡـنٰـهُ بھی ہے اور نُـزِّلَ بھی ہے ۔ اِنۡزَال کسی چیز کو پورے کا پورا اُتارنے کو کہتے ہیں اور تَـنۡـزِیۡل ۔ رفتہ رفتہ ، تھوڑا تھوڑا اُتارنے کو ۔ جبرئیل علیہ السلام اور حضرتؐ ماہِ رمضان میں ہر شب قرآن شریف کو دہرایا کرتے تھے ۔

یہ قرآن شریف کب جمع کیا گیا ؟

ابتداءً متفرق چیزوں پر لکھ لیا جاتا تھا ۔ حضرتؐ کی عادتِ مبارک تھی کہ لکھے پڑھے آدمی کو مختلف مقامات پر بھیج دیتے کہ وہ قرآن کی تعلیم دے ۔ یعنی حیاتِ طیبہ میں قرآن کے مدارس جاری ہوگئے تھے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں تمام مکتوبات کو ایک جگہ کردیا ۔ آپ پہلے جامع القرآن ہیں ۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ترتیب وار کتابی شکل میں قرآن شریف کے سات نسخے تیار ہوئے اور بڑے بڑے شہروں میں روانہ کردیئے گئے ۔ اصل نسخے اب بھی اُن شہروں میں ہیں ۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں روایت کے موافق اعراب لگایا گیا ۔

یہ یاد رکھو کہ ہم کو قرآن کانوں سے ملا ہے نہ کہ آنکھوں سے ۔ حضرتؐ نے فرمایا صحابہؓ نے سنا اور ان حفظ کرنے والوں کا سلسلہ جاری ہوگیا ۔ قرآن شریف میں ہے ۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۔ قرآن شریف خود اس فقیر کو عثمان غنیؓ ، علی مرتضیٰؓ ، زید بن ثابتؓ ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی ابن کعبؓ سے یکے بعد دیگرے قراء کے توسط سے پہنچا ۔ اس میں نہ ایک حرف کی زیادتی ممکن ہے نہ کمی ۔ ہماری روایت کے سوا اگر کوئی شخص ایک لفظ کہے تو میں ہرگز قبول کرنے کو تیار نہیں ۔ قرآن متواتر ہے متواتر کے مقابلے میں کسی بات کے ماننے کو میں تیار نہیں ۔ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک کتابی ، اور قلم کے ذریعہ سے ، علم لدنی بغیر قلم کے ۔ یہ علم وحی و الہام ہوتا ہے ۔ پیغمبروں کی استعداد اور قابلیت اعلیٰ ہوتی ہے ، لہٰذا اللہ اُن کو وحی سے سرفراز فرماتا ہے الہام ظنی علم ہے جو اولیاء کو ہوتا ہے ۔ اولیاء کے الہام کے انکار سے محرومیت پیدا ہوتی ہے مگر پیغمبر کی وحی کا انکار کفر ہے ۔ وحی کی پیروی لازم ہے ۔ پیغمبر پر بلا واسطہ لازم ہے اور دوسروں پر پیغمبر کے توسط سے ۔ پیغمبر کی پیروی کدھر ہے ؟ خصوصاً آج کل ۔

كَلَّآ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ۝۶

كَلَّآ ؛ ہاں ہاں ، نہیں جی ! دیکھو ! واقعہ ہرگز تمہارے خیال کے مطابق نہیں ۔ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ ؛ بے شک آدمی ۔ لَـيَطۡغٰى ؛ بے شک سرکشی کرتا ہے ۔ طغیانی کے بہاؤ میں بہا چلا جارہا ہے ۔ خدا کو نہیں مانتا ، اس کے احکام کی پیروی نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- نہیں جی ! بے شک انسان شرارت کی طغیانی میں بہا چلا جارہا ہے ۔

ہم نے اس کو لکھنا پڑھنا سکھایا، علم سے سرفراز کیا۔ کچھ تو سمجھتا، علم کے موافق کچھ تو کام کرتا ایسا سرکش کیوں ہو گیا ہے؟

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ ﴿۷﴾

اَنْ رَّاٰهُ ؛ اس لئے کہ اس نے خود کو دیکھا۔ اِسْتَغْنٰى ؛ کہ غنی ہو گیا ہے۔ دولت مند ہو گیا ہے۔ بے نیاز بن گیا ہے، دنیوی ضرورت کی چیزیں اُسے بہت سی مل گئی ہیں۔

ترجمہ:- اس وجہ سے کہ وہ خود کو غنی (بڑا عالم اور دولت مند) سمجھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ ﴿۸﴾

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ ؛ بے شک تیرے رب کی طرف۔ اَلرُّجْعٰى ؛ رجوع کرنا، لوٹنا، بازگشت، دوبارہ جانا ہے۔

ترجمہ:- (اے انسان!) بے شک تجھ کو اپنے پروردگار کی طرف دوبارہ جانا بھی ہے۔

(خدا کو منہ بتانا بھی ہے بُرے کام کرو گے تو خدا بازپرس کرے گا۔ جواب دہی کرنی ہوگی پھر کیا جواب دو گے اور اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰىۙ ﴿۹﴾

اَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے دیکھا، نہیں کچھ معلوم ہے۔ اَلَّذِيْ يَنْهٰى ؛ اس شخص کو جو روکتا ہے، منع کرتا ہے، نہی کرتا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے، روکتا ہے۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿۱۰﴾

عَبْدًا ؛ ایک بندے کو، اس کے مطیع بندے کو جس نے اپنا سر زمینِ عبدیت پر جھکا دیا ہے۔ اِذَا ؛ جب۔ اِذَا صَلّٰى ؛ جب اس نے نماز پڑھی۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

ترجمہ:- (کیا تم اس بدبخت سے بھی واقف ہو، جو خود تو نماز نہیں پڑھتا، اور) ایک خدا کا بندہ جب نماز پڑھتا ہے (تو اس کو منع کرتا ہے، نہی کرتا ہے، روکتا ہے)۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىۙ ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰىؕ ﴿۱۲﴾

اَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے دیکھا، کیا تمہیں معلوم ہے۔ عربی میں اَرَءَيْتَ۔ محاورہ میں اَخْبِرْنِيْ کے معنی میں ہوتا ہے یعنی ذرا بتاؤ۔ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ؛ اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ راہِ راست پر رہتا۔ اَوْ اَمَرَ ؛ یا حکم کرتا۔ بِالتَّقْوٰى ؛ پرہیزگاری کا،

تقویٰ کا۔ خوف خدا کا۔

ترجمہ :- بتاؤ تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا، خود پرہیزگار ہوتا اور دوسروں کو پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا خوب ہوتا۔ یا بندۂ خدا کو نماز سے کیوں روکتا)۔

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ﴿۱۳﴾

اَرَءَیۡتَ ؛ دیکھا! جانتے ہو! اِنۡ كَذَّبَ ؛ اگر اس نے تکذیب کی، جھٹلایا۔ کس کو؟ پیغمبر کو، اسلام کو۔ وَتَوَلّٰى ؛ اور منہ پھیرلیا، اعراض کیا، روگردانی کی۔

ترجمہ :- دیکھو! اگر یہ (اسلام و پیغمبرِ اسلام کی) تکذیب کرتا اور اعراض کرتا ہے (تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس کا کیا حال ہوگا؟ اس کی کیا گت بنے گی؟)

اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ ﴿۱۴﴾

اَلَمۡ يَعۡلَمۡ ؛ کیا وہ جانتا نہیں، کیا اس کو علم نہیں۔ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ يَرٰى ؛ دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- کیا اس کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دانا بینا ہے۔

(اللہ جب دیکھتا، جانتا ہے۔ جب خدا اس کی شرارت سے واقف ہے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ اس شرارت کا کیا انجام ہوگا؟)

كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ﴿۱۶﴾

كَلَّا ؛ ہاں ہاں، نہیں جی اُسے معلوم ہونا چاہئے۔ لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ؛ (اپنی غلط کاریوں سے) اگر باز نہ آیا۔ لَنَسۡفَعًا ؛ تو ہم گھسیٹیں گے۔ بِالنَّاصِيَةِ ؛ جٹو کو، موئے پیشانی کو۔ یہ موئے پیشانی کیا ہے؟ یہ جٹو کیا ہے؟ کس سر کا ہے؟ یہ پیشانی کیسی ہے؟ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ؛ جھوٹی، خطا کار پیشانی۔

ترجمہ :- نہیں جی! وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے تو ہم اس جھوٹے اور خطا کار کے سر کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ (ہمارے ہاتھ میں اس کی جٹو ہوگی۔ وہ ناچار اور عاجز ہوجائے گا)

فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۙ ﴿۱۷﴾

فَلۡيَدۡعُ ؛ پھر اس کو چاہئے کہ پکارے، فریاد کرے، بلائے۔ نَادِيَهٗ ؛ اپنی مجلس کو، اپنی کمیٹی کو، اپنی انجمن کو، اپنے

حمایتیوں اور مددگاروں کو۔

ترجمہ:- پھر وہ اپنے حمایتیوں اور مددگاروں کو بلائے۔ (اور اپنے دوستوں کو طلب کرے) (اور ہم؟)

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

سَنَدْعُ ؛ عنقریب ہم بھی بلائیں گے۔ اَلزَّبَانِيَةَ ؛ دھکے دینے اور گردنی دینے والوں کو۔

ترجمہ:- اور ہم عنقریب دھکے دینے والوں کو (خدائی پولیس کو) بلائیں گے۔ (اس وقت اس کو اپنے کرتوت کا، اپنی بدکاریوں کا نتیجہ معلوم ہوگا)

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة ۱۴ ع ۱۹ ۲۱

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ لَا تُطِعْهُ ؛ اس کی اطاعت نہ کرو، اس کی ایک نہ سنو، اس کی کوئی بات نہ مانو۔ اُسْجُدْ ؛ خدا کے سامنے سرِ سجود جھکادو، سجدے کرتے جاؤ، ہمیشہ سر جھکائے رہو۔ وَاقْتَرِبْ ؛ اور اس کی قربت اور نزدیکی حاصل کرو۔

ترجمہ:- نہیں جی! اُس کی ایک نہ سنو اور خدا کے سامنے سر جھکائے رہو، سجدے کرتے جاؤ اور قربِ خداوندی سے سرفراز و ممتاز ہو۔

اطلاع! آخری آیت سجدے کی ہے۔ اس آیت کو پڑھو یا سنو تو باوضو سجدہ کرو اس کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم نے۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اس کو ہم نے اُتارا، نازل کیا۔ وہ چیز کیا ہوگی۔ جس کو خدا نے نازل کیا؟ وہ قرآن کے سوا نہیں ہوسکتی۔ اسی وجہ سے تو ضمیر کو ظاہر نہیں کیا گیا۔ فِيْ ؛ میں۔ لَيْلَةِ ؛ رات۔ لَيَالِيْ۔ جمع۔ الْقَدْرِ ؛ قدر و منزلت، عظمت۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ شب قدر۔ یہ رات عظیم الشان کیوں ہوئی؟ اس میں قرآن اُترنے کی ابتدا ہوئی۔

ترجمہ:- بے شک ہم نے اس کو (یعنی قرآن کو) شب قدر میں اُتارنا شروع کیا۔

پورا قرآن تیئیس (۲۳) سال میں اُترا ہے۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ ﴿۲﴾

وَمَآ اَدۡرٰكَ ؛ اور تمہیں کس چیز نے معلوم کروایا ؟ تم کیا جانو ؟ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؛ لیلۃ القدر ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تم کیا جانو لیلۃ القدر ہے کیا ؟

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ ﴿۳﴾

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ ؛ لیلۃ القدر بہتر ہے۔ مِنۡ ؛ سے۔ اَلۡفِ ؛ ہزار۔ الوف اور الاف جمع ہے۔ شَهۡرٍ ؛ مہینہ۔ شُهُوۡرٌ۔ جمع۔

ترجمہ :- لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے (یعنی ان میں عبادت کرنے سے) بہتر ہے۔

لیلۃ القدر کی تاریخ کیوں نہیں بتائی گئی ؟ اس لئے کہ تم اس کی تلاش میں کوشش کرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ طاق راتوں میں کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے۔ رسولِ خدا ﷺ رمضان کے پچھلے دہے میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یعنی مسجد ہی میں رہتے اور سوتے، رات دن عبادت میں مشغول رہتے۔ اے قرآن کی خدمت کرنے والو ! قرآن کو اُتارنے کی ابتدا جس دن ہوئی اس دن کی اس قدر عظمت ہے تو خود قرآن کی کتنی عظمت ہوگی ؟ جس کے دل میں آ گیا ہو۔ یعنی جس نے حفظ کرلیا ہو یا سمجھ کر پڑھتا ہو اس کی بھی اللہ کے پاس کیسی عظمت ہوگی ؟ قرآن سے جتنا ربط زیادہ ہوگا، جس قدر اپنی زندگی اس کے مطابق بناؤ گے اتنی ہی اللہ کے پاس تمہاری قدر و منزلت زیادہ ہوگی۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛۙ ﴿۴﴾

تَنَزَّلُ ؛ اُترتے ہیں، نازل ہوتے ہیں۔ اَلۡمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے۔ مَلَكٌ۔ واحد ہے۔ وَالرُّوۡحُ ؛ اور زندہ دلی۔ حیاتِ قلبی، بعض کہتے ہیں جبرئیل کیونکہ ان کے لئے الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ آیا ہے۔ فِيۡهَا ؛ اس رات۔ بِ ؛ سے، ساتھ۔ اِذۡنِ ؛ اجازت، حکم۔ رَبِّهِمۡ ؛ ان کا رب۔ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؛ بہ حکمِ خدا۔ مِنۡ ؛ سے۔ كُلِّ ؛ تمام۔ اَمۡرٍ ؛ کام، چیز۔

ترجمہ :- اس رات فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اُترتے ہیں۔

کیا جبرئیل اب بھی اُترتے ہیں ؟ جبرئیل کا آنا صرف وحی کے لئے موقوف ہوا ہے نہ کہ خیر و برکت کے دینے سے بھی روکے گئے ہیں۔ فرشتے ہیں ہر قسم کا کام کرسکتے ہیں۔ مگر بہ حکمِ خدا۔

عند المتأخرین ع-۵ النّاطقۃ ۲۲ ۱۳

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

سَلٰمٌ ؛ سلامتی ہے۔ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۔ ہر قسم کی سلامتی۔ فرشتوں کا اُترنا، خیر و برکت عطا کرنا۔ هِيَ ؛ یہ ہے۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک۔ مَطْلَعِ ؛ طلوع کرنا، طلوع کرنے کی جگہ۔ اَلْفَجْرِ ؛ صبح، پو پھٹنا۔

ترجمہ :- سلامتی ہے فجر تک، (صبح نکلنے تک)۔

جہاں قرآن میں دو جگہ تین نقطے دیئے جاتے ہیں۔ وہاں دو طرح سے وقف کر سکتے ہیں۔ جیسے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ پر وقف یا مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ پر وقف اور هِيَ حَتّٰى۔ الگ اس کو معانقہ کہتے ہیں۔

صاحبو! رمضان کا مہینہ ثواب کمانے کا ہے۔ لوگ رمضان میں قرآن پڑھتے ہیں، حافظ تراویح پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان ان کی اقتداء کرتے ہیں۔ آرام طلب لوگ تراویح پڑھنے کو بدعت سمجھتے ہیں۔ حضرتؐ نے بھی (۳) راتیں تراویح کی نماز پڑھی۔ پھر فرض ہوجانے کے خوف سے اس کو جماعت سے نہیں پڑھا۔ بعض محدثین کی روایت میں بیس رکعتیں بھی مذکور ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھی گئیں۔ تمام اُمّت نے اس کو قبول کیا۔ اگر تراویح واجب نہیں تو اس کے سنت ہونے میں کیا کلام ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ بینہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

لَمْ يَكُنْ ؛ نہ تھے۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ۔ جنھوں نے۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کیا۔ انکار کیا۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافرین، منکرین، نہ ماننے والے۔ وہ لوگ کون ہیں؟ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے۔ بعض تو اہلِ کتاب یعنی یہودی و نصرانی ہیں۔ وَالْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور بعض مشرک، شرک کرنے والے۔ مُنْفَكِّيْنَ ؛ چھوڑنے والے، باز آنے والے۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک۔ تَاْتِيَهُمْ ؛ ان کے پاس آئے۔ اَلْبَيِّنَةُ ؛ کھلی بات، واضح دلیل۔

ترجمہ :- یہ اہلِ کتاب (یعنی یہودی و نصرانی) اور مشرکین (یعنی بُت پرست) جو کفر کرتے ہیں (اور مانتے نہیں)

یہ کیا چھوڑنے والے تھے؟ یہاں تک کہ ان کے پاس روشن دلیل آجائے۔
وہ روشن دلیل ہے کیا؟

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾

رَسُوْلٌ؛ پیغمبر۔ مِنَ اللّٰهِ؛ اللہ کے پاس کا۔ يَتْلُوْا؛ پڑھتا ہے، پڑھ کر سناتا ہے۔ صُحُفًا؛ جمع صَحِيْفَة۔ لکھا ہوا ورق، کتابچہ، کتاب۔ مُطَهَّرَةً؛ پاک۔

ترجمہ:- (یہ روشن دلیل) اللہ کا رسول ہے جو پاک صحیفے پڑھتا ہے۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾

فِيْ؛ میں۔ فِيْهَا؛ ان صحیفوں میں ہیں۔ كُتُبٌ؛ نوشتے۔ جمع کتاب۔ کتاب بمعنی مکتوب۔ لکھی ہوئی چیز۔ قَيِّمَةٌ؛ سیدھی سادھی، مضبوط قائم رہنے والی۔

ترجمہ:- ان میں (کیا ہی) سیدھی سادھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾

روشن دلیل یعنی پیغمبر کے آنے کے بعد بھی کیا ہوا؟ دینِ حق پر انھوں نے ہرگز اتفاق نہیں کیا۔ وَمَا تَفَرَّقَ؛ اور نہیں متفرق ہوگئے۔ اور ان میں پھوٹ نہیں پڑی اور اختلاف واقع نہیں ہوا۔ اَلَّذِيْنَ؛ جو لوگ۔ اُوْتُوْا؛ دیئے گئے۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ؛ کتاب دیئے گئے۔ اِلَّا؛ مگر۔ مِنْ بَعْدِ؛ اس کے بعد۔ مَاجَآءَتْهُمْ؛ کہ ان کے پاس آچکی تھی۔ اَلْبَيِّنَةُ؛ روشن دلیل۔

یعنی دینِ حق کو مانتے ہی کب تھے اور باطل مذہب کو کب چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کا پیغمبر آگیا اور اپنے ساتھ کتاب اللہ بھی لایا۔ اس واضح دلیل کے بعد کیا ہوا؟ وہی نااتفاقی۔ ایک کچھ کہتا ہے اور دوسرا کچھ۔

ترجمہ:- اور اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا تو اس وقت جب کہ ان کے پاس روشن دلیل آچکی تھی۔

آخر پیغمبر نے کیا کہا تھا؟ اور اس کی تعلیم کیا تھی؟

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬
حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾

وَمَآ اُمِرُوْٓا ؛ اورنہیں مامور ہوئے اور ان کو حکم نہیں دیا گیا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ لِیَعْبُدُوْا ؛ کہ عبادت کریں ، پرستش کریں ، پوجیں ۔ اَللّٰہَ ۔ اللہ کو ۔ لِیَعْبُدُوْا اللّٰہَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کی بندگی کریں ۔ مُخْلِصِیْنَ ؛ خالص ، آمیزش نہ رکھنے والے ، اخلاص مندی کے ساتھ ۔ لَہُ ؛ اللہ کے لئے ۔ اَلدِّیْنَ ؛ اطاعت کو ، عقیدہ کو ، انھیں حکم دیا گیا تھا ؟ اللہ کی عبادت اخلاص سے کریں ۔ حُنَفَآءَ ؛ ایک رو ، ایک طرف ہوکر ۔ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ اور اچھی طرح سے ۔ پابندی سے نماز پڑھتے رہیں ۔ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے رہیں ۔ وَ ؛ اور ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ ، وہ ۔ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ؛ راست اور حق دین ، مضبوط اور قائم رہنے والا دین یہی ہے ۔

ترجمہ :- اور انھیں اتنا ہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ (خلوص دِلی سے) ایک رو ہو کر اللہ کی بندگی کریں (خدا کے سوائے سب کی طرف سے منہ پھیرلیں) (اور اعمال میں کیا حکم دیا گیا تھا ؟) اور پابندی سے اچھی طرح سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی تو پکّا سیدھا دین ہے ۔

صاحبو ! اس مقام پر شرک سے بچنے کا ، اخلاص پیدا کرنے کا اور پابندی سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔

شرک کیا ہے ؟ کئی خداؤں کا ماننا یا خدائے تعالیٰ کی خاص صفتوں کو کسی اور میں ماننا ۔ اور کفر کیا ہے ؟ خدائے تعالیٰ کی کسی صفت کو نہ ماننا یا خدائے تعالیٰ کو نہ ماننا ۔ خدا کی کونسی صفتیں ہیں کہ ان کے کسی اور میں ماننے سے شرک لازم آتا ہے ؟ اہم ترین صفات وجود بالذات ہے یعنی صرف خدا ذاتی وجود رکھتا ہے ، دوسرے سب کے وجود خدا کی ذات سے ہیں ، خدا کا عطیہ ہیں ۔ محتاج نہ ہونا اللہ کی خاص صفت ہے اور اللہ کے سوائے جتنے ہیں سب کو اس کا محتاج سمجھنا ہی تو خدا کو ماننا ہے ۔ خدا کو بھول جانا اور اس کو نہ ماننا یا برائے نام ماننا تمام برائیوں کی جڑ ہے ۔ یہ غفلت ہی مصیبت ہے اور مصیبتوں کو لانے والی ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل اور تحقیق ہم نے تفسیرِ سورہ فاتحہ میں کی ہے ۔ نماز دین کا بڑا رکن ہے ، بڑی اصل ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا نماز ہے ۔ نمازی خدا کا درباری ہے ۔ نماز سے پہلے وضو کرنا پڑتا ہے ۔ جس سے آدمی پاک وصاف رہتا ہے ۔ صفائی صحت کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ پنج وقتہ نماز سے آدمی پابندِ اوقات ہوجاتا ہے ۔ نماز آرام طلبوں کے لئے ورزش ہے سخت محنت کرنے والوں کے لئے سکون و راحت ہے ۔ نماز میں مسلمانوں کی تنظیم ہے اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان تباہ ہیں ۔ پنج وقتہ ملاقات سے اتفاق ، محبت اور ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے ۔ آدمی محلّہ والوں کے حالات سے باخبر رہتا ہے ۔ ہر ہفتہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے بہت سے محلّوں کے آدمی آپس میں ملتے ہیں ۔ عیدین میں شہر کے اطراف کے لوگ بھی جمع ہوجاتے ہیں ۔ اس سے بڑا اجتماع حج میں ہوتا ہے ۔ تمام عمر میں ایک دفعہ اقوام عالم کا ملنا باہم فرض ہے ۔

دیکھو ! نماز سے اور کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔ اس میں فوجی ڈرل ہے ، صف بندی کی عادت ہے ، حاکم کے احکام پر عمل کرنے کی تاکید ہے ۔ دیکھو ! جب تک کسی کو امام بنایا نہ تھا آزاد تھے ۔ جب امام بنالیا ہے تو اس کے ہر کام کی اطاعت ضروری ہے ۔ حکم پر نماز شروع کی جاتی ہے ۔ دست بستہ کھڑے ہوجاتے ہیں ۔ حکم پر رکوع کرتے ہیں ۔ سجدہ کرتے ہیں ۔

التحیات کے لئے بیٹھتے ہیں ۔ حکم ہی پر سلام پھیر کر نماز ختم کرتے ہیں ۔

زکوٰۃ کیا ہے؟ اسلام میں سرمایہ داری کے مظالم ہیں ۔ نہ اشتراکیت کے مصائب ۔ اسلام اجازت دیتا ہے کہ جائز طور سے کماؤ ، دھن دولت جمع کرو مگر غریبوں کا بھی خیال رکھو ۔ زکوٰۃ ادا کرو ۔ دولت اس طرح نہ کھاؤ کہ غریب تباہ ہو جائیں ۔ افسوس ، مسلمان زکوٰۃ نہیں دیتے اور چندہ چندہ چیختے ہوئے چوطرف پھرتے ہیں ۔ سال بھر کے بعد چالیس روپوں میں سے ایک روپیہ دینا بھی دشوار ہو گیا ہے ۔

دیکھو! ناجائز طور سے روپیہ جمع کرنے والوں اور زکوٰۃ نہ دینے والوں پر خدا کی کیسی مار پڑتی ہے ۔ بنکوں میں جتنا روپیہ جمع کیا گیا تھا ، بنکوں کے دیوالیہ ہونے سے سب غارت ۔ جو بنک موجود ہیں ان کا روپیہ قیامت کے دامن سے اپنا دامن باندھا ہوا ہے ۔ وار فنڈ اور مزید انکم ٹیکس تو آٹھ سیر چاول کو دو سیر کر دیتے ہیں ۔ آٹھ سیر گیہوں دو سیر ہو جاتی ہے ۔ روپیہ کو بیس سیر والی جوار چار سیر کو پہنچ جاتی ہے ۔ تن کو کپڑا نصیب ہونا مشکل ہو گیا ہے ۔ موٹا دھاتا کپڑا (15) پندرہ روپیہ کو تھان ملتا تھا اب (120) ایک سو بیس روپیہ کو ملتا ہے ۔

افسوس! یہ تمہاری تنگ دلی کا نتیجہ ہے ۔ تم نے اپنا ہاتھ روکا اور خدا نے اپنا ہاتھ روکا ۔ اس زمانہ میں برکت کو خلاف واقعہ سمجھتے ہیں ۔ ہمارے زمانہ میں تین پیسے کو پاؤ سیر گوشت ملتا تھا ۔ اب روپیہ کو سیر مل رہا ہے ۔ یہ سب ہماری کھوٹی نیتوں کا نتیجہ ہے ۔ ؎ ابر نہ آید از پے منع زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے سے بارش بھی تو برابر نہیں ہوتی ۔ جابجا قحط کی شکایت پیدا ہو رہی ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۔

دیکھو خدا اور احکامِ خدا سے اعراض کرنے والوں کا کیا نتیجہ ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ؕ ۶

اِنَّ ؛ بے شک ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ ، جن لوگوں نے ۔ کَفَرُوْا ؛ کفر کیا ، انکار کیا ۔ وہ کون ہیں؟ مِنَ اَھْلِ الْکِتَابِ ؛ اہلِ کتاب سے ہیں ۔ یعنی یہودی و نصرانی ۔ وَالْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور شرک کرنے والے ، مشرک ، بت پرست ۔ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ میں رہیں گے ۔ خٰلِدِیْنَ ؛ ہمیشہ رہیں گے ۔ فِیْھَا ؛ اس آگ میں ، آتشِ دوزخ میں ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ ھُمْ ؛ وہی ہیں ۔ شَرُّ ؛ برائی ، برا ، سب سے بدتر ۔ اَلْبَرِیَّۃِ ؛ خلائق ، مخلوقات ۔

ترجمہ:- بے شک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہیں اور مشرکین جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں ۔

ان کے مقابل :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧

إِنَّ الَّذِينَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور عمل کئے ، کام کئے ۔ اَلصّٰلِحٰتِ ؛ نیک ، اچھے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ هُمْ ؛ وہی ، وہی لوگ ۔ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ؛ بہترین مخلوقات ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی ہیں بہترین مخلوق (سب سے اچھے لوگ) ۔

جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝٨ ع ۱ ۸ ۲۳

جَزَآؤُھُمْ ؛ ان کی جزا ، ان کا بدلہ ، ان کا صلہ ، ان کا ثواب ۔ عِنْدَ ؛ پاس ، نزدیک ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ ان کے نیک اعمال کا بدلہ کیا ہے؟ جَنّٰتُ جمع جَنَّةٌ ؛ گھنے سبز باغ ۔ عَدْنٌ ؛ رہنا ، بسنا ۔ اسی سے معدنیات ہے جو زمین کے اندر رہتے ہیں ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ سرسبز اور بسنے کے باغ ۔ تَجْرِیْ ؛ بہتے ہیں ، جاری ہوتے ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے سے ۔ اَلْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ، ندیاں ۔ خٰلِدِیْنَ ؛ وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ فِیْهَا ؛ ان باغوں میں ۔ اَبَدًا ؛ ہمیشہ ۔ بے انتہا زمانہ تک ۔ رَضِیَ اللّٰهُ ؛ اللہ راضی ہوگیا ۔ عَنْهُمْ ؛ ان سے ۔ وَرَضُوْا ؛ اور وہ راضی ہوگئے ۔ عَنْهُ ؛ اللہ سے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ جو کچھ کہا گیا ۔ لِ ؛ واسطے ۔ مَنْ ؛ جو ۔ لِمَنْ ؛ اس شخص کے لئے جو ۔ خَشِیَ ؛ ڈرا خوف اور خشیت رکھا ۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے رب سے ۔

ترجمہ :- (ان اچھے لوگوں کا بدلہ کیا ہے ؟ ان کو کیا صلہ ملے گا ۔) ان کو ان کے رب کے پاس جزا ملے گی ۔ (کیا جزا ملے گی ؟) بسنے کے لائق سرسبز و شاداب باغ ملیں گے ۔ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ اور وہ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (یہ کس کے لئے ہے؟) اس شخص کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے (اس کا رعب و جلال اس کے دل پر ہو) ۔

صاحبو ! جب تک خدا کا خوف آدمی کے دل میں نہ ہو نہ نیک کام کرتا ہے اور نہ بُرے کام چھوڑتا ہے ۔ جو خدا کا اچھا بندہ نہیں وہ نہ بادشاہ کی اچھی رعیت ، نہ ماں باپ کی اچھی اولاد اور نہ عورت ہو تو خاوند کی مطیع بیوی بن سکتی ہے ۔ خدا سے ڈرو ۔ یاد رکھو ! ڈر میں ڈر نہیں ۔ جس کے دل میں خدا کا جلال نہیں اس کے دل میں نیک خیال نہیں ، نیک اعمال نہیں ۔ ایک وقت مرنا ہے ، خدا کو منہ دکھانا ہے ۔ جو نیک نہاد ہے وہ بامراد ہے ۔

سُوْرَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ①

اِذَا : جب ۔ زُلْـزِلَـتْ : تھرتھرا دی گئی ، ہلا دی گئی ۔ اَلْاَرْضُ : زمین ۔ اِذَازُلْـزِلَـتِ الْاَرْضُ : جب زمین کو زلزلہ آیا ، بھونچال آیا ۔ زِلْـزَالَهَا : جس قدر اس کو زلزلہ ہوسکتا تھا ۔ پوری زمین کا زلزلہ ۔ زِلْزَال ۔ (بکسرِ زا) تھرتھرانا ۔ اور (زا کے فتحہ سے) تھرتھراہٹ ، لرزش ۔

ترجمہ :- خیال رکھو جب ساری زمین کو زلزلہ ہوگا ۔

بھونچال آئے گا تو زمین کا خول پھٹ جائے گا ۔ زمین کے اندر کا گرم مواد جس کو لاوا کہتے ہیں باہر آجائے گا ۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ②

وَاَخْـرَجَتِ : اور نکالا ۔ اَلْاَرْضُ : زمین نے ۔ اَثْـقَالَهَا : جمع ثِقْلٌ : بوجھ ، مُردے جو زمین میں دفن ہیں ، خزانے ، دفینے ، معدنیات ۔ ثَقَلٌ ۔ (نف) گھر کا سامان ۔

ترجمہ :- اور زمین (اپنے اندر سے) اپنے بوجھ خارج کرے گی ، نکالے گی ۔

جب خوب کان کنی ہوگی ۔ سونا ، چاندی ، کوئلہ اور معدنی چیزیں کھود کر نکالی جائیں گی ۔ اور زمین کا خول پتلا پڑ جائے گا تو زمین ایک دھکے ، ایک دھماکے کی طالب رہے گی کہ کسی بڑے تارے سے ایک ٹکر لگی اور پارہ پارہ ہوگئی ۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ③

وَقَالَ : اور کہا ۔ اَلْاِنْسَانُ : آدمی ، انسان ۔ وَقَـالَ الْاِنْـسَانُ : اور انسان نے کہا ہر انسان پریشان ہوکر کہہ اُٹھے گا ۔ مَالَهَا : زمین کو یہ ہوا کیا ؟

ترجمہ :- اور جب ہر شخص (زلزلہ سے حیران و پریشان ہوکر) کہہ اُٹھے گا کہ زمین کو یہ ہو کیا گیا ؟

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ④

یَـوْمَـئِـذٍ ؛ اس دن یعنی قیامت کے دن ، زلزلہ کے دن ۔ تُـحَـدِّثُ ؛ بیان کرے گی ، بول اُٹھے گی ، زبانِ حال سے کہہ دے گی ، اس کے حال سے معلوم ہوجائے گا ۔ اَخْبَارَهَا ؛ اپنی خبروں کو ۔

ترجمہ :- اس دن (یعنی قیامت کے دن) زمین اپنی ساری سرگذشت بیان کردے گی ۔
(کہ اس زمین پر کیا کیا کام کئے گئے ۔ کس نے اچھے کام کئے اور کس نے بُرے) ۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥

بِـاَنَّ ؛ اس وجہ سے کہ ، بے شک ۔ رَبَّـکَ ؛ تیرا رب ، تمہارا پروردگار ۔ اَوْحٰی ؛ اشارہ کیا ، وحی کی ، الہام کیا ، دل میں ڈالا ۔ لَهَا ؛ زمین کو ۔

ترجمہ :- اس وجہ سے کہ تمہارے رب نے زمین کو (بیان کرنے کا) حکم دیا تھا ۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن یعنی بہ روزِ قیامت ۔ یَصْدُرُ النَّاسُ ؛ لوگ پھریں گے ۔ قبروں سے نکلیں گے ۔ اَشْتَاتًا ؛ جمع شَتِیْتٌ ۔ متفرق ۔ فرقہ ، فرقہ ۔ لِیُرَوْا ؛ تاکہ دکھا دیئے جائیں ۔ اَعْمَالَهُمْ ؛ اُن کے کام ، اُن کے اعمال ، اُن کے کرتوت ۔

ترجمہ :- قیامت کے دن جب لوگ پھریں گے تو مختلف (فرقوں میں سے) ہوں گے تاکہ ان کے اعمال انھیں دکھا دیئے جائیں (ان کے جیسے اعمال ہوں گے ویسے ان کے اشکال ہوں گے) ۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧

فَمَنْ ؛ پھر جو شخص ۔ یَعْمَلْ ؛ عمل کرے گا ۔ مِثْقَال ۔ وزن ، بھار ، بھر ۔ ذَرَّةٍ ؛ چھوٹی چونٹی ، وہ گرد وغبار کے اجزاء جو دھوپ میں اُڑتے دکھائی دیتے ہیں ۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر ۔ خَیْرًا ؛ بھلائی ، نیکی ۔ یَرَهٗ ؛ اس کو دیکھے گا ۔

ترجمہ :- پھر جو شخص ذرّہ بھر نیکی کرے گا (وہ ہرگز ضائع نہیں جائے گی) وہ اس کو دیکھے گا (پائے گا) ۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨ ع ۱ ۸ ۲۴

وَمَنْ یَّعْمَلْ ؛ اور جو کرتا ہے ۔ مِثْقَـالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر ۔ شَـرًّا ؛ بُرائی ، بدی ، بُرا کام ۔ یَـرَهٗ ؛ اس کو دیکھے گا ۔ وہ اس کے سامنے آئے گا ۔

ترجمہ :- اور جو ذرّہ بھر بُرائی کرے گا ۔ وہ بھی اپنے اعمال کو دیکھے گا ۔

یعنی اعمال نامے میں بھلے بُرے سب کام لکھے جا رہے ہیں۔ جو جیسا کرے گا ویسا دیکھے گا۔

صاحبو! قرآن شریف میں بار بار قیامت اور اس کے ہولناک حالات پر انسان کو توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ لوگ بُرے کام چھوڑیں، اور اچھے کام کریں۔ قیامت اور حساب کتاب سے غفلت تمام بُرائیوں کی اصل ہے۔ آدمی سمجھتا ہے کہ ہم جو چاہیں گے کریں گے۔ نہ پوچھ ہے نہ گچھ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "یاد رکھو! جب زمین کو زلزلے آئیں گے، قبروں میں سے مُردے نکل آئیں گے ان زلزلوں سے آدمی حیران و پریشان ہوجائے گا۔ اپنے دل سے پوچھے گا کہ زمین کو ہوا کیا ہے۔ زمین اپنی زبان حال سے سرگزشت بیان کرے گی۔ کس نے کیا کیا۔ نہ کسی کی نیکی ضائع ہوگی نہ کسی کی بُرائی چھپے گی۔ نیکوں کو نیکی کی جزاء اور بُروں کو بُرائی کی سزا ملے گی"۔ او انسان! سراپا نسیان کیوں خدا کو بھولا ہے۔ کیوں دھن دولت پر پھولا ہے؟ ایک دن موت کا منہ دیکھنا ہے، دربار خداوندی میں جانا ہے! عمر ناپائیدار ہے! بے کار ہے! توبہ کر اور نیک کام کر۔ ورنہ پچھتائے گا! ذلیل و خوار ہوگا! عذاب میں گرفتار ہوگا! عمل اور ردعمل برابر ہوتا ہے۔ ہر فعل کے ساتھ اس کا نتیجہ اور ہر کام کے ساتھ اس کا لزوم لگا رہتا ہے۔ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کانٹے بو کر پھولوں کی اُمید حماقت ہے، جہالت ہے۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عٰدیٰت مکہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (١١) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾

وَالْعٰدِيٰتِ ؛ قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی، گھوڑے اس بات پر دلالت کریں گے اور اس کی شہادت دیں گے۔
ضَبْحًا ؛ ہانپنا، دوڑنے میں سینے سے آواز نکلنا۔

ترجمہ:- دوڑنے میں ہانپ ہانپ جانے والے گھوڑے اس بات کی شہادت دیں گے۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾

فَالْمُوْرِيٰتِ ؛ پھر آگ سلگانے والے، شرارے اُڑانے والے۔ اَوْرٰی، يُوْرِیْ، اِيْرَاءٌ ؛ آگ نکلنا، آگ روشن کرنا۔
قَدْحًا ؛ چقماق جھاڑنے کی طرح، نعلدار سم کو پتھر پر مار کر چنگاریاں اُڑانا۔

ترجمہ:- (وہ گھوڑے ایسے تیز دوڑتے ہیں کہ ان کے سم پتھر سے رگڑا کھاتے ہیں) تو چنگاریاں اور شرارے اُڑتے ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳

فَالْمُغِيْرَاتِ ؛ پھر حملہ کرنے والے، دشمنوں پر تاخت کرنے والے، دشمنوں کو غارت اور تاخت و تاراج کرنے والے۔
صُبْحًا ؛ صبح کے وقت، جب رات بھر کے تھکے ماندے، نیند کے متوالے میٹھی نیند سو رہے ہوں۔

ترجمہ:- پھر صبح صبح کو (دشمنوں کو) غارت (اور تاخت و تاراج) کرنے والے۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴

فَاَثَرْنَ ؛ پھر انھوں نے اُڑایا۔ بِهٖ ؛ اُس وقت۔ نَقْعًا ؛ غبار، گرد۔

ترجمہ:- تو اس (دوڑ دھوپ) میں خوب گرد و غبار اُڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵

فَوَسَطْنَ ؛ پھر بیچ میں پہنچ جاتے ہیں، اندر گھس جاتے ہیں۔ بِهٖ ؛ اس وقت۔ جَمْعًا ؛ جماعت میں، لشکر میں۔

ترجمہ:- پھر اس وقت (یہ گھوڑے دشمنوں کے) لشکر میں بیچوں بیچ گھس جاتے ہیں۔

گھوڑے تو اپنے آقا کی اطاعت کرتے ہیں اور بدنصیب انسان کیا کرتا ہے؟

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶

اِنَّ ؛ بے شک۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی۔ لِ ؛ واسطے۔ رَبِّ ؛ پروردگار، پالنے والا۔ لِرَبِّهٖ ؛ اپنے رب کا۔ لَ ؛ البتہ، ضرور، بے شک۔ كَنُوْدٌ ؛ ناشکرا، ناقدرا، احسان فراموش۔

ترجمہ:- بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷

وَ ؛ اور۔ اِنَّ ؛ بے شک۔ وَ اِنَّهٗ ؛ اور بے شک وہ۔ عَلٰى ؛ پر۔ ذَالِكَ ؛ وہ۔ عَلٰى ذٰلِكَ ؛ اس بات پر۔ لَ ؛ البتہ، بے شک، یقیناً۔ شَهِيْدٌ ؛ واقف، دیکھنے والا، جاننے والا۔

ترجمہ:- اور بے شک وہ (اپنی) اس (ناشکری اور نمک حرامی) کو جانتا بھی ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸

وَاِنَّـهٗ ؛ اور بے شک وہ ۔ لِ ؛ واسطے ۔ حُبٌّ ؛ شوق ، محبت ۔ اَلْخَيْرِ ؛ مال و دولت ۔ لَشَدِيْدٌ ؛ البتہ سخت ہے ، دنیا طلبی میں بڑا پکا ، بڑا مضبوط ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ تو (دنیا طلبی میں) دولت کی خواہش میں بڑا کڑا ہے ، بڑا سخت ہے ۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹

اَ ؛ کیا ۔ فَ ؛ پس ۔ اَفَلَا يَعْلَمُ ؛ کیا وہ نہیں جانتا ؟ کیا آدمی کو اس کا علم نہیں ہے ۔ لَا يَعْلَمُ ؛ نہیں جانتا ، علم نہیں رکھتا ۔ اِذَا ؛ جب ۔ بُعْثِرَ ؛ زندہ کیا گیا ۔ مَا ؛ جو ۔ فِيْ ؛ میں ۔ قُبُوْرٌ ؛ قبریں ، قَبْرٌ ؛ واحد ۔ مَا فِي الْقُبُوْرِ ؛ جو قبروں میں ہے یعنی مُردے ۔

ترجمہ :- کیا (آدمی) نہیں جانتا کہ جب (وہ لوگ) جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے ۔

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰

وَ ؛ اور ۔ حُصِّلَ ؛ حاصل کیا گیا ، نکالا گیا ، ظاہر کیا گیا ۔ مَا ؛ جو ۔ فِيْ ؛ میں ۔ الصُّدُوْرِ ؛ سینے ۔ اَلصَّدْرُ ؛ واحد ، سینہ ۔

ترجمہ :- اور سینوں کے راز ظاہر ہو جائیں گے (مخفی حالات معلوم ہو جائیں گے ، باطن ظاہر ہو جائے گا) ۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

ع ۱۱ ۲۵

اِنَّ ؛ بے شک ۔ رَبَّهُمْ ؛ ان کا رب ۔ بِهِمْ ؛ ان کے متعلق ، اُن کے حال سے ، اُن کے کاموں سے ، واقعات سے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، قیامت کے دن ۔ لَ ؛ البتہ ۔ خَبِيْرٌ ؛ باخبر ، خبردار اور واقف کار ہے ۔

ترجمہ :- بے شک قیامت کے دن ان کا رب ان کے واقعات سے خوب خبردار اور واقف رہے گا ۔

صاحبو ! جانور ، گھوڑے ، بے عقل گھوڑے اپنے مالک کا احسان مانتے ہیں ، اطاعت کرتے ہیں ۔ سواروں کو لے اُڑتے ہیں اور اس زور سے دوڑتے ہیں کہ ہانپ ہانپ جاتے ہیں ۔ مگر دوڑ میں فرق نہیں آتا ۔ نعل دار سم پتھروں پر پڑتے ہیں تو آگ کی چنگاریاں اُڑتی ہیں اور گرد ہے کہ اُڑنے لگتی ہے ۔ صبح صبح جب نیند کے متوالے میٹھی نیند سوتے ہیں تو یہ ان کو تاخت و تاراج کر دیتے ہیں ، ان کو غارت کر دیتے ہیں ۔ دشمن کے بیچ لشکر میں گھس جاتے ہیں ۔ تلوار پر تلوار نیزے پر نیزہ پڑتا ہے مگر واہ رے گھوڑے ! تم منہ نہیں موڑتے ، کیوں ؟ تم اپنے آقا کے نمک حلال ہو ۔ جاں نثار ہو اس کے برخلاف

آدمی خدا کا احسان نہیں مانتا، اطاعت نہیں کرتا ۔ پھر اپنی نالائقی کو سمجھتا بھی ہے ۔ بڑا ہی ہٹ دھرم ہے دولت کی محبت میں بڑا سخت ہے ۔ روپیہ پیسہ پر اپنی جان دیتا ہے ۔ بندۂ زر ہے ۔ مال کا غلام ہے ۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ دنیا چند روزہ ہے ۔ مرنا ہے ۔ قیامت میں جانا ہے ۔ جب قبروں سے مُردے نکلیں گے ۔ دربارِ الٰہی میں پہنچیں گے اس وقت کوئی رازِ دل چھپا نہ رہے گا ۔ باطن ظاہر ہوجائے گا ۔ نہاں عیاں ہوجائے گا ۔ سب کچھ کھل جائے گا ۔ اس وقت خدائے جل جلالہ تمام لوگوں کے واقعات سے واقف تو ہوگا ہی ۔ سمجھو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا ؟ نیکوں کو جزا، بُروں کو سزا ملے گی ۔ ابھی تم زندہ ہو ۔ حیاتِ مستعار ابھی باقی ہے ۔ اپنے کاموں سے خدا کے شکریہ کو ظاہر کرو ۔ دل دیا ہے، ایمان رکھو ۔ آنکھیں دی ہیں دنیا کے حالات دیکھ کر عبرت حاصل کرو، نصیحت پکڑو ۔ خدا نے زبان دی ہے قرآن پڑھو اور سمجھ کر پڑھو ۔ منہ سے اچھی بات نکالو ۔ کسی کو بُرا بھلا نہ کہو ۔ خدا نے ہاتھ دیئے ہیں غریبوں کی امداد کرو ۔ خدا کے بندوں کا ہاتھ بٹاؤ ۔ پاؤں دیئے ہیں اچھے کاموں میں سعی کرو ۔ دوڑ دھوپ کرو ۔ اگر تم خدا کی مرضی کے مطابق نیک کام کروگے تو خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ہوگا اور تم اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ کے حکم سے نکل جاؤگے ۔ غافلو! ہوشیار، خبردار، اُٹھو! آنکھیں بند ہونے سے پہلے آنکھیں کھولو! غفلت کو چھوڑ دو ۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (١١) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢

اَلْقَارِعَةُ ؛ ٹھونکنے والی چیز ۔ مَا ؛ کیا ۔

ترجمہ :- قارعہ! وہ قارعہ ہے کیا چیز ؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣

وَ ؛ اور ۔ مَا ؛ کس نے ؟ کیا ؟ وَمَآ اَدْرٰىكَ ؛ اور تم کو کس نے بتایا ؟ تمہیں کیا معلوم ! بھلا تم کیا سمجھے ؟ مَا الْقَارِعَةُ ؛ وہ قارعہ ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم وہ قارعہ ہے کیا !

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾

يَوْمَ ؛ دن ، اس دن تم دیکھ لوگے ۔ یَکُوْنُ ؛ ہوجائیں گے ۔ النَّاسُ ؛ لوگ ۔ کَ ؛ مثل ، جیسا ، مانند ۔ اَلْفَرَاشِ ؛ پتنگے ۔ اَلْمَبْثُوْثِ ؛ منتشر ، پھیلے ہوئے ۔

ترجمہ :- اس دن لوگ (ایسے تتر بتر اور ٹکڑے ٹکڑے) ہوں گے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے ، (پروانے ، اُشڑلو) ۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾

وَتَکُوْنُ ؛ اور ہوجائیں گے ۔ اَلْجِبَالُ ؛ بہت سے پہاڑ ۔ جَبَلٌ ؛ واحد ہے ۔ کَ ؛ مثل ، مانند ، جیسا ۔ اَلْعِهْنِ ؛ کئی رنگ کا اُون ۔ اَلْمَنْفُوْشِ ؛ دُھنکا ہوا ، دھنا ہوا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ ایسے ہوجائیں گے جیسے دُھنکا ہوا اُون ۔ (اس سے مُراد روزِ قیامت ہے)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾

فَ ؛ پس ، پھر ۔ اَمَّا ؛ لیکن ۔ مَنْ ؛ جوشخص ۔ ثَقُلَتْ ؛ بھاری ہوں ، گراں ہوں ، ثقیل ہوں ۔ مَوَازِیْنُ ۔ جمع ۔ مَوْزُوْنٌ کی مَوَازِیْنُهٗ ؛ اس کے اعمال جو تولے گئے ۔

ترجمہ :- پھر جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری پڑیں (جس کا پلہ بھاری ہو) ۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾

فَ ؛ پس ، پھر ۔ هُوَ ؛ وہ ۔ فِیْ ؛ میں ۔ عِیْشَةٍ ؛ زندگی ۔ رَاضِیَةٍ ؛ خوش خوش ، مَن مانی ۔

ترجمہ :- پھر وہ من مانے عیش و عشرت میں ہوگا ۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾

وَ ؛ اور ۔ اَمَّا ؛ لیکن ۔ مَنْ ؛ جوشخص ، جس کے ۔ خَفَّتْ ؛ ہلکے ہوں ، خفیف ہوں ۔ مَوَازِیْنُهٗ ؛ اس کے تولے ہوئے اعمال ۔

ترجمہ :- اور مگر جس کے تولے ہوئے اعمال ہلکے نکلیں ۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾

فَ ؛ پس ۔ پھر ۔ اُمٌّ ۔ ماں ، اصل ۔ اُمُّـهٗ ؛ اس کی ماں ، اس کی اصل ۔ اس کا مقام ۔ هَـاوِيَـةٌ ؛ قعرِ مذلت ۔ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام بھی ہے ۔

ترجمہ :- تو اس کی جگہ ہاویہ ہے ۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَاهِيَهۡ ⑩

وَمَآ اَدۡرٰىكَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم مَاهِيَهۡ ؛ کہ وہ ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم وہ (ہاویہ) ہے کیا ؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

ع ۱۱ ۲۶

نَارٌ ؛ آگ ۔ حَامِيَةٌ ؛ گرم جلتی ، بھڑکتی ، دہکتی ۔

ترجمہ :- (وہ ہاویہ ، دوزخ کی) بھڑکتی آگ ہے ۔

صاحبو ! جس طرح مادہ فنا نہیں ہوتا ۔ اسی طرح کوئی کام بھی فنا نہیں ہوتا ، خیالات بھی فنا نہیں ہوتے ۔ ایک حالت دوسری حالت میں بدل جاتی ہے ۔ حرکت آواز بن جاتی ہے ، آواز گرمی بن جاتی ہے ، گرمی بجلی کی رو بن جاتی ہے ، بجلی کی رو نور بن جاتی ہے ۔ اسی طرح کوئی کام یا کوئی عمل ضائع نہیں ہوتا ۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔ عقلِ سلیم تسلیم نہیں کرتی کہ ایک شخص تمام عمر لوگوں کو تکلیف دے ، ان پر ظلم وستم کرے اور پھر عیش وعشرت میں رہے ، من مانی زندگی گزارے ۔ اور دوسرا نیک کام کرے ، دوسروں کو راحت پہنچائے ، ان کی خدمت کرے اور پھر عمر بھر تکالیف بھی اُٹھائے ۔ کیا یہ دونوں برابر ہوں گے ؟ ہرگز نہیں ، ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا ہرگز نہ ہوگا ۔ دنیا میں انصاف نہ ہوا تو آخرت میں خدا انصاف کرنے والا ہے ۔ اچھے کو جزا دے گا ۔ بُرے کو سزا ۔ قیامت میں کیا ہوگا ؟ ایک سخت دھماکہ ہوگا ۔ بعض کہتے ہیں ایک ستارہ آکر زمین پر ٹوٹے گا اور اس کو پارہ پارہ کردے گا ۔ بعض کہتے ہیں زمین کو زلزلہ ہوگا بھونچال ہوگا ۔ زمین پر کا خول ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا ۔ بعض کہتے ہیں زمین اور آفتاب کی کشش باقی نہ رہے گی معلوم نہیں وہ یعنی زمین کس ستارے سے ٹکرا جائے گی اور پارہ پارہ ہوجائے گی ۔ بہرحال زمین پارہ پارہ ہوجائے گی ۔ پہاڑوں کے ٹکڑے ایسے اُڑتے پھریں گے جیسے بیچ رنگی دھنکی ہوئی اُون ۔ اس دن خدا کے ہاتھ میں انصاف و عدل کی ترازو ہوگی ۔ جس کے نیک کام تول میں بھاری نکلیں گے ۔ وہ مزے میں رہیں گے ۔ من مانے عیش وعشرت میں رہیں گے جن کی نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا ان کو دوزخ میں جانا ہوگا ۔ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے گا ۔ نیک ، نیک بدلہ پائے گا اور بد ، بد ۔ دنیا میں سارا ظلم وستم ، دوسروں کی ایذا دہی آخرت کو نہ ماننے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اس دن سے ڈرو جس دن سخت مرحلہ ہوگا ، آفات کا سامنا ہوگا ۔ خدایا ! ہم کو قیامت کی پریشانی سے بچا اور ہمیشہ امن وامان رکھ ۔ آمین ۔

سب چھوٹیں گے زن اور پسر اور ساتھ نہ آئیں گے سیم وزر
دنیا کو نہ جان تو اپنا گھر منزل ہے تری دنیا سے اُدھر
او پنچھی مسافر باندھ کمر
اور چلنے کی تیاری کر
اچھے کرلے اپنے اعمال اور جان گناہوں کو جنجال
ہوتا ہے بدی کا بد ہی مآل او ظالم! اپنے گناہوں سے ڈر
او پنچھی مسافر باندھ کمر
اور چلنے کی تیاری کر

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱

اَلْھٰی ؛ لہو ولعب میں ڈال دیا، مشغول کردیا، غافل بنادیا۔ اَلْھٰـکُمْ ؛ تم کو مشغول کردیا، تم کو بیکار کاموں میں لگادیا۔ تم کو فضول کاموں میں پھنسا دیا، تم رات دن کثرتِ مال کے شوق میں پھنس گئے ہو۔ اَلتَّـــکَـاثُـرُ ؛ کثرتِ مال کے فخر اور مقابلہ نے کہ " میں زیادہ مال رکھتا ہوں یا تم زیادہ مال رکھتے ہو"۔

ترجمہ:- تم کو زیادہ طلبی نے بیکار اور لغو کاموں میں لگادیا۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲

حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ۔ زُرْتُمْ ؛ تم نے زیارت کی، ملاقات کی، پہنچ گئے، مل گئے۔ الْـمَـقَـابِـرَ ؛ مقبرے قبرستان۔ مَقْبَرَۃ واحد ہے۔

ترجمہ:- یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔

تم نے قبروں کا منہ دیکھا، تم مرگئے اور مقبروں میں داخل ہوگئے یعنی کثرتِ مال کا شوق تم کو مرتے دم تک ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۳

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ! ہاں ! ہاں ! یہ سب تمہارے غلط خیال ہیں ۔ سَوْفَ ؛ عنقریب ۔ تَعْلَمُوْنَ ؛ جان لوگے ، مال کی کثرت کے شوق اور اس پر فخر کا نتیجہ عنقریب دیکھ لوگے ۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ! تم (اس شوق اور حرصِ مال و دولت کے نتیجے) عنقریب جان لوگے ۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۴

ثُمَّ كَلَّا ؛ میں پھر کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں ۔ تمہاری آرزوئیں پوری نہ ہوں گی ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ عنقریب تم اس حرصِ مال اور شوقِ دولت کے نتیجے جان لوگے ۔

ترجمہ :- ہاں ہاں ! پھر عنقریب تم (حرصِ دولت کے نتیجے) دیکھ لوگے (دنیا میں بھی دیکھ لوگے اور آخرت میں بھی) ۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝۵

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، ہاں ہاں ۔ لَوْ ؛ اگر ، کاش ۔ تَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ، علم رکھتے ۔ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؛ یقینی علم ، تحقیقی علم ۔

ترجمہ :- نہیں ، ہرگز نہیں ! اگر تم یقینی علم رکھتے (اور شوقِ دولت کی برائیوں پر غور کرتے تو اس پر فریفتہ نہ ہوتے ، اس کے دیوانے نہ بن جاتے) ۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝۶

لَ ؛ البتہ ، ضرور ، بے شک ۔ لَتَرَوُنَّ ؛ تم ضرور دیکھ لوگے ۔ اَلْجَحِيْمَ ؛ دوزخ کو ۔

ترجمہ :- تم ضرور (شوقِ دولت اور حرصِ مال کے نتائج کو) دوزخ (کی صورت میں) دیکھوگے ۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝۷

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا ؛ پھر تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے ۔ عَيْنَ الْيَقِيْنِ ؛ یقین کی آنکھ سے ۔

ترجمہ :- پھر تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے اور یقین کی آنکھوں سے دیکھوگے ۔

نہ تمہاری حرصِ مال بس کرتی ہے اور نہ جہنم کا عذاب بس کرے گا ۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا جواب هل من مزید اور دولت کا جواب عذاب سے ہوگا ۔

ع ۱ ۸ ۲۷

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

ثُمَّ ؛ پھر ۔ لَتُسْـَٔلُنَّ ؛ تم ضرور سوال کئے جاؤ گے ، تم کو خدا کی طرف سے ضرور پوچھ ہوگی ، باز پرس ہوگی کہ کیا جائز طور سے مال جمع کیا تھا ؟ اور موقع پر صرف کیا تھا ؟ مستحقین کو دیا تھا یا ناجائز طور سے لیا اور بے محل دیا ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، قیامت کے دن ۔ عَنِ النَّعِيْمِ ؛ نعمتوں سے ۔

ترجمہ :- پھر (اللہ نے) تم کو جو نعمتیں دی ہیں ۔ ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا ، پوچھ ہوگی ۔

صاحبو ! جس کو دیکھو پیسہ پیسہ ! جائز طور سے ہو یا ناجائز طور سے ۔ رشوت لینے سے ڈرتے نہیں ، سود کھانے کو تیار ۔ چوری میں کوتاہی نہیں ۔ رات دن زر ، زمین ، گھر ، موٹر ۔ دھن دولت کی فکر ۔ نہ یتیموں کی خبرداری ، نہ غریبوں کی امداد ، بے جا رسوم میں مال برباد ۔ آخر اس کی کچھ انتہا بھی ہے ؟ پیسہ پیسہ ! کتنا پیسہ ؟ کہاں تک پیسہ ؟ ہزاروں روپے جمع ہوگئے لکھ پتی ، کروڑ پتی اور ارب پتی ہوگئے پھر بھی بس نہیں ۔ اس اور اور کا نتیجہ کیا ہوگا معلوم ؟ جہنم ہوگا ، دوزخ ہوگا ۔ تم بھی اور اور کہتے ہو وہ بھی اور اور پکارتی ہے ۔ تم کو بس نہ اس کو بس ۔ دیکھو ! خدا نے تم کو نعمتوں سے مالا مال کردیا ہے ۔ اس کی آمد و خرچ سے سوال ہوگا کہ کس طرح جمع کیا اور کس جگہ صَرف کیا ؟ ایسا نہ ہو یہ مال وبال ہوجائے اور اس کا حساب عذاب ہوجائے ۔

صاحبو ! فکرِ مال ایک جنجال ہے ۔ نہ دن کو چین اور نہ رات کو راحت ۔ شوقِ مال میں پیٹ بھر کھانا تک نصیب نہیں ۔ آرام سے سونا تک نہیں ملتا ۔ حساب کرتے ہیں تو جو کھایا ہے اس کو بٹا کھاتے میں یعنی نقصان کے کتابچہ میں لکھتے ہیں کھال جائے مگر مال نہ جائے کب تک ؟ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے کہاں تک ؟ کیا مال تمہارا خادم ہے یا تم مال کے خادم ہو ؟ شکاری کتوں کی طرح دوڑ دھوپ کر کے جمع کرنا اور نہ کھانا اور آخر میں حسرت ناک موت مرجانا نہایت افسوس ناک ہے ۔

صاحبو ! جائز طور سے کماؤ ۔ غریبوں کی امداد کرو ۔ کاموں میں پیسہ صرف کرو پھر تمہارا جینا بھی اچھا اور مرنا بھی اچھا ۔ جس کے دل میں قناعت ہے وہ پادشاہ ہے ، صاحبِ تاج و تخت ہے ۔ اس کو دنیا میں بھی راحت ہے اور آخرت میں بھی مسرت ہے ۔

اللہ بس باقی ہوس

کچھ یادِ خدا کرلے بابا جو بھول گیا پچھتایا رے
کچھ یاد خدا کی کرلے

دل میں تیرے مکر و شر ہے زن اور زمین و زر ہے
یہ دل تو خدا کا گھر ہے رکن رکن کو اس میں بسایا رے
کچھ یاد خدا کی کرلے

اک دن ہے مقرر مرنا اس دنیا سے ہے گزرنا
جیسا کرنا ویسا بھرنا کیوں ہوش نہ تجھ کو آیا رہے
کچھ یاد خدا کی کرلے (حسرت صدیقی)

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾

وَ ؛ قسم، شہادت، گواہی ۔ اَلْعَصْرِ ؛ زمانہ، دنیا کی تاریخ ۔

ترجمہ :- زمانہ شاہد ہے (دنیا کی تاریخ گواہی دے گی، میں جو کہتا ہوں، وہی ساری دنیا کہے گی، میں اور زمانہ یہی کہتا ہے) ۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

اِنَّ ؛ بے شک، بہ تحقیق، یقیناً ۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ ہر شخص، سارے آدمی، سب لوگ ۔ لَ ؛ البتہ، ضرور، بے شک ۔ فِیْ ؛ میں ۔ خُسْرٍ ؛ خسارہ، نقصان، گھاٹا، ناکامی ۔

ترجمہ :- بے شک ہر انسان نقصان میں ہے (کوئی کامیاب نہیں ہوگا) ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع ۲۸

اِلَّا ؛ مگر، بجز، سوا ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے، یقین رکھا، صحیح علم رکھا ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور کام کئے، عمل کئے ۔ اَلصّٰلِحٰتِ ؛ اچھے، نیک، مناسب علم کے لائق ۔ وَتَوَاصَوْا ؛ اور باہم وصیت کی، ایک دوسرے کو نصیحت کی ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق بات کی، واقعی امر کی، اس بات کی جو ثابت ہے ۔ وَتَوَاصَوْا ؛ اور باہم ہدایت کی ۔ نصیحت کی ۔ بِالصَّبْرِ ؛ صبر کی، برداشت کی، استقلال کی، مضبوطی سے قائم رہنے کی ۔

ترجمہ :- مگر جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک و مناسب کام کرتے ہیں اور باہم حق بات کی وصیت کرتے ہیں اور صبر و استقلال کی ہدایت کرتے ہیں ۔

صاحبو! دنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھو اس کا ہر ورق شہادت دے گا۔ عالم کے تمام واقعات سے یہی ثابت ہوگا کہ کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہرگز کسی کا مقصد حاصل نہ ہوگا۔ جب تک آدمی ایمان نہ رکھے، یقین نہ رکھے، صحیح عقیدہ نہ رکھے۔ صرف ایمان ہی کافی نہیں، اس کے ساتھ نیک کام اور عملِ صالح بھی ضروری ہے۔ پھر مناسب کام بھی ناگزیر ہیں۔ علم بے عمل بے شک گمراہی ہے، ضلال ہے۔ عالمِ بے عمل کورِ مشعلدار یعنی اندھے کے ہاتھ میں مشعل ہے کہ دوسروں کو ہدایت ہوتی ہے اور خود ہدایت نہیں پاتا۔ اکیلے ایک انسان کا نیک ہوجانا کافی نہیں ہے۔ دوسروں کو بھی نصیحت اور وصیت کرنا ضرور ہے۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک شخص اُس میں سوراخ کرنا چاہتا ہے۔ اگر سب لوگ اس کو نہ روکیں گے تو سب کے سب ڈوب مریں گے۔ سینکڑوں آدمیوں کے ہاتھ میں میلے کاٹیپ ہے۔ ایک شخص کے ہاتھ میں عطر کی شیشی۔ بھلا وہ کیوں کر سارے گھر کو معطر کرسکتی ہے۔ آپ بھی نیک بنو اور دوسروں کو بھی نیک کام کی نصیحت کرو۔ پیغمبر اسی لئے بھیجے گئے تھے۔ کہ حق بات کی تعلیم دیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اچھی بات کا حکم دیں اور بُری بات سے ڈرائیں۔ اسلام تبلیغی مذہب ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا بُری بات سے روکنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ دیکھو! جہاں دوسروں کو نصیحت کرتے ہو۔ وہاں اگر دوسرا بھی نصیحت کرے تو اس کو بھی سنو اور قبول کرو۔ غوطہ خور کے ادنیٰ درجہ کے ہونے سے موتی کی قیمت کم نہیں ہوتی۔ روپیہ زمین پر گر گیا ہو تو اس کو فوراً اُٹھا لو۔ علم اگر چین میں بھی ہو تو اس کو حاصل کرلو۔ اچھا کام بھی دو چار دن کرلینے سے کیا ہوتا ہے۔ صبر و استقلال سے کیئے چلے جاؤ۔ پتھر پر ڈول رکھتے ہیں تو تھوڑے زمانہ میں اس پتھر میں گڑھا پڑجاتا ہے۔ صبر و استقلال میں کامیابی ہے، مقصد آوری ہے۔

صاحبو! دنیا کے کاموں میں بھی ان امور کی پابندی کے بغیر کامیابی ہرگز ممکن نہیں۔ جو کام کرو پورے یقین کے ساتھ کرو۔ اکیلا ایک آدمی کوئی کام اچھی طرح نہیں کرسکتا۔ دوسروں سے مشورہ لو، دوسروں کو اپنا شریک بناؤ۔ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ تار آپس میں ملتے ہیں تو رسی بن جاتے ہیں۔ چند لوگ مل کر کام کرتے ہیں تو وہ مجلس، انجمن، کمپنی کہلاتے ہیں۔ نہ شخصی کام کوئی مفید ہے۔ نہ نیک شخص کی رائے کوئی وقعت رکھتی ہے۔ کمیٹیاں بناؤ، انجمنیں بناؤ، مجلیس تیار کرو۔ مل کر کام کرو۔ ہماری مجالس میں تحریکات کی کمی نہیں۔ بہتر سے بہتر تحریکیں ہوتی ہیں مگر عمل دیکھو تو ندارد۔ عمل کرتے بھی ہیں تو چند روزہ دودھ کا اُبال۔ نہ قیام نہ استقلال۔ دنیا کے کاموں میں بھی خود رائی نقصان دہ ہے۔ صحیح علم کے ساتھ کام کرو۔ دوسروں سے مل کر کام کرو، خود رائی چھوڑو۔ جو کام کرو استقلال سے کرو۔ صبر سے کرو۔ پھر تمہارے جیب و گریباں میں مقصود کے پھول ہوں گے، تمہارا دامن مُرادوں کے موتیوں سے مالا مال ہوگا۔ تمہارے سر پر کامیابی کا سہرا ہوگا۔ فتحمندی کی تلوار تمہارے ہاتھ میں ہوگی۔ دنیا تمہاری ہوگی آخرت تمہاری ہوگی۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورۂ الہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں نو (۹) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ①

وَيْلٌ ؛ افسوس، تباہی ۔ لِ ؛ واسطے ۔ كُلِّ ؛ ہر ایک، ہر شخص ۔ هُمَزَةٍ ؛ جو عیب چینی کرتا ہے، چیڑے چتا ہے؟ اشارے کرتا ہے ۔ لُمَزَةِ ؛ غیبت کرنے والا ہے، پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والا ۔

ترجمہ :- ہر اس شخص پر افسوس ہے جو سامنے بھی بدگوئی کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے بھی ۔

ایسا بدگو کون ہو سکتا ہے؟ وہی شخص ہوتا ہے:

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ②

اَلَّذِيْ ؛ جو جس نے ۔ جَمَعَ ؛ جمع کیا ۔ مَالًا ؛ مال کو ۔ مال کی طرف ہر ایک کا دل مائل ہوتا ہے اور اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے ۔ اسی وجہ سے اس کو مال کہا گیا ہے ۔ وَعَدَّدَهٗ ؛ اور اس کو گِنا، شمار کیا ۔ رات دن اسی دُھن میں لگا رہتا ہے کہ روپیہ پیسہ جمع کرے اور اس کو گنتا جائے کہ کتنا بڑھا؟ اس میں کتنی ترقی ہوئی؟ غرض کہ سدا ننانوے کے پھیر میں گرفتار رہتا ہے ۔

ترجمہ :- جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گنتا رہتا ہے ۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ③

يَحْسَبُ ؛ گمان کرتا ہے، خیال کرتا ہے، شمار کرتا ہے ۔ اَنَّ ؛ بے شک، ضرور ۔ مَالَهٗ ؛ اس کا مال ۔ اَخْلَدَهٗ ؛ اس کو ہمیشہ رکھا ۔ ہمیشہ رکھے گا ۔ یعنی وہ موت سے بے خبر ہے ۔ موت اس کے پیشِ نظر نہیں ۔

ترجمہ :- وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ رکھے گا ۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ④

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں، ہوگا نہیں ۔ ہاں دیکھو، ہوشیار ۔ لَ ؛ البتہ ۔ يُنْۢبَذَنَّ ؛ پھینکا جائے گا ۔ ڈال دیا جائے گا ۔ فِي الْحُطَمَةِ ؛ حطمہ میں، روند ڈالنے والی میں، پامال کردینے والی میں، توڑ پھوڑ کرنے والی میں، بھسم کردینے والی میں ۔

ترجمہ :- یہ تو ہوگا نہیں (مال سے دوام اور بقا تو ملنے کی نہیں) وہ ضرور (مرے گا اور) حطمہ میں ڈال دیا جائے گا ۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ⑤

وَ ؛ اور ۔ مَاۤ ؛ کس چیز نے؟ کیا؟ اَدْرٰى ؛ معلوم کرادیا ۔ مَاۤ اَدْرٰكَ ؛ تم کو کیا معلوم؟ تم سمجھے؟ کس چیز نے تم کو معلوم کرادیا ۔ مَا الْحُطَمَةِ ؛ کہ حطمہ کیا چیز ہے؟

ترجمہ:- اور تم کیا جانو حطمہ ہے کیا چیز؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾

نَارُ؛ آگ ۔ نَارُ اللّٰهِ؛ خدا کی آگ ۔ اَلْمُوْقَدَةُ؛ روشن کی ہوئی، سلگائی ہوئی، بھڑکائی ہوئی ۔

ترجمہ:- (حطمہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (آگ بھی کیسی؟)

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾

اَلَّتِیْ؛ جو ۔ تَطَّلِعُ؛ چڑھ جاتی ہے، پہنچ جاتی ہے ۔ عَلٰی؛ پر ۔ اَلْاَفْئِدَةِ؛ جمع فُؤَادٌ ۔ دل ۔

ترجمہ:- جو دلوں تک پہنچتی ہے ۔

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾

اِنَّهَا؛ بے شک یہ آگ ۔ عَلَیْهِمْ؛ ان پر ۔ مُؤْصَدَةٌ؛ چوطرف سے بند ہے ۔ وہاں ٹھنڈی ہوا کا گزر تک نہیں ۔

ترجمہ:- بے شک وہ (آگ) چوطرف سے اُن پر بند ہے (ان کو گھیرے ہوئے ہے) ۔

ع ۱ ۲۹

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠﴿۹﴾

فِیْ؛ میں ۔ عَمَدٍ؛ ستون ۔ فِیْ عَمَدٍ؛ ستونوں کی صورت میں ۔ مُمَدَّدَةٍ؛ دراز، لمبے ۔

ترجمہ:- (اس کی زبانیں اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے ۔

صاحبو! جو لوگ اپنی موت کو بھول جاتے ہیں اور حال پر اِتراتے ہیں، روپے پیسے کے ڈھیر لگاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ گویا وہ مرنے والے ہی نہیں ان کو حیاتِ ابدی مل گئی ہے وہ رات دن سامنے بھی بدگوئی کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے بھی دوسروں کو ذلیل سمجھتے ہیں وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے جو ان کے دلوں کی خبر لے گی ۔ دوزخ کی آگ اُن پر چوطرف سے بند ہوگی ۔ اس کے شعلے ستونوں کی طرح لمبے لمبے ہوں گے ۔

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾

اس سورہ میں ہاتھی کا بیان ہے اس لئے اس سورہ کا نام سُوْرَۃُ الْفِیْلِ ہے۔

اَ ؛ کیا۔ لَمْ تَرَ ؛ تم نے نہیں دیکھا۔ رویت ؛ آنکھوں سے دیکھنا۔ رُؤْیَا۔ خواب میں دیکھنا۔ رَأْیٌ۔ رائے رکھنا، سمجھنا۔ اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا، کیا تم کو علم یقین نہیں۔ بعض دفعہ علمِ یقین کو بھی رویت سے بیان کیا جاتا ہے۔

کَیْفَ ؛ کیسا۔ فَعَلَ ؛ کیا۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب، تمہارا پروردگار، تمہاری پرورش کرنے والا، تمہیں پروان چڑھانے والا۔

بِ ؛ سے، ساتھ، میں۔ اَصْحٰبَ ؛ ساتھی، اصحاب، آقا، مالک۔ اَلْفِیْلِ ؛ فیل، ہاتھی۔

ترجمہ:- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا (ان کو کیسی سزا دی ؟)

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾

اَلَمْ یَجْعَلْ ؛ کیا نہیں کردیا۔ کَیْدٌ۔ مکر، تدبیر، منصوبہ۔ کَیْدَھُمْ ؛ ان کی تدبیر کو، ان کے منصوبہ کو۔ فِیْ ؛ میں۔ فِیْ تَضْلِیْلٍ ؛ گمراہی میں، ناکامی میں، بے کار بے اثر۔

ترجمہ:- کیا ان کی تدبیر کو ناکام بے راہ و بے کار نہیں بنادیا۔

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾

وَاَرْسَلَ ؛ اور بھیجا، روانہ کیا، چھوڑا۔ اسی سے رسول اور پیغمبر ہے۔ مُرْسِلْ۔ بھیجنے والا۔ مُرْسَلْ ؛ بھیجا ہوا۔ مُرْسَلْ اِلَیْہِ۔ جس کے پاس کوئی چیز بھیجی گئی ہو۔ مُرَاسَلَہ۔ وہ کاغذ اور حکم جو سرکاری طور سے بھیجا گیا ہو۔ عَلَیْھِمْ ؛ ان پر۔ طَیْرًا ؛ پرندے، اُڑنے والے، تیز دوڑنے والے۔ اَبَابِیْلَ ؛ جماعتیں۔ جماعت جماعت۔ ٹولیاں، جھنڈ کے جھنڈ۔ عامۃ الناس ابابیل کے معنی ایک چھوٹا سا پرندہ سمجھتے ہیں۔ جس کو اُردو میں جھاپل۔ فارسی میں پرستو اور عربی میں خُطَّاف کہتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اَبَابِیْلَ۔ کے معنٰی ہرگز جھاپل کے نہیں ہیں۔

ترجمہ:- کیا ہم نے اصحاب فیل پر اُڑنے والوں (یا تیز دوڑنے والوں کو یا پرندوں) کو ٹولیاں ٹولیاں جھنڈ کے جھنڈ نہیں بھیجا۔ (وہ کیا کرتے تھے ؟)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾

تَرْمِیْھِمْ ؛ ان کو سنگسار کرتی ہے۔ ان پر پھینکتی ہے۔ کیا ؟ بِحِجَارَۃٍ ؛ پتھر کے گولے یا گولیاں۔ مِنْ سِجِّیْلٍ ؛ کھنگل سے۔ غلیل اور گوپن پھینکنے والے چکنی مٹی اور گھانس کی بکنی چورا یا سفوف سے گولیاں بنالیتے ہیں اور دشمن پر پھینکتے ہیں۔ یہ گولیاں

بڑی سخت اور مضبوط رہتی ہیں ۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی حفاظت کے لئے پرندے بھیجے جو زہریلے مادّہ کی بنی ہوئی گولیاں پھینکتے تھے ۔ جن کے اثر سے اصحاب فیل کو کنکر پتھر اور چیچک نکل آتی تھی ۔ ہمارے پاس سب ممکن ہے ۔ عرب لوگ دوڑے چلے آرہے ہوں ۔ ان کے ہاتھوں میں گوپن ہو ۔ اس میں کھنگل کی گولیاں ہوں اصحاب فیل کو مارتے ہوں ۔ پرندے جُدا زہریلی گولیاں پھینکتے ہوں اور غضب الٰہی سے وباء کے طور پر کنکر پتھر اور چیچک نکل آتی ہو ۔ ہم کو ان میں سے کسی چیز سے انکار نہیں ۔

ترجمہ :- (یہ جماعتیں) سخت کھنگل کی گولیوں سے اُن کو (اصحابِ فیل کو) مارتی ہیں ۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝۵

فَجَعَلَهُمْ ؛ پھر ان کو کردیا ۔ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ؛ کھائے ہوئے گھاس کے جیسا یعنی ان کو گوبر اور لید بنادیا ۔

ترجمہ :- پھر ان کو (مار مارکر) گوبر بنادیا ۔

صاحبو ! تفاسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص نجاشی خاندان کا ابرہہ نامی بادشاہ تھا ۔ اس نے کعبۃ اللہ شریف کے مقابل یمن میں ایک گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ کیا ۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا طواف کریں ۔ اس کے گرد پھریں اور ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کے بنائے ہوئے کعبہ کو چھوڑدیں ۔ کسی نے اس گھر میں آگ لگادی وہ جل کر خاک ہوگیا ۔ ابرہہ نے چڑکر ہاتھیوں کے لشکر سے کعبۃ اللہ شریف پر حملہ کیا ۔ غریب قریش کیا کرتے ؟ اس بلا کے ٹلنے کے لئے دُعائیں کرتے رہے ۔ چوطرف سے عربوں کی ٹولیاں غلیل اور گوپھن لے کر دوڑ پڑیں اور ان میں کھنگل کی گولیاں رکھ کر سنگسار کرنے لگیں ۔ مار مارکر ان کو گوبر اور لید کی طرح بنادیا ۔

صاحبو ! اگر تم دین پر قائم رہو ۔ خدا کے احکام پر عمل کرو تو ڈرنے کی کیا بات ہے ۔ خدا تمہاری بھی حفاظت کرے گا ۔ تمہارے دشمنوں پر بجلیاں گرائے گا اور تمہارے دشمنوں کا بھرکس نکال دے گا مگر افسوس ! نہ تمہارے اعمال اچھے ہیں ، نہ تم کو خدا ہی پر بھروسہ ہے ، نہ تم میں خود کچھ کام کرنے کی صلاحیت ہے ۔ دشمنوں سے لڑنے کی تیاری بھی کرو ۔ ساز و سامان پیدا کرو اور پھر خدا سے دُعا کرو وہ دُعا قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے ۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ہم پر ایمان داروں کی تائید کرنا حق ہے ۔ خدا سچا ، اس کا وعدہ سچا ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی اس میں چار (۴) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یوں تو خدائے تعالیٰ کے احسانات اور انعامات بے حد و بے حساب ہیں مگر کم سے کم اتنی بات پر تو اس کا شکریہ ادا کرو ،

اس کی اطاعت کرو۔ فرماتا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ①

لِ ؛ واسطے۔ اِیْلٰفِ ؛ اتفاق۔ باہمی الفت۔ قُرَیْشٍ ؛ عربوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ جس میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ترجمہ:- قریش کے باہمی اتفاق و اُلفت کی وجہ سے (تو خدا کی بندگی کرو، اس کا احسان مانو)۔

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ②

اِلٰفِهِمْ ؛ ان کی باہمی اُلفت اور اتفاق کی وجہ سے خدا کا احسان مانو۔ رِحْلَةَ ؛ سفر کرنا، کوچ کرنا، تجارت کو نکلنا۔ اَلشِّتَآءِ ؛ جاڑا، سرما، سردی کا موسم۔ وَالصَّيْفِ ؛ اور گرما، گرمی کا موسم۔

قریش کی عادت تھی کہ ان کا قافلہ سرما کے موسم میں یمن کو جاتا اور سامانِ تجارت ہندوستان وغیرہ کو لے جاتا اور گرما کے موسم میں ملکِ شام کو جاتا۔ نیز سامانِ تجارت یورپ کو پہنچاتا۔

ترجمہ:- ان کے (قریش کے) باہمی اتحاد و اُلفت کی وجہ سے سرما اور گرما کے موسم میں تجارت کا سامان لانے لیجانے میں (اور توانگر و خوشحال ہونے پر تو اس کا شکریہ ادا کرو)۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ③

فَ ؛ پس، پھر۔ لِ ؛ واسطے، چاہیئے۔ یَعْبُدُوْا ؛ عبادت کریں۔ بندگی اختیار کریں۔ رَبَّ ؛ پروردگار پالنے پوسنے والا، پرورش کرنے والا۔ هٰذَا ؛ یہ۔ اَلْبَیْتِ ؛ گھر، بیت اللہ، اللہ کا گھر، کعبۃ اللہ شریف۔

ترجمہ:- لوگوں کو چاہیئے کہ اس بیت اللہ شریف کے پروردگار کی عبادت کریں، بندگی کریں۔

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④ ع ۲۱

اَلَّذِیْ ؛ جو۔ اَطْعَمَهُمْ ؛ ان کو کھلایا، ان کو طعام یعنی لذیذ کھانا دیا۔ مِنْ ؛ سے۔ جُوْعٍ ؛ بھوک سے اور سخت بھوک سے۔ یمن اور شام کے قافلوں کی وجہ سے۔ وَ ؛ اور۔ اٰمَنَ ؛ امن دیا۔ وَاٰمَنَهُمْ ؛ اور ان کو امن دیا۔ مِنْ ؛ سے۔ خَوْفٍ ؛ خوف، ڈر۔ مِنْ خَوْفٍ ؛ اصحابِ فیل کے خوف سے، ان سے مغلوب ہونے کے خوف سے۔

ترجمہ:- (کیسا خدا؟) جس نے ان کو کھلایا پلایا بھوک سے بچایا اور (دشمنوں کے شر سے اور ان کے) خوف سے امن دیا۔

صاحبو! عربوں اور قریش کی عادت تھی کہ مالِ تجارت سرما اور گرما میں یمن اور شام کو لے جاتے اور اس سے مالا مال ہوجاتے ۔ یہ سب کعبۃ اللہ شریف کا طفیل ہے ۔ اور تمام احسانات نہ سہی ، یہ کیا کم ہے کہ بیت اللہ شریف کے طفیل سے تجارت کرنے کی توفیق دی ۔ اس سے بھوک پیاس سے بچے ۔ دشمنوں کے خوف سے ان کو امن ملا ۔ ایسا ناشکرا تو ان کو نہ ہونا چاہئیے کچھ تو خدا کا احسان ماننا چاہئیے ۔

صاحبو! اس سورہ پر غور کرو کہ خدائے تعالیٰ تجارت کی کیسی اہمیت بیان کرتا ہے؟ تجارت سے آدمی مالا مال ہوجاتا ہے ۔ دنیا کے حالات سے واقف ہوتا ہے ۔ لوگوں سے لین دین کرکے عملی تجربہ حاصل کرتا ہے ۔ نکھٹوں ، آرام طلبوں سے تجارت نہیں ہوسکتی ۔ ان کا مال تو چلا جاتا ہے اور ان کے پاس کچھ نہیں آتا ۔ برآمد تو ہوتی ہے مگر درآمد نہیں ہوتی ۔ اس کا نتیجہ افلاس ہے ۔ سمجھو اور یاد رکھو! خالی تھیلی پڑی رہتی اور بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے ۔ زر سے زور ہے ۔ مال سے کمال ہے ، عظمت ہے ، جلال ہے ، خوبی ہے ، جمال ہے ، دولت ہے عزت ہے ۔ مفلس خوار ہے ، بے وقار ہے ۔ ہندوستان میں تجارت کرنے والے آئے اور ہمارے بادشاہ بن بیٹھے ۔ کچا مال یعنی پیداوار خام لے جاتے ہیں اور ان ہی کی صورت بدل کر کئی گونہ قیمت پر خود ہمارے ہاتھ بیچتے ہیں ۔ روئی لے جاتے اور کلوں سے کپڑا بنا کر پھر ہمارے ہاتھ بیچتے ہیں ۔ لوہا لے جاتے ہیں اور اسی سے تلوار ، طپنچہ ، بندوق ، توپ اور دبابے بنا کر لاتے ہیں جو ہماری تباہی کے اسباب ہوجاتے ہیں ۔ اُٹھو! تم بھی میدانِ تجارت وصنعت وحرفت میں نکلو ۔ کماؤ ۔ کمانے میں محنت کرو ۔ تم بھی خوش حال ہوجاؤ گے ۔ مالا مال ہوجاؤ گے ۔ جو پانی ٹھہرا رہتا ہے وہ گندا ہوجاتا ہے ۔ شطرنج کا پیادہ سفر کرتا ہے تو چھٹے خانہ پر فرزیں بن جاتا ہے ۔ بہرحال اُٹھو اور کماؤ ۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکہ میں نازل ہوئی اس میں سات (۷) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱

اَ ؛ کیا ۔ رَءَیْتَ ؛ تُونے دیکھا ۔ الَّذِیْ ؛ جو ، اس شخص کو جو ۔ یُکَذِّبُ ؛ تکذیب کرتا ہے ۔ جھٹلاتا ہے ، نہیں ماننا ، قائل نہیں ۔ بِالدِّیْنِ ؛ بدلہ کا ، جزا وسزا کا ، عذاب وثواب کا ۔ وہ سمجھتا ہے کہ جانوروں کی طرح پیدا ہوگا ، مرجائے گا اور اس کے کرتوت کی کوئی پوچھ کچھ نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو جزا سزا کا قائل نہیں ۔

فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

ف ؛ پس ، پھر ۔ ذٰلِکَ ؛ وہ ۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ ؛ ایسا ہی شخص تو ۔ یَدُعُّ ؛ دھکّے دیتا ہے ، گردنی دیتا ہے ۔ اَلْیَتِیْمَ ؛ وہ بچہ جس کا باپ نہ ہو ، لاوالی ، لاوارث بچہ ۔

ترجمہ :- پس ، ایسا (عذاب وثواب کو نہ ماننے والا) شخص ہی (عاجز و بے کس) یتیم بچہ کو دھکّے دے دے کر نکال دیتا ہے ۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳

وَ ؛ اور ۔ لَا یَحُضُّ ؛ ترغیب نہیں دیتا ۔ عَلٰی ؛ اوپر ۔ طَعَام ؛ کھانا ۔ اَلْمِسْکِیْن ؛ مفلس نادار ، کمانے کی طاقت نہ رکھنے والا ۔ ایسا ثواب و عذاب کو نہ ماننے والا خود تو مسکینوں کو کیا دیتا ، دوسروں کو بھی دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۔ بلکہ دینے والوں کو خیر خیرات سے روکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (کسی کو) ترغیب بھی نہیں دیتا ۔

یہ تو دنیا کے لوگوں سے اس کا سلوک تھا خدا کے ساتھ اس کا معاملہ کیا ہے ؟

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵

ف ؛ پس ، پھر ، تو ۔ وَیْلٌ ؛ افسوس ۔ لِ ؛ واسطے ، لئے ۔ مُصَلِّیْنَ ؛ نماز پڑھنے والے ۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ؛ ایسے نمازیوں پر افسوس ہے ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ ؛ وہ جو ہیں ۔ عَنْ ؛ سے ۔ صَلَاۃٌ ؛ نماز ۔ عَنْ صَلَاتِھِمْ ؛ اپنی نماز کو ۔ سَاھُوْنَ ؛ بھولے ہوئے ، غافل ، بے خبر ۔ ان کو خبر نہیں کہ نماز کا وقت کب آیا اور کب گیا ؟ ان کو کچھ یاد نہیں کہ انھوں نے کیا پڑھا ؟ پہلی رکعت میں کونسی سورت تھی اور دوسری رکعت میں کونسی ؟ نماز تو پڑھ رہے ہیں ۔ مگر دل عہدہ داروں میں ، بیوی بچوں میں پھنسا ہوا ہے ۔ یہاں کا یَعْلَمُوْنَ ۔ وہاں کا تَعْلَمُوْنَ ۔ آخر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔

ترجمہ :- تو ایسے نمازیوں پر افسوس ہے ۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶

اَلَّذِیْنَ ؛ جو ۔ ھُمْ ؛ وہ لوگ ۔ یُرَآءُ نَ ؛ دکھاوا کرتے ہیں ، لوگوں کی خاطر نماز پڑھتے ہیں ۔ ان کا تمام کام نمائشی ہے ۔ ان کا قرآن اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا ۔

ترجمہ :- جو دکھاوا کرتے ہیں ۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷ ع ۱ ۳۲

وَيَمْنَعُوْنَ ؛ اور منع کرتے ہیں، روکتے ہیں ۔ اَلْمَاعُوْنَ ؛ احسان، بارش، پانی اور ہر نفع بخش چیز اور وہ چیزیں جو عاریۃً دی جاتی ہیں ۔ جیسے کلہاڑی، برتن وغیرہ ۔ طاعت اور زکوٰۃ کے معنی میں بھی آتا ہے یہ لوگ ضرورت پڑے تو نہ کسی کو چولھا سلگانے کے لئے آگ دیتے ہیں نہ آگ روشن کرنے کی دِیا سلائی ۔ شادی بیاہ میں کسی تقریب میں کوئی چیز یہ عاریۃً چند دن کے لئے بھی نہیں دیتے ۔

ترجمہ :- اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو عاریۃً دینے سے بھی روکتے ہیں ۔

صاحبو! موجودہ زمانہ میں کیا ہورہا ہے ؟ کوئی زکوٰۃ نہیں دیتا ۔ یتیموں، غریبوں کی خبرگیری نہیں کرتا ۔ نہ کافی یتیم خانے ہیں نہ غریب مفلس کثیر العیال لوگوں کی پرورش کا کچھ انتظام ہے اور قانون پر قانون پاس ہورہا ہے کہ گداگری کا انسداد کیا جائے ۔ اوّل غریبوں کی پرورش کا انتظام کرو پھر گداگری کے انسداد کی تحریک کرنا ۔ اگر کوئی کسی امیر کی دعوت میں چلا جائے تو اس کو دھکے دے کر نکال دیتے ہیں ۔ غریب کے کوئی ہاتھ پکڑتا ہے کوئی پاؤں اور ادھر اُٹھا کر دروازے کے باہر کردیا جاتا ہے ۔ ایسی سخت دلی کیوں پیدا ہوئی ؟ نماز اور دربار خداوندی سے غافل ہونے سے، دل میں خدا کا خیال نہ رہنے سے، سزا و جزا کے قائل نہ ہونے سے ۔ اے امیرو! مالدارو! جب تک جان باقی ہے کچھ کرو، ثواب کمالو ۔ تمہارا دیا خدا کے پاس امانت ہے ۔ نہ دوگے تو تمہارے قرابتدار اس کے وارث ہوجائیں گے ۔ آج کل ایصالِ ثواب اور کسی مرے ہوئے کو ثواب بخشنے سے روکنے کے لئے سینکڑوں مولوی کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ تم کو " مرگیا مردود فاتحہ نہ درود " بنادیں گے بہرحال کچھ دو دلاؤ کھلاؤ ۔ شکاری کتا شکار تو کرتا ہے مگر خود نہیں کھاتا ۔ ایسا نہ ہو کہ جمع تو تم کرو مگر کھا نہ سکو ۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱

اِنَّآ ؛ بے شک ہم نے ضرور، یقیناً ۔ بہ تحقیق ۔ اصل میں اِنَّنَا تھا تخفیفاً یہ صورت ہوگئی ۔ اَعْطٰی ۔ دے دیا ۔ عَطَا يَعْطُوْ ۔ پکڑنا ۔ لینا ۔ اَعْطَيْنٰكَ ؛ ہم نے تم کو دیا ۔ اَلْكَوْثَرَ ؛ بہت کچھ، نہایت بھلائی ۔ کوثر سے مُراد کیا ہے ؟ وہ کونسی چیز ہے جو خیرِ کثیر پر مشتمل ہے ؟ اسلام! غور کرو اسلام ساری دنیا کے لئے ہے ۔ قیامت تک رہنے والا ہے ۔ یہ مذہب کبھی منسوخ ہونے والا نہیں ہے ۔ خود حضرتؐ اور آپ کی رسالت سراپا خیر ہے رحمۃ للعالمین ہے اس ذات پاک کا کیا خیر پوچھتے ہو کہ کسی کے پیر میں کانٹا چبھتا ہے تو اس کی تکلیف سرکارؐ کو ہوتی ہے ۔ حضرتؐ کے اُمتی بھی خیرِ کثیر میں شامل ہیں ۔ دوسرے تمام مذاہب والے پیسے خرچتے ہیں ۔ تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور مسلمان ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کچھ

نہیں کرتے ۔ مسلمانوں کی کوشش سے نہیں ، اسلام اپنی ذاتی خوبی سے شائع ہو رہا ہے ۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیرو برابر ترقی کئے چلے جا رہے ہیں ۔ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ۔ دنیا کے دوسرے مذہب والوں کی آبادی سے پیروانِ اسلام کی آبادی زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے ۔ حضرتؐ فرماتے ہیں ، ہر پیغمبر کو ایک خاص دُعا اور اس کی مقبولیت عطا کی گئی تھی ۔ میں نے اُمتِ محمدی کے لئے شفاعت کو اُٹھا کر رکھا ہے ۔ ظاہر ہے گناہگاروں کے لئے شفاعت ایک خیرِ عظیم ہے ۔ خیرِ کثیر ہے ۔ نیز کوثر جنت میں ایک بڑا حوض ہے یا ایک بڑا دریا ہے ۔ قیامت میں محمدؐ و آلِ محمد ﷺ تشنہ کام اشخاص کو آبِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے ۔ یہ سب نمائشیں ہیں تعلیمِ محمدی کی ، علم پانی بنتا ہے ، حوض کی اور نہر کی شکل میں نمودار ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تم کو بہت کچھ دیا ہے ۔

تم تمہاری پیغمبری ، تمہارا دین اسلام اس کے شاہد ہیں ۔ اس کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو ، اس کا آنکھوں سے مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو ۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾

فَصَلِّ ؛ پھر نماز پڑھو ۔ مسجدوں میں جا کر دیکھو کتنے لوگ نماز پڑھتے ہیں ۔ کس کی نماز ۔ لِـرَبِّـکَ ؛ تمہارے پروردگار کی ۔ رَبٌّ ۔ کمال کو پہنچانے والا ، پروان چڑھانے والا ۔ وَانْـحَـرْ ؛ قربانی کرو ۔ مکہ شریف میں جا کر دیکھو ۔ جہاں قربانی ہوتی ہے ۔ جہاں لاکھوں آدمی ارکانِ اسلام ادا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی دو ۔

صاحبو ! ذرا نماز پر غور کرو ۔ خود نماز کس قدر خیرِ کثیر پر مشتمل ہے ۔ تکبیر اس میں ہے قراءتِ قرآن اس میں ہے ۔ ثنا اس میں ہے ۔ درود اس میں ہے ۔ معراج کی نمائش اس میں ہے قیام میں کھڑے رہ کر درخت کی طرح عبادت کرنا اس میں ہے رکوع میں جانوروں کی طرح جھک کر عبادت کرنا ، قعدہ میں پہاڑ کی طرح بیٹھ جانا اس میں ہے ۔ سجدہ کر کے نقشِ زمین ہو جانا ، حس و حرکت چھوڑ دینا اس میں ہے ۔ دوسرے مسلمانوں کو سلام کرنا ، ان کے ساتھ ہمدردی کرنے پر نماز کو ختم کرنا ، اسلامی نماز کا خاصہ ہے ۔ کیا نماز میں تم بات کر سکتے ہو ۔ کچھ کھا پی سکتے ہو ؟ نہیں ، تو نماز میں روزہ بھی ہے ، صومِ مریم بھی ہے ۔ نماز میں اصل جماعت سے پڑھنا ہے جو مسلمانوں کی عظیم الشان تنظیم پر مشتمل ہے ۔ خدا نے اپنی عطا اور خیرِ کثیر کے ساتھ یہ نماز پڑھنا اور قربانی کرنا لگا دیا ؟ اس لئے کہ یہ ہبہ بالعوض ہو ۔ ہبہ بالعوض ناقابلِ رد ہوتا ہے ۔ ایک چیز کسی کو دے دیں تو واپس لے سکتے ہیں ۔ مگر کسی عوض کے مقابل کوئی چیز دی جائے تو وہ واپس نہیں ہو سکتی ایسا دینا بیع کا حکم رکھتا ہے ۔ اسلام میں نماز ، روزہ ، حج اور زکوٰۃ چار چیزیں ہیں ، ان میں سے یہاں نماز اور حج کا تو ذکر ہے لیکن روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر نہیں ؟ یہاں اسلام کا مظاہرہ منظور ہے ، جو نماز اور حج سے کیا جاتا ہے ۔ نماز بدنی عبادت ہے اور قربانی مالی ۔ عبادتِ بدنی و مالی کا ذکر ہو گیا ۔ بعض لوگ فَـصَلِّ لِرَبِّـکَ وَانْحَرْ ؛ کے معنی یہ بتاتے ہیں کہ خدا کی قربت ڈھونڈو اور سینہ تان کر اس کی بندگی کے لئے مستعد ہو جاؤ ۔ ولید قریش کے کافروں کا سردار تھا وہ کہتا تھا ، ان کی (یعنی آنحضرت ﷺ کی) اولاد تو

ہے ہی نہیں ، ان کا نام لیوا کون رہے گا ؟ یہ چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا ہے ۔ نام لیواؤں سے یاروں مددگاروں سے خاندان کی عزت باقی رہتی ہے ۔ ظالم کیا جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لڑکے اگر جیتے نہیں اور ان کی اولاد سے نسل محمدی جاری نہیں ہوسکتی تو بیٹی اور نواسوں سے نسل چلے گی ۔ ان کی روحانی اولاد سے ان کا نام برقرار رہے گا ۔ کیا دیکھتا نہیں کہ اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بولنے والے کتنے ہیں ؟ نماز میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ بولنے والے کتنے ہیں ۔ اس طرح دن میں پانچ دفعہ ان کے نام کا نقارہ بجایا جاتا ہے ۔ حج میں تو مظاہرہ عظیم ہے ۔ غلامانِ محمد کا ہجوم ہے کیا زبردست اجتماع ہے ۔ یہ کس کی نام آوری کا کرشمہ ہے ۔ محمد رسول اللہ کی نام آوری کی شہادت ہے ۔ جب تک دنیا رہے گی ان کا نام بھی رہے گا ۔ اور حاسد ! او ظالم ! تیرا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا ۔

ع ۱ ۳۳

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

اِنَّ شَانِئَكَ ؛ بے شک تمہارا دشمن ۔ شَنَانٌ ۔ دشمنی ۔ هُوَ ؛ وہ یعنی ولید ۔ اَلْاَبْتَرُ ؛ دُم کٹا جس کی اولاد نہ رہے ۔ جس کے نام لیوا نہ رہیں ۔ جس کے پسماندہ نہ رہیں ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارے دشمن ہی کا کوئی پسماندہ نہیں ۔

او ولید ! ہزروں کافر ، لاکھوں بے دین مرگئے ہیں ان کا نام بھی کوئی نہیں جانتا ، بُرائی سے سہی ، عداوت ہی سے سہی ، محمد ﷺ کے نام سے ، ان کی دشمنی کی وجہ سے تیرا بھی نام باقی ہے ۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

سورۂ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲

قُلْ ؛ تم کہو ۔ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ؛ اے کافرو ، اے منکرو ! حق کو باطل میں چھپانے والو ! لَآ اَعْبُدُ ؛ میں نہیں پوجتا ، میں پرستش نہیں کرتا ، بندگی نہیں کرتا ۔ مَا تَعْبُدُوْنَ ؛ ان بتوں کی جن کی تم پوجا کرتے ہو ، جن کی تم عبادت کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (اے خدا کے رسول) تم (صاف صاف) کہہ دو ! اے کافرو ! جن (بتوں) کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی پوجا نہیں کرتا ۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳

وَلَآ اَنۡـتُمۡ ؛ اور نہ تم ۔ عٰبِدُوۡنَ ؛ عبادت کرنے والے ہو پہلا جملہ جملہ فعلیہ ہے ۔ اور دوسرا جملہ اسمیہ ہے ۔ دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے ۔ یعنی تمہارا کفر دائمی ہے ۔ تم سے اُمید نہیں کہ تم مسلمان ہوگے ۔ مَآ اَعۡبُدُ ؛ اس خدا کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور تم عبادت کرنے والے نہیں ہو اس معبود کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں یعنی تمہارا معبود علحدہ ہے اور میرا معبود الگ ۔ میں خدا پرست ہوں اور تم بُت پرست ہو ۔ میں تم سے کیونکر اتفاق کرسکتا ہوں ۔

ترجمہ :- اور تم اس معبود کی عبادت کرنے والے نہیں ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝۴

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ ؛ اور نہ میں پوجنے والا ہوں ۔ مَا عَبَدۡتُّمۡ ؛ اس طریقہ پر کہ تم پوجتے ہو ۔ پہلا مَا جو مَا تَعۡبُدُوۡنَ میں ہے وہ موصول ہے یعنی معبود ۔ اور وہ مَا جو مَا عَبَدۡتُّمۡ میں ہے یا مَآ اَعۡبُدُ میں ہے وہ مصدری ہے جو طریقہ عبادت کو بتلاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم جس طرح پوجا کرتے ہو میں نہیں کرسکتا ۔

وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ۝۵

وَلَآ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ ؛ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو ۔ مَآ اَعۡبُدُ ؛ جس طرح کہ میں عبادت کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جیسا کہ میں عبادت کرتا ہوں ۔

غرض کہ تمہارا معبود الگ ہے اور میرا معبود الگ ، تمہاری پوجا کا طریقہ الگ ہے اور میری عبادت کا طریقہ جُدا ۔

لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝۶ ع ۱ ۲۴

دین کے دو معنی ہیں (۱) اطاعتِ مذہبی (۲) جزا و سزا جیسے مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کے معنٰی ہیں روزِ جزا کا مالک ۔ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ ؛ تم کو تمہارے اعمال کی سزا ملنے والی ہے ۔ وَلِىَ دِيۡنِ ؛ اور مجھ کو میرے اعمال کی جزا ملنے والی ہے ۔

ترجمہ :- تم کو تمہاری (بُت پرستی کی) سزا ہوگی (اعمالِ بد کا بدلہ ملے گا) اور مجھ کو میری (خدا پرستی اور نیک اعمال کی) جزا ملے گی ۔

صاحبو ! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے کیونکہ یہ لوگ اس آیت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ تم کو تمہارا دین مبارک اور ہم کو ہمارا دین مبارک نہ تم ہم سے لڑو اور نہ ہم تم سے لڑتے ہیں ۔ مدینہ میں کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت مل گئی تھی لہذا یہ آیت جس سے صُلح نکلتی ہے منسوخ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اوّل تم نے دین کے معنی یہاں مذہب کے لئے ہی کیوں ؟ کہ آیت کے منسوخ ماننے کی ضرورت پڑی ، صحیح معنی یہی ہیں کہ تم کو تمہارے اعمال کی سزا اور ہم کو ہمارے اعمال کی جزا ملنے والی ہے ۔ یہ حکم نہ منسوخ ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے ۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے افعال کے آثار لپٹے ہوئے رہتے ہیں ۔ لہذا

ہر عمل کی جزا مل کر رہے گی، ہمارے پاس قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں اس مسئلہ کی تحقیق مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ کے تحت کی گئی ہے۔

صاحبو! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) بزرگوں کو ماننے والے اور (۲) نہ ماننے والے۔ بزرگوں کو ماننا اعتدال سے زیادہ ہوجاتا ہے تو بُت پرستی ہوجاتی ہے اور نہ ماننا اعتدال سے بڑھ جاتا ہے تو لا مذہبی اور بے دینی بن جاتی ہے۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کی آیت ہم کو اعتدال کی تعلیم دیتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبدالنبی بندۂ علی نام رکھنا شرک وکفر ہے۔ یاد رکھو لفظ کے دو معنے ہوں ایک سے کفر وشرک نکلتا ہو اور دوسرے سے ایمان تو ہم کو وہ صورت اختیار کرنی چاہیئے جس سے اسلام نکلتا ہو۔ ہمیشہ شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ عربی میں عبد کے تین معنی ہیں (۱) مخلوق (۲) زرخرید غلام (۳) مطیع و فرماں بردار اور خادم۔ ظاہر ہے کہ خدا کے سوائے کوئی خالق نہیں۔ ایک بندہ دوسرے بندہ کا خالق یا مخلوق نہیں ہوسکتا۔ ان ناموں میں عبد کے معنی مخلوق کے لینا بالکل دُرست نہیں کیونکہ ایسے ناموں میں مخلوق خیال کرنا شرک وکفر ہے۔ عبد کے دوسرے معنی مملوک جیسے عبدِ ماذون، عبدِ مکاتب وغیرہ ایسی عبدیت کس کے حصے میں ہے۔ میں اس معنے کے لحاظ یا نظر کرتے عبدالنبی ہوتا تو بلالؓ ہوتا اور فلکِ صحابیت میں ہلال بن کر چمکتا۔ بندۂ علی ہوتا تو قنبر ہوتا۔ بھلا میری قسمت کہاں سے ایسی ہوگی۔ یاد رکھو! کہ میری ایسی اچھی قسمت ہوتی تو یا تو صحابہ میں سے ہوتا یا تابعین میں سے۔ تیسرے معنٰی کے لحاظ کرتے ہر مسلمان کو عبدالنبی وغلام علی ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِي الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ۔ بڑا ہی سرکش وہ شخص ہے جو اطاعتِ رسول کو شرک یا کفر سمجھتا ہو۔

دیکھو! حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور خطبہ دیا تو پہلے خطبہ میں فرمایا كُنۡتُ عَبۡدَهٗ وَخَادِمَهٗ۔ میں رسولِ خدا ﷺ کا بندہ تھا خادم تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے چند سوالات کئے۔ آپ نے اس کے جواب باصواب دیئے تو اس نے پوچھا اَنۡتَ نَبِيٌّ مِنَ الۡاَنۡبِيَاءِ۔ کیا آپ پیغمبروں میں کے کوئی پیغمبر ہیں؟ آپ نے فرمایا وَيۡحَكَ اَنَا عَبۡدٌ مِنۡ عَبِيۡدِ مُحَمَّدٍ۔ تجھ پر افسوس ہے۔ میں محمدؐ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں یہاں عبد یا بندہ کا لفظ بمعنیٰ مطیع وخادم کے ہے۔

سُوۡرَةُ النَّصۡرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۝۱

اِذَا؛ جب۔ جَآءَ؛ آیا۔ نَصۡرُ؛ دشمنوں پر غلبہ، مدد، نصرت۔ اَللّٰهِ؛ اللہ کی، خدا کی۔ وَالۡفَتۡحُ؛ اور ملکوں کا فتح، قلعوں کے دروازوں کا کُھلنا، کھولنا۔

ترجمہ:- جب اللہ کی فتح ونصرت آگئی (دشمنوں پر غلبہ ہوگیا، ان کے قلعے فتح ہوگئے)۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾

وَرَاَيْتَ ؛ اور تم نے دیکھ لیا، یقینی طور سے جان لیا۔ النَّاسَ ؛ لوگوں کو۔ يَدْخُلُوْنَ ؛ داخل ہوتے ہیں، شریک ہوتے ہیں۔ فِىْ ؛ میں۔ دِيْنِ ؛ مذہب، اطاعت، جزا، بدلہ۔ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے دین میں، اسلام میں۔ اَفْوَاجًا ؛ فوج، فوج۔ جوق، جوق۔ جماعت، جماعت۔ گروہ، گروہ۔

ترجمہ:- اور تم نے جماعت، جماعت آدمیوں کو (بکثرت لوگوں کو) دینِ خدا (اسلام) میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع ۱ ۳۵

فَسَبِّحْ ؛ پھر تسبیح کرو، اللہ کی پاکی اور پاکیزگی بیان کرو، اس کو تمام برائیوں سے پاک سمجھو۔ بِحَمْدِ ؛ تعریف کے ساتھ، شکر کے ساتھ۔ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ تیرے رب کی، تیرے پروردگار کی۔ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ تیرے رب کی حمد اور شکر کے ساتھ یعنی تسبیح کے ساتھ تحمید بھی ہو۔ وہ برائیوں سے پاک ہونے کے ساتھ خوبیوں سے موصوف بھی ہے۔ انعام و اکرام کرنے والا بھی ہے۔ وَاسْتَغْفِرْهُ ؛ اور اس کی مغفرت طلب کرو۔ اس سے اپنی کمزوریوں کی معافی بھی چاہو۔ اس سے دُعا کرو کہ اپنے دامنِ رحمت میں ہم کو چھپالے ہم کو سب کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ۔ كَانَ ؛ تھا، ہے اور رہے گا۔ تَوَّابًا ؛ توبہ قبول کرنے والا، رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا، پھر فضل و کرم کے ساتھ متوجہ ہونے والا۔

ترجمہ:- پھر تم اپنے رب کی حمد و شکر کے ساتھ پاکی بیان کرو۔ اور اس کی مغفرت طلب کرو بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا تھا، ہے اور رہے گا۔

صاحبو! جب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ ﷺ اسلام کی دعوت دینے لگے تو ساری دنیا آپؐ کی دشمن ہوگئی۔ قِسم قِسم کی تکلیفیں پہنچائیں۔ آخر مکہ شریف کو جو آپ کا وطن تھا چھوڑ کر مدینہ شریف چلے گئے۔ اس وطن چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ظالموں نے آپ کو مدینہ میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ مدینہ کے اطراف کے جانور ہانک لے جاتے تھے۔ ابوجہل نے سعد بن عبادہ کو جو مدینہ کے رہنے والے تھے دھمکی دی کہ اگر تم محمدؐ کو اپنی پناہ سے نہ نکالو گے تو ہم تم کو حج کرنے نہ دیں گے۔ اس کے جواب میں سعد بن عبادہ نے لکھا اگر تم ہم کو خلافِ دستور حج سے روکو گے تو ہم بھی تم کو مدینہ کی سرزمین سے گزرنے نہ دیں گے۔ کافروں نے تجارت کا ایک بڑا قافلہ ملکِ شام کو روانہ کیا کہ اس کے نفع سے مسلمانوں سے لڑیں گے۔ مدینہ والوں نے اس قافلہ کو روکنا چاہا۔ قافلہ نکل گیا اور اس کی حفاظت کرنے والی فوج اور مسلمانوں میں جنگ ہوگئی۔ رسولِ خداؐ اس چھوٹے سے اسلامی لشکر کے روحِ رواں تھے۔ مسلمان بے سرو سامان تین سو تیرہ آدمی تھے اور کافر باساز و سامان ایک ہزار تھے۔ خدا نے مسلمانوں کو فتح دی۔ ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ولید ابن مغیرہ اور دوسرے کافر مارے گئے۔ یہ واقعہ مقامِ بدر کا ہے۔ اس لئے اس جنگ کو جنگِ بدر کہتے ہیں۔ تھوڑے عرصے کے بعد کافر اپنے سرداروں کے مارے جانے کا بدلہ لینے کے لئے مدینہ کے قریب پہنچے۔ احد کے پہاڑ کے پاس مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوگئی۔ اور اللہ نے

مسلمانوں کو فتح دی۔ آنحضرتؐ نے ایک گھاٹی پر پچاس (۵۰) تیر اندازوں کو بٹھایا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ وہاں سے نہ ہٹیں۔ مسلمانوں نے اپنی فتح دیکھی تو بخلاف حکم رسولِ خداؐ کافروں کا مال لینے میں مشغول ہوگئے۔ دشمنوں نے گھاٹی پر سے حملہ کردیا۔ لڑائی کا رنگ بدل گیا۔ پہلے کافروں کو شکست ہوئی تھی۔ اور اس وقت مسلمانوں کو کچھ شکست ہوگئی۔ لڑائی بے نتیجہ رہی اس کو جنگِ احد کہتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں دس سال کی صُلح کا معاہدہ ہوا۔ اس صُلح کو صُلح حدیبیہ کہتے ہیں۔ کافروں کے حلیف بنی بکر ہوئی اور مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ۔ کفارِ قریش نے بنی بکر کی تائید میں بنی خزاعہ کو نقصان پہنچایا۔ اور بنی خزاعہ کی تائید کے لئے رسولِ خداؐ نے بارہ ہزار جرار فوج کے ساتھ مکہ کا محاصرہ کرلیا۔ اللہ نے مکہ شریف کو فتح کردیا۔ دشمنوں کو شکست ہوئی۔ کافروں کی بدسلوکی کے بدلہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰؐ نے کیا کیا؟ جو ابوسفیانؓ سردارِ قریش کے گھر میں پناہ لے اُس کو امن، جو مکہ شریف کی مسجد میں پناہ لے اُس کو امن، جو ہتھیار ڈال دے اُس کو امن، جو اپنے گھر کے دروازے بند کرلے اُس کو امن، آخر مکہ مکہ والوں کے لئے اور آپؐ مدینہ شریف واپس چلے گئے۔

رسولِ خداؐ اور کافروں کی تمام لڑائیوں میں ڈھائی سو مسلمان شہید ہوئے اور ساڑھے تین سو یا چار سو کافر مارے گئے۔ کافر خیال کرتے تھے کہ مکہ پر کسی غیر ملکی کا غلبہ نہ ہوگا۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو کافروں کے دلوں میں رسولِ خداؐ کی عظمت بڑھ گئی اور آپ کے دین کو حق اور آپ کو برحق سمجھنے لگے۔ ہر طرف سے لوگ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں آپ کے پاس آتے گئے۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ تم نے دیکھ لیا کہ لوگ دینِ الٰہی میں جوق در جوق داخل ہوئے چلے جارہے ہیں۔ یہ ہے حضرتؐ کے غزوات اور جنگوں کا خلاصہ۔ دنیا ایسی کوئی نظیر پیش کرسکتی ہے کہ اتنی لڑائیوں میں تین سو یا چار سو سے زیادہ آدمی مارے نہ گئے ہوں۔ جو لوگ دینِ اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ اور جنگِ عظیم اور حال کی عالمگیر جنگ پر غور کریں اور ارحم الراحمین کے رحمۃ للعالمین کا شکریہ ادا کریں، ان کو دل سے مانیں، ان کی تعلیم پر کاربند ہوں پھر دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی۔ والحمد للہ۔

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱

تَبَّتْ: ہلاک ہوا، برباد ہوا، رائیگاں گیا۔ تباب مصدر۔ یَدَانِ، دو ہاتھ۔ اضافت کی وجہ سے نون گرگیا۔ یَدٌ کا لفظ عربی زبان میں ہاتھ، قوت، کوشش اور کام کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ اَبُوْلَھَبٍ کا نام عبدالعزیٰ ہے۔ چونکہ وہ بہت گورا اور سُرخ رنگ کا تھا۔ اس لئے اس کی کنیت ابولہب یعنی پدرِ شعلہ رکھی گئی چونکہ عبدالعزیٰ میں بُت کی طرف نسبت تھی، لہذا یہ نام نہیں لیا گیا اور ابولہب میں تلازم آتش یعنی دوزخ ہونے کا ابہام پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے یہ کنیت اختیار کی گئی۔ وَتَبَّ: اور خود بھی برباد رہا۔

ترجمہ :- ابولہب کی ہر طرح کی کوشش ناکام رہی اور خود بھی برباد ہوا ۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ ؛ کام نہ آیا، نفع نہ دیا ۔ مَالُهٗ ؛ اس کے مال نے ۔ وَمَا كَسَبَ ؛ اور نہ اس کی کمائی نے ۔

ترجمہ :- اس کو اس کے مال نے نفع دیا اور نہ اس کی کمائی نے ۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳

سَيَصْلٰى ؛ اس کے مادّہ میں قرب کے معنی ساری ہیں ۔ صَلَوَين ۔ سرین کی دو ملی ہوئی ہڈیاں ۔ مُصَلِّي ۔ دُوم گھوڑا ۔ اوّل آنے والے گھوڑے یعنی مُجَلِّي کے بعد کا گھوڑا ۔ صَلَاةٌ ۔ دُعائے رحمت ، قربِ الٰہی کا موجب ، نماز بارکانِ مخصوص جو دربارِ الٰہی کی شان رکھتی ہے ۔ سَيَصْلٰى ۔ قریب میں داخل ہوگا ۔ نَارًا ؛ آگ میں ، آتش میں ، جہنّم میں ، دوزخ میں ۔ ذَاتَ لَهَبٍ ؛ شعلوں والی ، شعلہ زن ابولہب ذاتِ لہب میں داخل ہوگا کہ لہب میں تجنیس ہے ۔

ترجمہ :- عنقریب شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا ۔

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

وَامْرَاَتُهٗ ؛ اور اس کی عورت ، جورو ۔ ابولہب کی عورت کا نام ام جمیل ہے ۔ حَمَّالَةَ ؛ بوجھ اُٹھانے والی ۔ اَلْحَطَبُ ؛ جلانے کی لکڑی ۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۔ ہیزم کش ، چغل خور ، لگائی بجھائی کرنے والی ، شرانگیز باتیں لگانے والی ، جلتی آگ میں چار لکڑیاں ڈال کر اس کو اور بڑھانے والی ۔

ترجمہ :- اور (ابولہب کے ساتھ شعلہ زن آگ میں) اس کی شرانگیز عورت بھی داخل ہوگی ۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع ۱ ۵ ۳۶

جِيْدٌ ۔ گردن ، خوبصورت گردن ۔ حَبْلٌ ۔ رسّی ۔ مَسَدٍ ؛ کھجور کے نارے کی ، جو مضبوط اور سخت ہوتی ہے ۔ فِيْ جِيْدِهَا ؛ اس کے گلے میں یعنی وہ اپنی کوشش میں آپ پھنسے گی ، اس کی شرارت اس کے گلے کی پھانسی بنے گی ۔

ترجمہ :- اس کے گلے میں نارے کی رسّی (اس کی شرارت اس کے گلے کا ہار) ۔

ابولہب جس کا نام عبدالعزّیٰ تھا حضرتؐ کا چچا تھا ۔ اسلام کے خلاف میں وہ اور اُس کی جورو ، اُم جمیل سب سے پیش پیش رہتے اور روز نیا فتنہ برپا کرتے اور دوسروں کو بھڑکاتے ۔ مگر ہوا کیا ؟ اسلام برابر ترقی کرتا گیا ، ہر طرف پھیلتا گیا ۔ ان کی فتنہ انگیزی اُنھیں کے گلے میں پھانسی بن کر پڑی ۔ اس کے ایک بیٹے سے حضرت کی ایک صاحبزادی بیاہی گئیں تھیں ۔

ان کو اس کے لڑکے نے طلاق دے دی۔ بہت ستایا حضرت نے دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ سلِّط علیه کلبًا من کلابک۔ سفر کرتے تو اس کے گرد سپاہیوں کا حلقہ ہوتا۔ بیچ میں اس لڑکے کو سُلاتے ایک دفعہ شیر آیا بیچ میں سے اس لڑکے کو اُڑا لیا۔ نہ تدبیریں کام آئیں نہ دھن دولت۔ رسولِ خدا کا چھوڑا ہوا تیر کیوں کر خطا کرتا، لگا اور ٹھیک نشانے پر لگا۔ آخر ابولہب مرگیا اور بُری موت مرا ایسا مرا کہ تمام جسم سڑ گیا۔ بدبو پیدا ہوگئی۔ چند ادنیٰ درجہ کے آدمی بُلائے گئے، جنھوں نے اُسے لے جا کر زمین میں دبایا۔ اتنی سزا بس نہیں۔ مرنے کے بعد بھی شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ کافروں کا منہ کالا ہوا۔

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چار (۴) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ①

کفار نے حبیبِ خدا ﷺ سے پوچھا کہ تمہارا خدا کیسا ہے؟ اس کے صفات کیا ہیں! تو یہ سورۃ اُتری۔

قُلْ؛ تم کہو۔ هُوَ؛ وہ۔ اَللّٰهُ؛ اللہ ہے۔ اَحَدٌ؛ ایک۔ ہر طرح ایک۔

ترجمہ:- تم کہو۔ وہ اللہ ہے۔ بالکل ایک ہے۔

هُوَ؛ وہ۔ صرف اس لفظ پر توجہ کرو تو معلوم ہوگا کہ پہلا حرف ''ھا'' ہے جو انتہاء حلق سے نکلتا ہے اور دوسرا حرف ''و'' ہے جو شفوی ہے۔ ہونٹوں سے نکلتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ ابتدا انتہا سب کو محیط ہے۔ کوئی شئے اس سے خارج نہیں۔ هُوَ؛ وہ۔ چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ واجب۔ ممکن۔ واجب جس کا ہونا ضرور ہو۔ ممکن جس کا ہونا بھی ممکن اور نہ ہونا بھی ممکن۔ جس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہوں۔ اصلی اور بالذات! وہ تو واجب الوجود ہے۔ ممکن کے ساتھ واجب سے تعلق ہونے کا لحاظ نہ کیا جائے تو وہ کب رہتا ہے۔ کنجی پھرتی ہے مگر جب کہ اس کے ساتھ ہاتھ کی قوت لگی ہوئی ہو ورنہ وہ بالطبع ساکن ہے، بے حرکت ہے۔

اصلی ''وہ'' تو سب کے آخر میں ہوگا، سب کا منتہیٰ ہوگا۔ درمیان میں وسائط ہیں۔ اسباب ہیں علت پوچھو تو آخر کار ''وہ'' ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے۔ منہ کھول کھول کر چوطرف پھرتا ہے، جانتا ہے کہ کوئی ہے جو میرے کام آئے گا۔ میری فریاد سُنے گا۔ مجھے دودھ دے گا۔ جیسا جیسا بڑا ہوتا جاتا ہے ماں کو، دایہ کو رزاق اور رب سمجھتا ہے۔ اور بڑا ہوتا ہے تو باپ کو رب سمجھتا ہے اور بڑا ہوتا ہے تو بادشاہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ پھر عناصر، پھر ستاروں کو اپنا محتاج الیہ جانتا ہے۔ سب کے آخر میں تمام عالم کے محتاج الیہ، سارے جہاں کے معبود کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ہر قدم پر ایک معبود یا محتاج الیہ متعین کرتا ہے۔ اس تعین میں خطا کرتا ہے۔ معبود کی طلب فطری ہے۔ اور تعین عقلی ہے جس میں غلطی لگتی ہے۔ جب تمام تعینات سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے تو اصلی اور حقیقی معبود کی طرف راہ نکل آتی ہے۔ سمجھتا ہے۔ کیا سمجھتا ہے؟ بس یہ کہ وہ ہے؟

کیسا ہے؟ بس وہ ہے ''ہے'' کا لفظ وجود پر دلالت کرتا ہے۔ کیا 'وجود' ذہنی و عقلی بات ہے؟

اس ذہنی و عقلی وجود سے ہماری اصل غرض متعلق نہیں۔ ذہنی وجود ہمارے کس کام کا۔ بے شک کوئی نفس الامر اور خارج میں ہے۔ ذہنی وجود اس سے خبر دیتا ہے، اس کو صوفی ''مابہ الموجودیۃ'' کہتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو تو سب جھوٹ ہوں۔ من گھڑت، خیالی پلاؤ ہوں۔ من کے لڈو ہوں۔ اسی مابہ الموجودیۃ پر جھوٹ، سچ، صدق و کذب کا دار و مدار ہے۔ واقعہ کچھ اور ہو اور خبر دی جائے کچھ اور تو بے شک یہ خبر جھوٹ ہوگی جو خبر واقع کے مطابق ہو لاریب حق ہے، سچ ہے۔

اور ذرا غور کریں۔ زید ہے، عمرو ہے، گھوڑا ہے، آم کا درخت ہے، سنگِ مرمر ہے، فرشتہ ہے میں کیا ''ہے'' کے معنی سب جگہ ایک ہیں یا ہر جگہ اس کے جُدا معنی ہیں۔ نہیں سب جگہ ''ہے'' کے معنی ایک ہیں۔ زید، عمرو، گھوڑے، آم کے درخت، سنگِ مرمر اور فرشتہ کو ''ہے'' سے ربط ہے۔ اگر ''ہے'' سے ربط نہ ہو تو نہ آم پائے جائیں نہ جام۔ سب خیالی چیزیں رہ جائیں۔ واقعیت سے کوسوں دُور ہوں۔ نہ ان پر آثار مرتب ہوں، نہ ان پر احکام خارجی لگائے جاسکیں۔ جب لفظ ''ہے'' تمام جملوں میں ایک ہی معنی کے ساتھ ہے۔ تو اس کا منشاء بھی سب میں ایک ہی ہوگا۔ وہ کیا ہوگا؟ وہ ''ہے'' کا منشاء ہوگا، مابہ الموجودیۃ ہوگا۔ اب ہم آئندہ ''ہے'' کی جگہ ہستی مابہ الموجودیۃ اور وجودِ حقیقی کہیں گے۔

کیا اس وجود سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟ ''ہوگا'' تو بتلا رہا ہے کہ وجود ہی ہوگا۔ کیا اس وجود کے بعد کچھ رہے گا؟ رہے گا، بتلا رہا ہے کہ وجود ہی رہے گا۔ وجود تو ایک ہی شئے ہے۔ وجود سے پہلے وجود یا بعدِ وجود مہمل بات ہے۔ لہذا وجود ''ازلی و ابدی'' ہے۔

کیا وجود کے مقابل کچھ ہے؟ ''ہے'' بتلا رہا ہے کہ وجود ہے۔ وجود کے مقابل وجود بھی مہمل بات ہے کیونکہ وجود کے مقابل کچھ ہوسکتا ہے تو عدم ہوسکتا ہے۔ عدم اور ہونا؟ توبہ توبہ! مہمل اور بالکل مہمل! کیا وجود حقیقی کسی کا محتاج ہے؟ نہیں! سب وجودِ حقیقی کے محتاج ہیں؟ ترتیبِ آثار میں جریانِ احکام میں، حقیقی شئے بنتے ہیں۔

کیا وجود بسیط اور واحد ہے یا مرکب اور اجزاء والا؟ کُل جزو کا محتاج ہوتا ہے۔ اجزاء کل سے پہلے ہوتے ہیں مگر وجود تو سب کا محتاج الیہ ہے۔ سب سے اس کا مرتبہ مقدم ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شئے بسیطِ محض ہو وہ یا تو اجلی البدیہیات سے ہوتی ہے یا مایوس عن النظر ہوتی ہے، ہمارے خیال میں حقیقتِ حقہ نا قابلِ ادراک ہونے کے باوجود اجلی البدیہیات سے ہے۔

سب میں شک ہو تو ہو مگر وجود ایسا یقیناً و قطعی امر ہے کہ اس میں کسی کو شک نہ ہونا چاہیئے۔ ہاں اس کو جتنا بیان کرنا چاہو گے وہ چھپتا ہی جائے گا۔ کیونکہ تمام معانی اس سے خاص اور اس سے مخفی تر ہیں۔ وجود ہی سب سے عام اور اجلی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کی حقیقت بیان نہیں ہوسکتی اس کی تعریف لوازم سے ہوگی خواہ اضافیات سے، خواہ منفیات سے۔ لہذا ذاتِ حقہ کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ سب کا محتاج الیہ اور نقائص سے پاک ہے وہ مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہے۔ وہ سب کی علت ہے اور کسی کا معلول نہیں۔ ان تمام معانی پر لفظ اللہ دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ چونکہ ذات حقہ بالکل واحد، بالکل بسیط ہے لہذا اس کی تعریف اُلوھیۃ سے زیادہ کسی اور لفظ سے

نہیں ہوسکتی۔ اِلٰہ بمعنی مالوہ یعنی معبود ہے۔ یہ تَاَلَّہَ بمعنی تَعَبَّدَ (بندگی کی) سے ماخوذ ہے۔ بعض کے پاس اس کے معنے ہیں۔ وہ ذات جس کی طرف بیقرار ہوکر دوڑیں۔ یہ ماخوذ ہے اَلِہَ الْفَصِیْلُ اِلٰی اُمِّہٖ سے یعنی اونٹنی کا بچہ بیقرار ہوکر اپنی ماں کی طرف دوڑا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں وہ ذات جس میں حیرانی ہے۔ یہ ماخوذ ہے۔ تَاَلَّہَ۔ یعنی تحیر سے۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ الوہ یا اس سے قریب المخرج لفظ کسی اور زبان میں ایک بُت کا نام تھا اور اس سے عربی میں یہ لفظ آیا۔ یہ لغو محض ہے۔ خدا کا خیال جاہل، عالم، متمدن غیر متمدن سب اقوام میں ہے ضروری اور اُصولی الفاظ غیر زبان سے نہیں لئے جاتے، بلکہ واضعانِ زبان ہی اس کو وضع کرتے ہیں ممکن ہے کہ علمی ترقی کے ساتھ معنی ومفہوم میں کچھ تغیر ہوتا گیا ہو۔ مگر اس کا اشتقاق تو ناقابلِ انکار ہے اور دل کو کھٹکتا ہے۔

اِلٰہ۔ پر ال لگایا گیا۔ اَلْاِلٰہ۔ ہوا۔ الف تخفیفاً گرادیا گیا۔ لام۔ لام میں مدغم ہوا اور اللّٰہ ہوا اب لفظ اللّٰہ خدائے تعالیٰ کا علم اور شخصی نام ہوگیا۔ چنانچہ کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سے بھی عَلَمِیَّتْ معلوم ہوتی ہے۔ جس سے توحید شخصی ثابت ہوتی ہے۔

اَحَدٌ۔ واحد ایک۔ بالکل ایک۔ یہ لفظ مرتبہٗ ذات پر دلالت کرتا ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نہ اس کے اجزا بالقوہ ہیں نہ بالفعل۔ نہ اجزائے عقلیہ ہیں نہ اجزائے خارجیہ۔ وہ ایک ہے اور بالکل ایک۔ نہ اس کی جنس فصل ہے نہ اس کے ٹکڑے اور اعضاء اس کی ذات مقدسہ میں کثرت کو دخل ہی نہیں۔ جب وہ احد ہے کثرت کو اس کی ذات میں دخل نہیں تو خدا وغیرِ خدا میں کوئی چیز مشترک ہی نہیں۔ پھر کدھر ماں باپ، کہاں جورو بچے یا برابر والا۔

صوفیہ صافیہ کی اصطلاح میں وجودِ حقہ کے چار اعتبار ہیں (۱) وحدتِ مطلق (۲) احدیت۔ سب سے پاک ذاتِ محض (۳) وحدت۔ قابلیتِ کثرت۔ ان قابلیات کو شیون (شان کی جمع) کہتے ہیں۔ (۴) واحدیت۔ مرتبہٗ صفات۔ ان چاروں اعتبارات سے عام اعتبار کے لئے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کو دیکھو۔ اَلْاَوَّلُ احدیت پر دلالت کرتا ہے۔ اَلْاٰخِرُ واحدیت پر "ھُوْ" وحدتِ مطلقہ پر اسی طرح "الظاھر" واحدیت پر دلالت کرتا ہے۔ اَلْبَاطِنُ احدیت پر اور ھو وحدتِ مطلقہ پر۔ وحدت میں شیون دو قسم کے ہوتے ہیں۔ شیونِ الٰہیہ۔ شیون خلقیہ۔ یا یوں کہو کہ شیون موثرہ شیون متاثرہ۔ واحدیت میں معلومات کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں اعیان بھی دو قسم کے ہیں۔ (۱) اعیان الٰہیہ یا موثرہ (۲) اعیان کونیہ یا مخلوقیہ یا متاثرہ۔ دنیا کا سارا منڈان اعیانِ کونیہ پر اعیانِ الٰہیہ کی تجلی ہونے سے قائم ہے۔ ہم، ہماری حقیقت کے لحاظ سے دیکھو تو مُردہ ہیں، اندھے، بہرے، اپاہج اور گونگے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی حیات کی تجلی سے ہم زندہ ہیں۔ سمیع وبصیر کے پرتو سے سنتے دیکھتے ہیں۔ قدیر، مرید وکلیم کے اثر سے بالارادہ چلتے پھرتے اور بولتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ صوفیہ کے پاس وجود، وجودِ خارجی کو کہتے ہیں اور ثبوت، وجودِ علمی کو۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲

صمد کے معنی ہیں۔ ٹھوس، مضبوط، ناقابلِ تغیر، جو علت العلل بلکہ خود ہی علت ہو، کامل ہو، فعلیتِ محض ہو۔ جس کا کوئی کمال زیرِ انتظار نہ ہو۔ بھلا وہ کیونکر متغیر ہوگا؟ محلِ تغیر ممکنات ہیں، مخلوقات ہیں۔ ان کے تغیرات کے علل واسباب ہیں۔

واجب الوجود کے سوا ہے کیا جو علت العلل ہو۔

صمد کے دوسرے معنے ہیں۔ سردار۔ جو علت العلل ہو، بالذات موجود ہو، وہ کیوں کر سردار اور مالک نہ ہوگا؟ صمد کے تیسرے معنی ہیں۔ بے نیاز، بے حاجت۔ صَمَدَتِ النَّاقَـةُ کھانے پینے سے ناقہ مستغنی ہوگیا، سے ماخوذ ہے ظاہر ہے کہ علت العلل سب سے مستغنی ہوگی اور سب اس کے محتاج ہوں گے۔

ترجمہ:- اللہ نا قابلِ تغیر، بے نیاز ہے۔

یہاں ایک امر قابل توجہ ہے۔ یعنی اضافیات میں مضاف کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً خالق کا لفظ اسی وقت صادق آئے گا جب کہ مخلوق بھی ہو۔ اسی طرح رب کے لئے مربوب کی ضرورت ہے، پس صمدیت کہاں رہی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے استغناء سے استغناءِ ذاتی مُراد ہے۔ یہ تو ایسا ہے کہ گدا، بادشاہ سے کہے "اے مالک! اے سخی! مانتا ہوں کہ میں تیرا سراپا محتاج ہوں، کھانے پینے میں، امن چین سے رہنے میں مگر تو بھی تو اپنے اظہارِ سخاوت میں میرا محتاج ہے"۔ اصل یہ ہے کہ اضافیات و سلبیات صفاتِ ذاتیہ سے نہیں ہوتے۔ نہ ان کے ظہور سے ذات میں کچھ ترقی ہوتی ہے نہ ان کے عدمِ ظہور سے ذات میں کچھ کمی ہوتی ہے نیز ظہورِ صفت کے حدوث سے اصل صفت کا حدوث لازم نہیں آتا۔ ظہورِ کمالات کے لحاظ سے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ہے۔ مگر ذات و صفات و اصل کمالات کے لحاظ سے اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے۔

لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾

ترجمہ:- نہ اس کے بیٹے بیٹیاں ہیں اور نہ ماں باپ۔

یہ تو ثابت ہوگیا کہ وجود بمعنی مابہ الموجودیۃ عین ذاتِ حقہ ہے نہ اس سے پہلے کوئی ہے نہ اس کے بعد کوئی۔ نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ اس کے مقابل کوئی۔ ماں باپ اولاد سے پہلے ہوتے ہیں، ماں باپ اور اولاد میں مشابہت و مماثلت ہوتی ہے۔ بھلا وجود سے پہلے کون ہوسکتا ہے۔ اور وجود کے مماثل کون؟ وجود حقیقی اور وجود بالعرض میں کیا مماثلت ہے؟ چودھویں رات کا چاند خوب چمک دمک دکھائے۔ مگر ایک دانا شخص کی نظر میں ہے وہی کالا توا۔ عدم، ظلمت ہے۔ وجود، نور ہے وجود ہی علم ہے، وجود ہی جمال ہے، وجود ہی کمال ہے۔

اے ذاتِ تو مجمع الکمالات   میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی   (حسرت صدیقی)

عدم کے دونوں ہاتھ خالی ہیں۔ جو کچھ ہے وہ وجود کا کرشمہ ہے۔ علم کے مطابق قدرت کا تماشا ہے ممکن جس کا وجود و عدم برابر ہے وہ نہ پہلے کچھ تھا نہ اب کچھ ہے، نہ آئندہ کچھ ہوگا۔ بالعرض پر کچھ ایسی نظر جم گئی ہے کہ بالذات کی طرف راستہ ہی نہیں ملتا۔

بابِ وحدت کا بن گیا درباں   وہم باطل بھی کیا قیامت ہے   (حسرت صدیقی)

وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع ۱ ۳۷

ترجمہ:- کوئی اس کا کفو نہیں ہے۔

یہ ثابت ہوگیا کہ وجود کے مقابل کوئی نہیں۔ اگر کوئی ہوسکتا ہے تو عدم ہے۔ بھلا عدم کیا ہوگا۔ ہونا تو وجود کا کام ہے۔ وجود تو عینِ ذاتِ حق ہے۔ پھر نادار یا مفلس عدم کے پاس کیا ہوگا؟ کچھ نہیں! اس سے ظاہر ہوگیا کہ اس کا کوئی کفو نہیں۔ وہ بے مثل، بے نظیر ہے۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا هِیَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ الفلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱

قُلْ؛ تم کہو۔ اَعُوْذُ؛ میں پناہ لیتا ہوں۔ لاکھ اعداء سے ہوشیار رہیں، ان کے مکائد سے واقف ہوں۔ رات دن ان کے دفع میں سرگرم رہیں، کیا ہوتا ہے؟ دوڑو، دوڑو۔ اس کے ساحتِ قرب کی طرف دوڑو۔ اس کے دامنِ عنایت میں چھپ جاؤ! اس کی پناہ میں آجاؤ! وہ سب کو نبٹ لے گا۔ نیست و نابود کردے گا۔ اس سے دوری ام الشرور ہے۔ ابو الفساد ہے۔ رَبِّ؛ پروردگار، پالنے والا کمال تک پہنچانے والا، یہ نہیں کہ صرف پیدا کردیا۔ اب تم آزاد ہو۔ نہیں! تم کو اس کی ہر آن، ہر لحظہ ضرورت ہے، عطاء وجود و کمالات میں اس کی حاجت ہے۔ تم سراپا محتاج ہو۔ وہ بالکل محتاج الیہ ہے۔ نہ تمہاری ذاتی صفت تم سے جاتی ہے اور نہ اس کی۔ جب تم اپنی ذاتی صفت سے ہر آن محتاج ہو تو ہر آن محتاج الیہ کی طرف توجہ کرو۔ اَلْفَلَقِ؛ تاریکی میں سے روشن چیز کا نکلنا۔ پو پھٹنا، صبح ہونا، دانے میں سے موکے کا نکلنا۔ یہاں ہوسکتا ہے کہ فلق سے مُراد صبح ہو۔ کیونکہ جب صبح صبح کو گہری نیند میں لوگ پڑے خراٹے لیتے ہیں۔ اس غفلت کی حالت میں چور آتے ہیں اور لوٹ مار کر لے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ فلق سے مُراد ظلمتِ عدم سے نورِ وجود کا حاصل ہونا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ قلب کی تاریکی میں نورِ ایمان کا پیدا ہونا مُراد ہو۔ یہ قرآن ہے۔ ہر اعتبار میں پورا اُترتا ہے۔ ہر شخص کی جُدا ضرورت ہوتی ہے اور یہ سب کو پورا کرتا ہے۔

ترجمہ:۔ تم کہو۔ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

شَرٌّ؛ بُرائی، بدی، جو شئے ضرر رساں ہو، جو کسی کو اس کے کمال سے روکے یا خود اس میں کچھ کمی ہو۔ یہ یاد رکھو وجود خیر ہے اور عدم شر۔ جو وجودِ محض ہے وہ خیرِ محض ہے۔ ظاہر ہے کہ وجودِ محض خدائے تعالیٰ ہے تو خیرِ محض بھی وہی ہوگا۔

عدمِ محض موجود ہی نہیں ہوسکتا تو شرِ محض بھی موجود نہیں ہوسکتا۔ خدائے تعالیٰ کے سوائے جتنے ہیں مخلوق ہیں۔ ان میں خیر و شر دونوں پہلو رہتے ہیں۔ یہ خیرِ اضافی کہلاتا ہے۔ بعض اشیاء میں خیر غالب ہوتا ہے اور شر مغلوب۔ بعض میں اس کا عکس۔ اس کو خیرِ کثیر و شرِ کثیر کہتے ہیں۔ خیرِ کثیر قابلِ تحصیل ہے۔ شرِ کثیر قابلِ اجتناب ہے۔ مثلاً تجارت سے فائدہ اُٹھانا خیرِ کثیر ہے۔ باوجود یہ کہ اس میں سخت تکلیف اور بڑی محنت ہے۔ خیانت، رشوت خواری، سود خواری، چوری میں شرِ کثیر ہے باوجود یہ کہ ان میں محنت کم ہے اور راحت زیادہ۔ اس خیر و شر کا معیار کیا ہے؟ سنو! ہم مذہبی لوگ ہیں۔ ہمارے پاس جس کا حکم خدا اور رسول دے وہ خیر ہے اور جس سے منع کرے وہ شر۔

آخر یہ شر پیدا کہاں سے ہوا؟ کیا خدا نے پیدا کیا؟ ہرگز نہیں! وہ خیرِ محض ہے۔ اس سے شر کیوں کر پیدا ہوگا۔ بات یہ ہے کہ سلسلہ تکوین میں جو واجب سے حق سے قریب تر ہوگا وہ خیر تر ہوگا۔ جو بعید تر ہوگا وہ شر تر ہوگا۔ انسان کا پہلا نقطہ جہاں سے اس کا اِرادہ چلتا ہے، انتہائے نقطہ شر ہے۔ اس کے بعد انسان ترقی کرنے لگتا ہے پھر وہ حق سے، واجب جل مجدہ سے جس قدر قریب تر ہوگا۔ اسی قدر شر سے دور ہوگا اور اس میں خیریت آتی جائے گی۔

آخر یہ شر مخلوقِ خدا ہے یا نہیں؟ خدائے تعالیٰ سے وجود حاصل ہوتا ہے جو خیر ہے۔ ایک تعین دوسرے تعین کے لحاظ سے شر ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کا قصدِ اوّلین خیر ہے۔ بالعرض شر ہو، ہوجائے۔ پھر جس کو شر سمجھ رہے ہو۔ اس میں بھی ہزار در ہزار خیر ہے۔ شرِ قلیل کے خیال سے خیرِ کثیر کو چھوڑنا بھی شرِ کثیر ہے۔ نظامِ عالم پر غور کرو تو جو کچھ ہورہا ہے خیر ہی ہورہا ہے۔ مہندس کی نظر میں بیت الخلاء کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی ملاقات کے کمرہ کی۔ اور نہانے کا کمرہ اتنا ہی خیر ہے جتنا کتب خانہ کا کمرہ، ہمارے خیال میں تو تعین ہی شر کا مرکز ہے، جتنا خدا کی طرف بڑھوگے، پھیلتے جاؤ گے، خیریت بڑھے گی اور شریت گھٹے گی۔ اور تم سے نفعِ عام ہوگا۔ تمہارا ذاتی فائدہ بھی خدا کے لئے ہوگا اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ ہی ہوگا۔ تمہارا جینا چیز، اور مقصدِ خلق پورا ہوگا۔

خَلَقَ ؛ خلق کے معنی ہیں اندازہ کیا، پیدا کیا۔ کبھی خلق کہتے ہیں اس سے مُراد ماسوائے ذات و صفاتِ حق تعالیٰ لیتے ہیں۔ خواہ ارواح ہوں خواہ اجساد۔ اس محاورے پر ارواح و اجساد سب مخلوق ہیں۔ کبھی خلق کہتے ہیں اور اس کو عالمِ امر کے مقابل سمجھتے ہیں۔ عالمِ خلق تحتِ زمانہ ہوتا ہے اور مخلوق تدریجاً کمال حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے استعدادات مشروط ہیں۔ عالمِ امر تحتِ زمانہ نہیں ہوتا۔ اس میں جو ہیں ان کے پیدا ہونے میں نہ استعداد شرط ہے نہ وہ تحتِ زمانہ ہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کا "کُن" فرما دینا موجودیت کے لئے کافی ہے۔ یہی حقیقت روح ہے اور یہی امرِ رب کی تحقیق ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؛ میں اشارہ ہے کہ شر جانب مخلوق سے ہے نہ کہ جانبِ خالق و وجود و نور سے جو خدا کی جانب سے ہے۔

ترجمہ:- ہر اس شئے کے شر سے جس کو اُس نے پیدا کیا۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾

وَ ؛ اور۔ مِنْ ؛ سے۔ شَرِّ غَاسِقٍ ؛ شر سے ظلمت کے۔ اِذَا ؛ جب، جب کہ۔ وَقَبَ ؛ چھا گیا۔

رات کو سانپ بچھو، شیر، چیتے، چور اور ڈاکوؤں کا زور رہتا ہے۔ شیاطین و جنات کا جھپٹنا بھی رات کو ہوتا ہے۔
نیز انسان کے مخلوق ہونے کے بعد خود اس کے قویٰ جو اس کے حیات کے مدار ہیں۔ خود اندرونی دشمن ہیں۔ جہاں ایک نے سر اُٹھایا اور جینا تہلکہ در تہلکہ میں پڑ گیا۔ احساسات اپنے کام میں لگاتے ہیں۔ تخلیہ و مفکرہ چین سے بیٹھنے نہیں دیتے، دائما گورکھ دھندے میں پھنسائے رہتے ہیں۔ خدا کی طرف رُخ کرنے نہیں دیتے۔ ایک ظلمت ہے کہ دل پر چھائی ہوئی ہے۔
نیز دل میں جب نورِ ایمان پیدا ہوتا ہے تو باہر کے دشمن ایک طرف، ظلمتِ غفلت الگ اس نور پر چھائی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ شبہات کا حملہ بھی ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایمان میں تزلزل کا خوف لگا رہتا ہے۔

ترجمہ:- اور شر سے ظلمت کے جب چھا جائے۔

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ ۝۴

اَلنَّفۡثُ، پھونکنا، پھلانا۔ نفخ ونفث میں یہ فرق ہے کہ نفث میں رطوبت بھی ہے۔ عُقَدٌ۔ عقدہ، گرہ۔ نیت و ارادہ، عناصر و ارکان (خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا) کا باہم مل کر مزاج پیدا کرنا۔ قوائے باطنہ کا اعتدال۔
ساحرہ عورتیں بالوں میں گرہ دے کر منتر پڑھ کر مسحور کر دیتی ہیں نیز عناصر و ارکان نے جو باہم مل کر گرہ کھا کر مزاج پیدا کر لیا ہے۔ کبھی ان میں سے ایک یا دو بڑھ کر فساد پیدا کرتے ہیں۔ نیز خواہشات نفسانی، قوتِ عقلی زیادہ ہو کر دغا و پولیٹکل وگر بزی اور کم ہو کر جہل، بلادت و سفاہت ہو جاتی ہے اور قوتِ غضبی زیادہ ہو کر تہور اور من چلا پن اور کم ہو کر جبن، بزدلی اور نامردی ہو جاتی ہے اور قوتِ شہوی زیادہ ہو کر حرص و آرزو اور کم ہو کر جمود و مُردہ دلی ہو جاتی ہے۔ ان امراضِ نفسانی سے بھی بچنا ضرور ہے اور ان سے استعاذہ لا بد ہے۔ نیز جب ایماندار اعمالِ صالحہ کی نیت و ارادہ کرتا ہے تو واہی تباہی خطرات اس کے ارادوں میں داخل ہو کر ان کو تباہ کرتے ہیں۔ نیز شیاطین الانس و الجن بہکا کر، پھسلا کر نیک اِرادوں کو چلنے نہیں دیتے۔

ترجمہ:- اور شر سے پھونکنے والی عورتوں (یا جماعتوں) کے گرہوں (یا مضبوط عزائم) میں۔

ع ۵ ۳۸

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

ترجمہ:- اور شر سے حاسدوں کے جب حسد کریں۔

کسی شخص کی کامیابی کو لوگ ٹھنڈے دل سے نہیں دیکھ سکتے۔ مختلف طور پر بدنام کرتے اور کامیابی میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ حاسد ہمارا آبائی دشمن ظلمت کا بادشاہ ہے۔ صاحب علم ایسا کہ فرشتوں کی اُستادی کی۔ خفیہ مکار ایسا کہ اس کی چال تک نظر نہیں آتی۔ جب ہمارے باپ کو جنت سے نکالا ہے تو بھلا ہم کو کس طرح جنت میں داخل ہونے دے گا۔ اللہ ہی اس کے شر سے بچائے لہٰذا اس ظالم کے شر سے استعاذہ ضروری ہے۔ خدا اس کا ہمارا دونوں کا مالک ہے۔ وہ اس کُتے کو ڈانٹ دے گا۔ پھر کیا مقدور ہے کہ وہ ہم پر حملہ کر سکے۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

سورۃ النّاس

بچہ پیدا ہوتا ہے تو منہ کھول کر کیوں چوطرف مُڑتا ہے؟ کسی کی تلاش کرتا ہے، کسی کے متعلق یہ خیال کرتا ہے کہ میری اس بھوک کے وقت میرے دودھ پلانے کا انتظام کرنے والا ہے۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے فطری جذبات کے متعلق کیوں کا سوال نہیں چلتا۔ یہاں پہنچ کر تمام سوالات کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اچھا تو وہ آخر ڈھونڈھتا کس کو ہے؟ وہ اپنے رب کو ڈھونڈھتا ہے جو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اچھا وہ اپنے رب کو کن صفات سے موصوف سمجھتا ہے؟ وہ تو نہ باپ کو جانتا ہے نہ ماں کو نہ آیا کو، اس کی نظر بھی تو نہیں ٹھہری۔ پھر اپنے رب کو کیا سمجھتا ہے؟ اس کو موجود سمجھتا ہے، اس کو سمجھتا ہے کہ میرے درد و دُکھ کو وہ جانتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے میری بیقراری کو دیکھتا اور میرے رونے کو سنتا ہے یعنی وہ علیم ہے، بصیر ہے، سمیع ہے۔ وہ اپنے اِرادے سے میری مدد کرے گا۔ اُسے قدرت ہے کہ میری تکلیف دور کرے۔ وہ میرے دینے کا حکم کرے گا اور میری ضرورت کی سب چیزیں مہیا ہوجائیں گی ماں کے سینہ میں دودھ آئے گا وہ مجھ کو پلائے گی۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کچھ تھوڑی سی عقل آتی ہے اور وہ بلائے بے درماں بن کر لپٹتی ہے۔ ماں کی بو پہچانتا ہے۔ عقل آتے ہی ماں کو رب سمجھنے لگتا ہے۔ وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ یہ میری پرورش کرتی ہے اور یہیں سے غلطی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کچھ اور شعور پیدا ہوتا ہے اور باپ کو رب خیال کرنے لگتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا باپ کما کر روپے لاتا ہے تو ماں کو دیتا ہے۔ وہ خود بھی کھاتی ہے اور مجھے دودھ بھی پلاتی ہے۔ باپ نہ ہوتا تو پیسے کہاں سے آتے اور میری ماں کی اور میری پرورش کا انتظام کیوں کر ہوتا۔ اور بڑا ہوتا ہے تو یہ سمجھنے لگتا ہے کہ ریاست اور پادشاہ کی طرف سے ماہوار ملتی ہے تو میں اور میرے ماں باپ پرورش پاتے ہیں۔ بادشاہ ہی رب ہے۔ بچہ اور بڑا ہوتا ہے تو آب، آتش، خاک، باد، پانی، درخت، کھیتی باڑی اور دوسرے مادیات کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان ہی سے میری پرورش ہے اور بعض نادان ان ہی کی پوجا کرتے ہیں اور ان ہی کو اپنا رب سمجھتے ہیں۔ اس کی عقل اور ترقی کرتی ہے۔ اس کی نظر ستاروں پر پڑتی ہے اور سمجھتا ہے کہ زمین میں جتنے تغیرات ہوتے ہیں سب ستاروں کے اثرات ہیں۔ پھر بعض نادان سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ بعض چاند، عطارد، زہرہ اور مشتری کی۔ اس کا علم اور ترقی کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ ان سیاروں کا نور اصلی نہیں ہے۔ ان کے اثرات ذاتی نہیں۔ بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور خود سورج سے نور اور گرمی تو نکل رہی ہے، مگر اس کا بدلِ مایتحلل کچھ بھی نہیں۔ اس کی برآمد تو ہے درآمد نہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ایک زمانہ کے بعد سورج ٹھنڈا ہوجائے گا اور تاریک ہوجائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کا نظام تباہ ہوجائے گا لہٰذا یہ ستارے ہرگز رب نہیں ہوسکتے۔ ان سب کو چلانے والی چند قوتیں ہیں اور ان قوتوں کو رب سمجھنے لگتا ہے۔ پھر غور کرتا ہے تو اُس کو پتہ لگتا ہے کہ قوتیں تو غیر مستقل چیزیں ہیں ان کا مرجع اور مرکز کوئی ایسی ذات ہونا چاہیئے جس کو تمام عالم کا علم بھی ہو، سماعت بھی ہو، بصارت بھی ہو، قدرت بھی ہو اِرادہ بھی ہو اور اس کا حکم اٹل ہو۔ دیکھو فطری طور سے بچے نے کیا سمجھا تھا، حضرتِ عقل نے آکر آخر کیا سمجھا وہی جو بچہ نے سمجھا تھا۔ بہرحال خدا کا وجود حقیقی بالذات۔ اس کی طلب ہر دل میں فطری طور سے موجود ہے۔ جس کی عقل بیمار ہو، جس کا دل ناقص ہو، اُس کے دل سے صحیح جذبات نہ اُٹھیں کیا پروا! بعض جاہل خدا کو نہ مانیں ہماری بلا سے۔ جو بالعرض کو بغیر بالذات کے موجود سمجھتا ہے اس کی عقل اندھی ہے اس کے دلی جذبات پر فالج گرا ہے۔ وہ ہمارے

معرض بحث سے خارج ہے۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَـہٗ لَـہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔

اس تمہید کے بعد سورۃ الناس کی تفسیر کرتا ہوں کہ رَبِّ النَّاسِ ۔ مَلِکِ النَّاسِ ۔ اِلٰہِ النَّاسِ کا سمجھنا کیسے فطری جذبات پر مبنی ہے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱

اَلنَّاسِ ؛ اصل میں الاناس تھا۔ الف تخفیفاً گرادیا گیا، لام نون ہوکر نون میں مدغم ہوا اور اَلنَّاس ہوا بغیر لام کے ناس اور ال کے ساتھ الاناس دُرست نہیں۔ اس کا ماخذ ہے۔ انس۔ دیکھا۔ بعض کے پاس اَنَسَ بمعنی مانوس ہوا ہے۔ انسان مدنی بالطبع ہے۔ اکیلا زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ اس کی فطرت میں داخل ہے کہ اپنے بنی نوع سے مل جل کر رہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت کرے اور دوسرے سے تعاون حاصل کرے مگر جن وانس کا مقابلہ پہلے معنی کی تائید کرتا ہے جن کے مادّہ میں چھپنا اور استتار مرکوز ہے۔ جَنَّۃٌ۔ گھنا باغ۔ جُنَّۃٌ۔ مَجَنَّۃٌ۔ مِجَنٌّ۔ سپر، ڈھال۔ جَنِیْنٌ۔ پیٹ کا بچہ۔ جِنٌّ جَانٌّ۔ جِنِّیٌّ۔ واحد وہ مخلوق جس میں جزو ناری غالب ہے۔ بہ نسبت معمولی انسان کے لطیف ہے۔ مختلف صورتیں لے سکتا ہے۔ ان میں کافر بھی ہیں اور مسلمان بھی۔ ان میں سے بعض نے سلطان الانبیاء ﷺ کی صحبت کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔ مگر فناء اور ولایت انسان کا خاصہ ہے جن و ملک کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں۔ یہی وجہ تو ہے کہ وہ تاج خلافت کا استحقاق رکھتا ہے۔

یہاں ایک عالم گیر مغالطہ لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوگیا ہے وہ یہ کہ جو چیزیں ہم کو معلوم نہیں، مشاہدہ میں نہیں وہ موجود ہی نہیں۔ ہر کام کے چند لوگ ماہر ہوتے ہیں جن کو تجربہ نہیں، تحقیق نہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ماہرینِ فن و اہلِ تجربہ پر محول کریں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ہم کو تحقیق نہیں۔ یہ ہمارے پاس ثابت نہیں اس لئے وہ موجود ہی نہیں۔ اور اپنے جہل کے مطابق قرآنِ مجید کی لگیں تاویل کرنے۔ اس دورِ جدید میں چند اسپریچولزم (روحانیات) اور ہپناٹیزم والے بھی نکلے ہیں۔ جو روحانیات کے قائل ہیں مگر ابھی لاتش میں ہیں۔ ایسے حال میں ''جن'' سے انکار سوائے جہل کے اور کیا ہے۔ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کا ابھی انکشاف نہیں ہوا۔ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کا انکشاف اب ہوا ہے۔ اگر ہمارے سلف اپنے معلومات پر قناعت کرتے یا جس کی تحقیق نہیں اس سے انکار کرکے بیٹھ رہتے تو علوم کا ارتقاء کیسے ہوتا؟ علمی ترقی کا راستہ ہی مسدود ہوتا اور کوئی نئی بات نکلنے ہی نہ پاتی۔

یہ بات یاد رکھو کہ اگر کسی نے ''جن'' کے معنی بعض جگہ بعض وجوہ سے جراثیم کے لئے تو اس پر سخت حملے کرنا بھی بیجا ہے۔ شیطان کے معنی معلوم ہیں مگر کَـاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۔ میں شیاطین سے مُراد سانپ اور روس الشیاطین سے مُراد ناگ پھنی اور چپل سینڈ لئے گئے ہیں۔ الحق افراط و تفریط بڑی بُری بلا ہے۔

ترجمہ:- تم کہو۔ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی (سب کے پالنے والے کی)۔
وہ صرف کھلانے پلانے والا ہی نہیں۔

مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾

ترجمہ:- (جو) لوگوں کا بادشاہ (ہے) (حاکم علی الاطلاق ہے)۔

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾

ترجمہ:- تمام لوگوں کا معبود (سب کا خدا)۔

سب سے پہلے جسم کا تسویہ ہوتا ہے۔ عناصر وارکان میں اعتدالِ خاص پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ شانِ ربوبیت کا تقاضا ہے۔ اس کے بعد نفسِ ناطقہ یا روحِ انسانی کو جسم پر حاکم بنایا جاتا ہے۔ جو مَلِکِ النّاس اور بادشاہ علی الاطلاق کی شان ہے۔ پھر انسان کو تمام علائقِ ماڈی سے اعراض اور معبودِ حقیقی کی طرف توجہ کرنا پڑتا ہے جو اِلٰـہِ النّاس ہے۔ اس توجہ اِلَی اللّٰہ میں ہزاروں موانع پیش آتے ہیں۔ داخلی بھی خارجی بھی ظاہری بھی باطنی بھی۔ ان میں سے خطرات و وساوس تخیلات و احادیثِ نفس کو بڑی اہمیت ہے۔ جس سے استعاذہ ضروری ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾

شر کی تحقیق سورۂ فلق میں ہوچکی ہے۔ اس کے مادّہ میں پھیلنا پایا جاتا ہے۔ شَرَارَۃ۔ آگ کی چنگاری جو اُڑتی ہے اور منتشر ہوتی ہے۔ اَلْـوَسْـوَاسِ؛ وسوسے ڈالنے والا۔ خطرات پیدا کرنے والا وسوسے کے لفظ سے ایک اضطرابی ترددی حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اَلْخَنَّاسْ؛ پیچھے ہٹنے والا۔ خَنَسْ۔ کے معنی ہیں پیچھے ہٹنے، دبنے کے۔ خَنْسَاء سریا گائے جس کی ناک چپٹی ہوتی ہے۔

ترجمہ:- شر سے وسوسے ڈال کر چھپ جانے والے کے۔

اکثر وسوسے اچھا کھانے اچھا پہننے اور جماع کے ہوتے ہیں جو نزولی اور پستی کے ہوتے ہیں۔ صوفیہ کے پاس خطرات چار قسم کے ہوتے ہیں۔ شَیْطَانِی۔ نفسانی۔ ملکی۔ رحمانی۔

خطرۂ شیطانی:- بداعتقادی، گناہ، بے صبری، بے توکلی، تقدیرِ الٰہی سے نارضامندی پر برانگیختہ کرتا ہے۔

خطرۂ نفسانی:- کھانے پینے اور جماع کے لئے ہوتا ہے۔ چونکہ نفس کا مطالبہ فطری ہوتا ہے اس لئے ہزار ہٹائیں یہ خطرہ نہیں ہٹتا۔ شیطان نفس سے سازش کرلیتا ہے اور مقصدِ نفس ناجائز وسائل سے حاصل کرنے کے لئے اُکساتا، برانگیختہ کرتا ہے۔ نفس غریب ایک قسم کا جانور ہے، بہیمی صفت ہے۔ اس کو جائز، ناجائز سے کوئی غرض نہیں۔ جس طرح ہوا اس کا مقصد پورا کیا جائے۔ مگر نفس میں ایک قابلِ تعریف وصف بھی ہے۔ جس چیز کی عادت ڈالی جائے۔ جیسے تربیت کی جائے پھر اس کے موافق کام کرے گا۔ چند روز نماز کی عادت کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ نماز کا وقت آیا اور نفس مستعد ہوگیا۔ چند روز

تہجد کو اُٹھیے پھر وقت آیا اور آنکھ کھل گئی۔ ٹھنڈے پانی سے نہا کر وضو کر کے نماز پڑھنے کو نفس تیار۔ نہ چون ہے نہ چرا۔

خطرۂ ملکی :- جس طرح شیطان انسان کو گمراہ کرنے میں کمربستہ ہے اسی طرح فرشتہ نیک مشورہ دینے میں سرگرم۔ شیطانی خطرات کی غلطی بتلانے میں کوشاں۔

خطرۂ رحمانی :- یہ الہامات ربانی ہیں۔ اس خطرے سے تقادیر الٰہیہ کے حکم و مصالح ظاہر ہوتے ہیں۔ اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ رضا و تسلیم کی عادت ہوتی ہے۔ ایمان قوی ہوتا ہے۔ خطرۂ رحمانی دل میں ایسے آتا ہے جیسے مالک اپنے مکان میں اطمینان سے داخل ہوتا ہے۔ شیطانی خطرہ دل میں ایسے آتا ہے۔ جیسے چور کسی بادشاہ کے محل میں گھسے، ایک قدم آگے بڑھتا ہے اور پھر ڈر کے پیچھے ہٹتا ہے۔ یہی معنی ہیں خناس کے۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ دَعْ مَاحَکَّ فِیْ صَدْرِکَ سے یعنی چھوڑ دے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے۔ شیطانی خطرہ سے بچنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ امام ابوحامد محمد غزالیؒ کی کتابیں تہذیب نفس میں دوسری کتابوں سے امتیاز خاص رکھتی ہیں۔ جیسے احیاء العلوم اور اس کا ترجمہ مذاق العارفین۔ کیمیائے سعادت اور اس کا ترجمہ اکسیر ہدایت۔ ذیل میں چند مجرب طریقے بھی لکھتا ہوں۔ اُمید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوں گے :-

(۱) ہوں ہوں کر کے زور زور سے باہر کو سانس چھوڑنا (۲) یہ خیال کرنا کہ خطرے سے بھاگا چلا جارہا ہوں تھوڑی دیر میں خطرہ پیچھے رہ جائے گا اور تم اس سے رہائی پاؤ گے۔ (۳) قُلْ کُلٌّ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ کہنا۔ (۴) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ پڑھ کر اَللّٰہُ۔ اَللّٰہ اللّٰہ۔ کا دل پر ضرب کرنا۔ (۵) یَاخَلَّاقُ۔ یَافَعَّالُ۔ یَا مُصَوِّرُ۔ یَاقَھَّارُ۔ پڑھنا۔ (۶) اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ پڑھنا۔ (۷) حالت بدل دینا۔ مثلاً کھڑے ہیں تو بیٹھ جانا، لیٹے ہیں تو اُٹھ بیٹھنا۔ (۸) اکثر لکھے پڑھے حضرات کو تخیلات کی بُری عادت ہوتی ہے۔ اپنی ساری عمر کا اجمالاً اور آئندہ دو روز کا مثلاً تفصیلی نظام العمل دل میں تیار کرلینا چاہیئے۔ جب تصفیہ شدہ مسئلہ کا دوبارہ خیال آجائے تو دل میں یہ کہنا چاہیئے کہ پہلے اس کا تصفیہ ہوچکا ہے بے فائدہ پھر وہی خیال کیوں آیا؟ (۹) جہاں کوئی خیال آئے کہ مجھے یہ چاہیئے اور میں اس امر کو اس طرح حاصل کرلوں گا تو فوراً اس کو دُعاء میں متبدل کردے اور کہے کہ مجھے یہ چاہیئے میں اس کو اس طرح حاصل کرنا چاہتا ہوں تُو وہ شئے مجھے عطا کر۔ اور اس کے حصول میں میری رہنمائی کر۔ بس جتنا سوچنا چاہتے ہو۔ سوچا کرو تمہارے تخیلات دُعا میں مبدل ہوجائیں گے۔ دُعاء مخ العبادۃ ہے بھلا شیطان اس کو کیوں کر روا رکھے گا۔ فوراً خطرات بند ہوجائیں گے شیطان کا مقصد تو یادِ الٰہی سے روکنا اور تضییع اوقات اور بربادیٔ عمر ہے۔ فوراً وہ بھلا کر چھوڑ دے گا اور دوسری تدبیر سوچے گا مگر سب طریقوں سے بہتر وہ طریقہ ہے کہ جس کی تعلیم خدا نے دی ہے اور وہ (۱۰) استعاذہ ہے۔

استعاذہ دُعا ہے اور مُخُّ الْعِبَادَۃِ ہے۔ بندے ہو تو اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کرو۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؛ اپنے مالک کی پناہ میں آجاؤ وہ تم کو بالکل کافی ہے۔ وہی مستجیب الدعوات ہے وہی کافی المہمات ہے۔ اس سے بغاوت! اس کی عدول حکمی کو چھوڑ کر اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لوگے تو تم کو کون ستا سکتا ہے؟ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ؛ تم کو کون گمراہ کرسکتا ہے؟ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۵ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۶

ع ۱ ۳۹

ترجمہ :- جو لوگوں کے (یا غافلوں کے) سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے ۔ وہ جنوں میں سے بھی ہیں اور آدمیوں سے بھی ۔

اَلــنَّــاسِ ؛ لوگ ۔ ہوسکتا ہے لامِ استغراق ہو اور الناس کا اصل الناسی ہو ۔ یعنی بھولنے والے ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ہمیشہ پاسِ انفاس کرتے ہیں ، دوامِ حضور ان کا خاصہ ہے ۔ یادِ حق میں وہ محو رہتے ہیں ۔ ان کے پاس شیطان پھٹک نہیں سکتا ۔ نہ اس کے وسوسے ان پر چل سکتے ہیں ۔ خانہ خالی را دیو می گیرد ۔

جس کے من میں سائیں بسا ہو دو جا کون سمائے (حضرت صدیق)

یاد رکھو کہ آگ میں سے گرمی اور برف میں سے سردی پھیلتی ہے ۔ عطر میں سے خوشبو ، پلیدی میں سے بدبو منتشر ہوتی ہے ۔ اسی طرح نیک میں سے نیکی کا بد میں سے بدی کا تموج ہوتا ہے ۔ اگر پانی کی سطح پر دو کنکر ڈالے جائیں ۔ ان میں سے ایک بڑا ہو اور دوسرا چھوٹا ۔ ان کے گرنے سے جو تموج ہوگا اور دائرے پیدا ہوں گے ۔ بڑے کا بڑا دائرہ اور قوی ہوگا اور چھوٹے کے دائرے کو مضمحل کر کے اپنے دائرے میں مستحیل کرلے گا ۔ اسی طرح بہت نیک آدمی کی صحبت سے معمولی بُرا آدمی نیک ہوجائے گا ۔ بہت بُرے کی صحبت سے معمولی اچھا آدمی بھی بُرا ہوجائے گا ۔ الطبع یسرق من الطبع ۔ طبعیت طبعیت سے اثر لیتی ہے ۔ خواہ شیطان سے ہو یا شیطان صفت انسان سے ہو ۔ شیطان سے بچنا اتنا دشوار نہیں جتنا ان شیطانی صفت انسانوں سے ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

مثلاً مخرب اخلاق ناٹک ، خانہ برباد سینما سے ایک لڑکا بچتا ہے ۔ مگر اس کا ایک ہم سِن یا ہم جماعت آتا ہے اور اس کو پکڑ لے جاتا ہے ۔ اپنا روپیہ خرچتا ہے ۔ تماشا دکھاتا ہے ۔ چند روز میں وہ بھی عادی ہوجاتا ہے ۔ رنگ میں مل جاتا ہے ۔ ۷۳ مذاہب کیا کسی جاہل نے بنائے ہیں ؟ بھلا جاہل مذہب کیا جانے گا ۔ یہ تو علمائے سو کا کام ہے ۔ ان ظالموں نے اسلام کو پارہ پارہ کردیا ۔ بعض مشائخین عظام ایسے نکلے ہیں کہ بئس الفقیر علی باب الامیر دعوت کا سنت ہونا تو ان کو یاد ہے مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وجوب انھیں یاد نہیں ۔ بعض علماء و مشائخ دونوں زمروں میں داخل ہیں ۔ ان کے کیا کہنے ! وہ نیم چڑھے کریلے ہیں ۔ ظالموں کی تعریف اور ان کی خباثتوں کی توجیہ ، قرآن و حدیث سے تائید صریح محرمات کی تاویل ان کی ذکاوت و ذہانت پر دلیل روشن ہے ۔ جب پیشوایانِ ملت و ہادیانِ مذہب کی یہ حالت ہو تو جہال ، دنیاداروں ، زر پرستوں کا کیا حال پوچھتے ہو ؟ نہ دین سے غرض ، نہ اسلام ان کا مقصد و مطلب ، ہاں ! اتنا ضرور ہے کہ مردم شماری میں اپنا نام مسلمانوں میں لکھوا دیتے ہیں ۔ بعض عہدہ دار مسلمانوں کے متعلق اس قدر بُری رائے رکھتے ہیں کہ مسلم غیر مسلم کا مقدمہ ہو تو مسلم ہونا ان کے پاس ثبوتِ جرم کے لئے بالکل کافی ہے ۔ اگر فیصلہ عدالتِ تحت کا ہو تو ان کے فرائض میں ہے کہ مسلم کی سزا میں زیادت کریں ۔ انتہائی سزا لگادیں ۔ یہ ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ میں کے وَالنَّاسِ ؛ ان سب کے شر سے استعاذہ ضرور ہے کیونکہ صرف ان کی صورت دیکھنے سے بھی دل پر تاریکی آتی ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وَشَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ O

(الحمد للہ تمت بالخیر) 01-06-2009